ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم

جلسہ ندوۃ العلماء

کا

چھٹاں سالانہ اجلاس

بمقام شہر دربھنگہ

منعقدہ ۲۳ و ۲۴ شعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۸ و ۹ فروری ۱۸۹۶ء

در مطبع خلیلی واقع آرہ طبع شد

پہلے کتاب کو صحیح کر لو

صحت نامہ روئداد جلسہ مذاکرہ علمیہ بابت اجلاس ششم

پہلے کتاب صحیح کر لو

خطا	صواب	صفحہ	سطر
پہنچنے	بھیجنے	۴	۱۰
ہوتی ہین	ہوتا ہے	۹	۱۶
خانصاحب	خانصاحب نے	۱۰	۱
تعلیم	سال	۲۱	۱
ہین	کی	″	
کراتے	کرتے	۲۴	۱۳
ہاتھ نہ آیا	نہ آیا	″	۱۷
محی الدین صاحب	محی الدین اشرف صاحب	۳۶	۷
منیجر	ڈائرکٹر	″	۸
سب ہین	ہین	۳۹	۱۸
اسلئے	اسیلئے	۴۰	۲
باقیدا کو آزادی سی تبادلہ کر دیا جاے۔	×	″	۷
طالب العلم کی	طالب العلمون کی	″	۱۷
دیتے رہے	دیے رہے	۴۱	۸
کمپنی	کمیٹی	۶۸	۲

خطا	صواب	صفحہ	سطر
درج ہے ہے	درج ہے	۷۶	۴
جب	جب کہ	۷۹	۱۴
اوراوسیطرح	اوسیطرح	۸۴	۲
نہین رہی	رہی	۸۵	۱۶
وہان	ہان	۸۶	۲۱
پچاس ۵!	پچاس ۵	۸۷	۲۹
بدھرم	بدھرم	۸۸	۳
اچھا ہے	اچھا	″	۲۰
مباحثہ ہوا	مباحثے ہوئے	″	۲۳
رہے	رہی ہوے	۸۹	۱۲
اُٹھے	اٹھے اور ایک تقریر کی	۹۴	۴
آج	کہ آج	۹۹	۲۲
پہنچئے	وعویکے	۱۰۰	۱۰
برنچ	برہنچ	۱۰۷	۲
خاطرین	حاضرین	″	۱۹
بسبب خیالی	پست خیالی	۱۲۱	۱۹

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جلسہ مذاکرہ علمیہ

کا

چھٹا سالانہ اجلاس

بمقام دربھنگہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ کا چھٹا سالانہ اجلاس ۲۸ رشعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۸ رفروری ۱۸۹۶ء کو شروع ہوکر ۲۹ رشعبان ۱۳۱۳ھ مطابق ۹ رفروری ۹۶ء کو کامیابی کیساتھ انجام پایا۔

مقام اجلاس

اس سال مسلمانان ترہت نے اس جلسہ کو ایک درخواست کے ذریعہ اپنے علاقہ کے مشہور دارالریاست **دربھنگہ** مین مدعو کیا۔ اور جناب مولوی حکیم محمد اسحٰق خانصاحب نے جو صوبہ بہار کے ممتاز مسلمانون مین ہین اور دربھنگہ کے معزز اور نہایت پرجوش رئیس ہین اور اپنے عمدہ اخلاق اور روشن خیالی کی وجہ سے نہایت عزت و محبت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہین اس دعوت کا تمام انتظام و انصرام نہایت کریم النفسی سے اپنے علاقہ کیا اور **منتظم** کا لقب اختیار کرکے مندرجہ ذیل استدعا ابو محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ کے پاس روانہ کی۔

مسلمانان ترہت کی استدعا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ اللہم ایاک نعبد و ایاک نستعین

از طرف مسلمانان ترہت۔

بحضور جامع اوصاف پسندیدہ مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب سکرٹری مدرسہ احمدیہ آرہ دام فیضکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اگرچہ ہملوگ ایک مدت سے آپ کے جہد و سعی کا حال سُنتے ہین۔ جو کچھ آپ اس امت مرحومہ کے لئے کر رہے ہین خداے پاک اپنی حبیب صلعم کی نازک و متبرک ہاتھوںنسے آپکو اسکا صلہ عطا فرماے۔ آمین۔ آپکے مہربانی سے نصاب تعلیم پر جو کچھ اثر پڑا ہے وہ ایک تازہ روح ہے جو تعلیم کے مردہ قالب مین پھونکی گئی ہے۔

اگلا نصاب تعلیم جسکے لئے کم سے کم ایک عمر دراز چاہیئے تھی۔ اوسی زمانہ کیلئے اوسکی ایجاد مناسب تھی جبکہ دنیا مین عمر کے زمانہ مین صدیون کا حساب تھا۔ موجودہ حالت اس زمانہ کی تھوڑے دنون بعد ہانک پکار کر کہدیتی یا کہدینے والی تھی۔ کہ ہملوگ اس بوجھ کے متحمل نہین ہین۔ اور کیونکر ہو سکتا تھا جبکہ عمر دنکے تعداد اوس زمانہ کی نسبت اب نصف سے بھی کم ہے آپ کا حسبۃً للہ کمر باندھنا اس بار عظیم کو اپنے سر لینا اور صرف یہی نہین کر دکھانا نصاب تعلیم کی کل مدت آٹھ برس متعین کر دینا اور اسمین بھی عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی چار مختلف زبانوں کا التزام۔ اللہ اللہ کس درجہ زبانون ہی کو نہین بلکہ دلونکو بھی آپ کے ادای شکریا ور دعاگوئی کے لئے مجبور کر رہا ہے۔

اس نصاب کے بدولت جو پہلے نصاب کے نسبت بقیہ حصہ عمر کا اون بچون کی (جو اللہ کا گناہ نہین کرتے ہین اللہ کی پاک شریعت جنپر نہین چلتی۔ جو اپنے ماں باپ کے آنکھون کی تارے دلکی چین ہین) جو بچ گیا ہے یہ حقیقتاً مالک حیّ و قیوم نے آپکے عمر کے کچھ حصہ سے جو روز ازل کیا جانئے کتنے سو ارب کی تعداد مین تھے اور اس ایثار سے روز افزون ہوتی جاتی ہے اون معصومون کو دیدینا منظور کر لیا ہے۔ جزاک اللہ عنا خیر الجزاء

المختصر سال بھر کی تعلیم کا نمونہ جو جلسۂ مذاکرۂ علمیہ مین آپکے ہر سال پیش کیا جاتا ہے۔ "ہملوگ

اوسکے دیکھنے کے نہایت مشتاق ہین ہملوگ کی یہ غرض ہے کہ آپ مہربانی فرماکر اس سال
اوس جلسہ کو دربھنگہ مین قایم ہونیکی اجازت دین اور آپ لوگ مع اہالیان مدرسہ دربھنگہ تشریف
لا ناگوارا فرمائین۔ صرف آمد و رفت وغیرہ جو کچھ آپ فرمائین ہملوگ پیشکش کرنے کو حاضر ہین۔ بس
ہملوگ خادم اور آپ لوگ مخدوم۔ زبان مبارک سے فرما دیجئے کہ **ہان**۔ ہملوگونکو آپ کے
اخلاق عظیم سے یہ امید ہے کہ اس ناچیز عرضداشت کو ناسموع نفرمائینگے۔ والسلام۔
جواب جلد عنایت ہو۔"

راقم۔ محمد اسحق

۲۹ دسمبر ۱۸۹۵ء — سکرٹری

مجلس انتظامیہ نے مسلمانان ترہت کی اس فیاضانہ دلچسپی کو جو انھون نے اسطرح پر
بلاسے ظاہر کی منظور کرنا مناسب جانا اور نہایت شکرگذاری کیساتھ اُس استدعا کا
مندرجۂ ذیل جواب روانہ کیا۔

جواب

از دفتر مدرسہ احمدیہ آرہ ضلع شاہ آباد۔ — بتاریخ چہارم جنوری ۱۸۹۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم

از ابو محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ

بعالی خدمت فیضدرجت جناب مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب "سکرٹری"

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کو ایک درخواست مسلمانان
ترہت کی طرف سے آپکی دستخط سے اس مضمون کی پہنچی۔

کہ "سال بھر کی تعلیم کا نمونہ جو جلسہ مذاکرۂ علمیہ مین آپکے ہر سال پیش کیا جاتا ہے" ہملوگ
اوسکے دیکھنے کے نہایت مشتاق ہین ہملوگونکی یہ غرض ہے کہ آپ مہربانی فرماکر اس سال
اوس جلسہ کو دربھنگہ مین قایم ہونیکی اجازت دین۔ اور آپ لوگ مع اہالیان مدرسہ دربھنگہ
تشریف لانا گوارا فرمائین۔ صرف آمد و رفت وغیرہ جو کچھ آپ فرمائین ہملوگ پیشکش کرنے کو

جبکہ اس سال کے اجلاس کا دربھنگہ مین منعقد ہونا ہر طرحپر قرار پاچکا اور اس قرارداد کو مشتہر کردیا گیا اُسوقت دربھنگہ مین چند آدمیون نے غلط فہمی سے یا اور کسی وجہہ سے جلسہ اور اسکے منتظم کی مخالفت پر کمر باندھی - اسکی مخالفت مین کوئی دقیقہ جھوٹ سچ اور شر اور فتنہ انگیزی کا اُٹھا نہ رکھا اور اسکے مہتمم اور منتظم پر اتہام باندھنے مین اور فحش بکنے اور گالیان دینے مین کچھ کمی نہین کی اُنھون نے بھاڑے کے آدمی مقرر کئے اور اُنکو تمام علاقہ ترہت مین بھیج بھیجکر عجیب عجیب طرحکی خبرین مشتہر کرائین - کہین تو یہ مشتہر کرایا کہ یہ جلسہ دربھنگہ مین گاؤکشی کی بند کرنے کیلئے ہونیوالا ہے جسمین کسی مسلمان کو شریک نہونا چاہیئے اور ہر طرحپر اسکی مخالفت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے - کہین یہ مشتہر کرایا کہ یہ جلسہ لوگونکو وہابی بنانے کیلئے ہوتا ہے - تمام مسلمانان ترہت کو گمراہ بنادیگا - اسی قسم کی بے سروپا باتین اُن ٹھیکہ کے آدمیونکے ذریعہ مشتہر کرانے مین کوشش کی - اشتہارات اور اخبارونکے ذریعہ مراسلت شایع کراکرکر اسکی شرکت سے لوگون کو روکنے کی کوشش کی - لوگونکے نام متوحش خبرین اور خطوط روانہ کئے کہ جلسہ مین شریک نہون مہتمم جلسہ کو لانبے لانبے خطوط لکھے جنمین جلسہ نہ کرنیکے لئے یا تو منت وسماجت کی اور قسمین دی تھین اور خطرونسے ڈرایا تھا اور یا گالیونکی ایک مکمل فہرست تھی - ایک شخص کو جو لکھنو یا اور کہین کا کوئی آدمی تھا اور جسکی نسبت سُنا جاتا ہے کہ عموماً اسلامی مجلسونکی مخالفت مین جنکو مسلمان مل جلکر اپنی صلاح و فلاح کی غرض سے قائم کرتے ہین نہایت کوشش کیا کرتا ہے اور اس کام مین نہایت مشق اور ملکہ حاصل کیا ہے اُسکو مقرر کرکے بلایا اور وہ گھوم گھوم کر جلسہ کی مخالفت مین وعظ کہتا پھرا اور مسلمانونکو اس جلسہ کی خوفناکی سے ڈراتا رہا - غرض اُن بزرگون نے نہایت غور و فکر سے اس جلسہ کی مخالفت مین کامیاب ہونے کیلئے تدابیر سوچنے اور چالین چلنے مین نہایت سرگرمی سے پوری کوشش کی - اور اُس طبقہ کے مسلمانونمین جو واعظ کا وعظ اور مقرر کے الفاظ کے معنی سمجھنے سے چندان تعلق نہین رکھتے اور صرف کلام کے زور - واعظ اور مقرر کے انداز اور ادا سے متوثر ہوتے ہین اور " کانگرس کو جان سے مار ڈالنے کیلئے ڈنڈے اور چھری لئے ہوئے لکھنو کی گلیونمین کانگرس کو ڈھونڈھتے پھرتے ہین " ان ٹھیکہ دارون نے اپنے مواعظ سے

جو کلام ربانی کی آیتونکو تلاوت کرکے بے جھجک فحش کلامیون سے نہایت پرزور بنائے گئے تھے مخالفت پھیلانے مین کامیابی حاصل کی۔

جناب حکیم محمد اسحٰق خانصاحب نے (جنکو اپنے ہموطن مسلمانونکی عزت آور آبرو کا مثل ایک افغانی رئیس کے بہت پاس و لحاظ رہتا ہے) اپنے کسی ہموطن مسلمان کی اس بلاسبب مخالفت کو خصوصاً ایسے بے سروپا وجوہات سے نہایت خفت اور سُبکی کی بات خیال کی اور جناب شاہ سید فدا محمد عبد الکریم صاحب سے (جو ایک مقدس و قابل تعظیم سمرقندی بزرگ ہین اور دربھنگہ کے اکثر مسلمان اُنکی ذات بابرکات سے عقیدت رکھتے ہین) اُسکی انسداد کی غرض سے ملاقات کی۔ اُنکی جناب مین جلسۂ مذاکرۂ علمیہ کی حقیقت کو بیان کیا اور اسکی شرکت و معاونت کی نسبت دریافت کیا۔ جناب شاہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ بہت ہی خوب ہے اور مین خود اسمین شریک ہونگا۔ حکیم محمد اسحٰق خانصاحب نے شاہ صاحب کے مریدین کی تشفی کیلیے ایک تحریر کرائی جسکو شاہ صاحب نے اپنے دستخط سے مزین کیا اور وہ تحریر جسکی نقل ذیل مین درج کردی جاتی ہے چھاپ کر مشتہر کردی گئی۔

وہ تحریر یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ [illegible] ایک جلسہ علمار کا بتاریخ ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ شعبان موافق ۷ و ۸ و ۹ فروری سنہ ۱۸۹۶ء روز جمعہ و شنبہ و یکشنبہ مقام شہر دربھنگہ محلہ روہلا گنج مین ہونیوالا ہے جسکی غرض یہ ہے کہ تعلیم کا عمدہ طریقہ جو سب علمار اسلام نے مشورہ کرکے نکالا ہے جسکے سبب سے آٹھ برس مین انسان عالم کامل ہوجاتا ہے اوسکی نمایش کیجاے اور بڑے بڑے حضرات علمار اوسمین تشریف لاوینگے جنکی تدین اور علم مشہور ہے اونکی زیارت اور اونکی بیان سے مشرف ہونا بس یہی مقصود ہے اور مذہبی تکرار و تذکرہ اوسمین ہرگز نہین ہے اور کسی مذہب خاص مقلد و غیر مقلد کے ترغیب و تحریص و بحث نہین ہے اور اسکو کسی مذہب خاص سے کچھ تعلق نہین ہے اور جلسہ ہذا مین بنظر ترقی اسلام صرف حضرات علمار حنفی المذہب وعظ فرماوینگے اور جلسہ ہذا مین مولانا اسمٰعیل سمرقندی

اصل اشتہار مین یون ہی چھپا ہے ۱۲

نیاد اشاعت غیر مقلدین کا ہے اسی سبب سے اشخاص حنفی المذہب دربھنگہ و اطراف اوس
جلسہ کے مخالف ہین - اور فی الحقیقت میری رائے مین جلسہ مذکور کی شرکت مین خوف زیادہ پھیلنے
مذہب غیر مقلدین کا ہے - اسلیئے ہم یہ مشتہر کرتے ہین کہ ہمارے مریدین و معتقدین و دیگر اشخاص
حنفی المذہب اوس جلسہ مین شریک نہوئین و نہ ہم اوس جلسہ مین شریک ہونگے فقط -

کاتب

اشرف علی خان عفی عنہ

العبد

سید فدا محمد عبد الکریم

لا ریب فیہ بقلم خاص

حررہ بست نہم رجب المرجب

سنہ ۱۳۱۳ ہجری نبوی -

ہمنے سنا ہے کہ اکثر حضرات جناب شاہ صاحب کیطرفسے اسطرح جلدی جلدی دو مخالف
تحریرونکے شایع ہوجانے پر بہت مضحکہ کرتے ہین - مگر یہ نہایت بیجا اور گستاخانہ حرکت ہے -
حقیقت یہ ہے کہ ایسے برگزیدہ اور باخدا مقدس لوگ جیسے کہ جناب شاہ صاحب موصوف ہین
نہایت نیک دل ہوتے ہین اور کسیکی خاطر شکنی اُنسے کبھی نہین ہوسکتی ہے اس لئے جو کچھ وہ کرتے ہین
وہ نہایت ادب سے دیکھنے کے قابل ہوتی ہین -

بہرکیف ان تمام مخالفتونکے ساتھ جس شوق اور کثرت سے مسلمانان ترہت جلسہ مین
شریک ہوے اُسکا اس سے بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے کہ مہمانان جلسہ کے لئے جو باہر سے تشریف
لائے آٹھ وقت باورچیخانہ گرم رہا - اور جناب حکیم صاحب منتظم جلسہ کے حساب سے معلوم ہوتا ہے
کہ روزانہ ایک ایک وقت مین چالیس چالیس اور بیالیس بیالیس من چاول پکے ہین -
ان بزرگون نے جلسہ کیوقت شرکاے جلسہ پر جو بہت دور دور سے بطور اُنکے مہمان کے
شہر مین وارد ہوے تھے ڈھیلون اور پتھرونکے پھینکنے اور مختلف طرح کی بے اعتدالیونکے
پھر مشہور کر رکھے تھے جس سے بعض مہربانونکو تشویش ہوئی کہ ایسا نہو یہ لوگ واقعی کوئی بیہودہ

حرکت اپنی وحشت کے زور مین آکر کر گذرین۔ حکیم محمد اسحق خانصاحب نے اُن مہربانونکی اطمینان کے لئے۔ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پلیس کو افسوس سے اطلاع دی انسپکٹر پلیس مولوی مہدی حسین صاحب نے جو اُنکے انتظامون مین شریک تھے اس امر کا انتظام کیا کہ دربھنگہ پلیس فورس موقع اجلاس پر برابر موجود رہے۔ چنانچہ اجلاس کے تمام وقتون مین وہ برابر اپنے فوجی قاعدہ اور ترتیب سے موقع اجلاس پر موجود رہا جس سے تمام شرکاے جلسہ کو نہایت طمانیت رہی اور نہایت امن وامان اور خیر وخوبی سے اجلاس کے تمام کام انجام پاے۔ فللہ الحمد۔

جلسہ کی اطلاع

۵ رجنوری سے اس جلسہ کے متعلق کارروائی شروع ہوگئی اور قوم کو تاریخ اور مقام انعقاد جلسہ سے بذریعہ اشتہارات واخبارات کے اطلاع دی گئی۔ ہم اُن اخبارات اور اُن حضرات کے شکر گذار ہین جنھون نے مہربانی سے تاریخ ومقام انعقاد جلسہ کا اعلان کرنے اور مشتہر کرنے سے جلسہ کو مدد دی۔

تقسیم نوید وٹکٹ

حسب ضابطہ ۱۷ رجنوری سے جلسہ کی شرکت کے لئے نوید وٹکٹ کی تقسیم کا دفتر کھلا تھا ۵ رفروری کو اس دفتر کا بند ہونا قرار پایا تھا۔ مگر اس قرارداد کی تعمیل نہو سکی۔ مہربانونکی طلبی ٹکٹ برابر جاری رہی۔ یہان تک کہ عین جلسہ مین بھی ٹکٹ تقسیم ہوا کیا۔ اور پھر اُن مہربانونکی آمد اور اُنکا قیام جوق جوق دیہا تونسے تشریف لاے کچھ ایسے منتشر طریقونسے اس کثرت سے ہوتا رہا کہ منتظمین تقسیم ٹکٹ کو کوئی چارہ نہ ہوا سوا اسکے کہ اللہ پر بھروسا کرکے اپنا دفتر بند کردین اور مہمانونکیلیے ٹکٹ کی قید اُٹھا دین بس ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس دفعہ ٹکٹ کی تقسیم کا (جو دور دراز کے مہربان مہمانونکے کھانے کا نظم درست رکھنے کے لئے ہوتا ہے) کوئی اثر نہوا۔ کھانے کے انتظام مین نہایت ابتری ہوگئی۔ اور ہمارے مہمانونکو کھانے کے وقت مین تاخیر ہونے سے نہایت تکلیف ہوئی جس سے ہمارے دلکو سخت صدمہ پہنچا ہے مگر ہمکو امید ہے کہ ہمارے دوست ہمکو معاف فرمائینگے۔ آیندہ سے ہم اسکا مزید اہتمام

کرینگے کہ مہمانون کو کسی طرحکی تکلیف نہونے پاے اور وقت معین پر سبکو کھانے سے فراغت ہوجاے -

ہم اپنے مہربانون کی خدمت مین نہایت ادب سے گذارش کرتے ہین کہ اپنی جلسہ مین شریک ہونے اور کھانے اور قیام کا انتظام ہونے کے لئے اُس تاریخ تک جو دفتر تقسیم ٹکٹ کے بند ہونے کے لئے شایع کیجاے ٹکٹ ضرور طلب فرما لیا کرین - ایسا نہونے سے انتظام طعام مین نہایت خلل واقع ہوجاتا ہے اور کوئی انتظام باقی نہین رہتا -

جو نوید اور ٹکٹ تقسیم ہوئی اُسکی نقل یہ ہے -

نقل نوید

از دفتر مذاکرہ علمیہ - آرہ ضلع شاہ آباد - صوبہ بہار - ملک بنگالہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی نبیہ الکریم

کرمفرما - السلام علیکم و قلبی المشتاق لدیکم -

(١) مذاکرہ علمیہ آرہ کے سالانہ تعلیمی جلسہ کو اس سال مسلمانان ترہت نے مدعو کیا ہے -

(٢) اس سال یہ جلسہ ٢٣ و ٢٤ رشعبان ١٣١٣ھ مطابق ٨ و ٩ فروری ١٨٩٦ع روز شنبہ و یکشنبہ کو باہتمام جناب مولوی حکیم محمد اسحاق خانصاحب رئیس ریاست دربھنگہ مین منعقد ہوگا -

(٣) مدرسہ احمدیہ آرہ کے جدید نصاب کے بموجب تعلیم کا اس سال جو نتیجہ ہوا ہے دکھایا جائیگا - اور ننھے ننھے بچون تک کے وسیع معلومات کی دلچسپ نمایش ہوگی - اور چند اہم امور متعلق تعلیم عربی کی نسبت غور کیا جائیگا -

(٤) مختلف دیار و امصار کے علما مشائخین - اُمرا - رؤسا و شایقین قدم رنجہ

فرمایا کرتے ہین۔ اطفال قوم کی تعلیم و تربیت کے لئے جو ایک سہل راہ نکالی گئی ہے اوسکو ملاحظہ کرتے اور حسب ضرورت اسپر غور و فکر کرتے اور فائدہ اوٹھاتے ہین۔ اس سال بالتخصیص آپکا تشریف لانا نہایت ضرور ہے۔ کیونکہ چند بڑے بڑے اور ضروری امور پر غور کرنا ہے۔

(۵) استقبال کرنیوالے دربھنگہ اسٹیشن پر مع سواری موجود رہینگے۔

(۶) منظوری کا خط بستم شعبان مطابق ۵ رفروری تک دفتر مذاکرہ علمیہ۔ آرہ مین آجانا ضرور ہے۔

(۷) آپکے احباب مین سے جو جو حضرات اس جلسہ مین شریک ہونا چاہتے ہون اُنکا خط اپنے اس ارادہ کی اطلاع کا ۲۰ رشعبان تک دفتر مذاکرہ علمیہ آرہ مین پہنچ جانا چاہئے۔

(۸) منظوری روانہ کرچکنے کے بعد اگر یہ ٹکٹ جو اس خط کے ساتھ مرسل ہے ضائع ہو جاے تو کوئی مضائقہ نہین۔ آپ بلاتردد تشریف لائین۔ منظوری یا اطلاع کا خط کفایت کریگا۔ ٹکٹ یہان ملجائیگا۔ والسلام۔

الملتمس

ابو محمد ابراہیم

مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ

اطلاعاً گذارش ہے

۷ رفروری روز جمعہ کی آخر شب کو مدرسہ احمدیہ آرہ کی جماعت دربھنگہ روانہ ہوگی۔ **دربھنگہ** جانے کے لئے پچھم والون کو **بانکی پور** سے اور پورب والون کو **منکانوان** سے دوسری گاڑی پر ترہت اسٹیٹ ریلوے پر جانا ہوگا۔

۶ رفروری روز پنجشنبہ سے ۸ رفروری روز شنبہ تک جلسہ کے

نشان[1] کے ساتھ جلسہ کا آدمی مہمانون کی ہدایت کیلئے بانکی پور و مُکانوان اسٹیشن پر موجود رہیگا -

نقل ٹکٹ

نمبر ۰ ر ۹ و ۱ ر فروری سنہ ۱۸۹۶ء

جناب

یہ ٹکٹ کھانے کے کمرے کے در پر دکھلا دینا چاہیے -

انتظام قیام مہمانان

دور دراز کے معزز مہمانونکے لئے مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب نے غایت مہربانی سے اپنی کوٹھی اور تین قطعات مکان جو اُسی کوٹھی کے احاطہ مین واقع ہین اور ایک بنگلہ جو اُس کوٹھی سے کچھ دور واقع ہے آراستہ کیا اور اپنی کوٹھی کے احاطہ مین متعدد خیمے نصب کرائے -

یہ بات معلوم تھی کہ علاقہ ترہت کے دیہاتونسے ہزارون مسلمانون کی بہت بڑی بڑی جماعتین ~~شرکت جلسہ کیلئے آوینگی اُنکے لئے چار~~ قطع ایسے مکانات خالی کرائے جو چھاؤنی کہلاتی ہین اور جنمین بہت بڑے بڑے دالان ہوتے ہین اور اُن پر دو چھپرہ پڑا رہتا ہے ان مکانات کی ضروری اصلاح کی گئی اور اُنکے متعلق دیگر ضروریات کے لئے کافی جگہین بنائی گئین چونکہ پہلے سے بنی ہوئی نہین تھین اور تمام دیوار و نپر چونہ پھیر کر آراستہ کیا گیا چونکہ ان مکانات مین قیام کرنیوالے مہمانونکے لئے ہزارون پلنگ کا مہیا کرنا امکان سے باہر تھا اور موسم جاڑونکا تھا لہذا ان مکانات کے تمام دالانونمین پیال بچھائے گئے اور اُن پر فرش کر دیئے گئے جس سے نہایت نرم گدا تیار ہو گیا اور تمام ضرورت کی

---

[1] ایک چوکھٹا ہوگا جو ایک رنگین کپڑے سے منڈھا ہوگا - اور اوسپر سفید حرفون مین لکھا ہوگا جلسہ مذاکرہ علمیہ -

چیزین فراہم کی گئین۔

مدرسہ احمدیہ حکیم صاحب کا نہایت شکرگذار ہے کہ اُنھون نے بغیر استدعا کے قافلہ مدرسہ احمدیہ کی ضرورتونکا خیال کیا اور اُسکے قیام کے لئے الگ مکان کو آراستہ کیا جو اُسکی ضرورتونکے لئے نہایت مناسب اور ہرطرح مثل قلعہ کے نہایت محفوظ تھا۔ اور اسکا انتظام کیا کہ بغیر اجازت افسران مدرسہ ور اتالیق صاحب کے کوئی صاحب اُسکے احاطہ مین داخل نہون۔

جو کہ مدرسہ احمدیہ مین ہمارے ایسے دوستونکے بچے بھی نصاب جدید کے مطابق تعلیم پاتے ہین جو مذہباً ہندو ہین لہذا اُن بچون کے قیام کے لئے ایک الگ مکان مخصوص کیا جہان اُنکے طور پر اُنکے قیام وطعام کے لئے سامان فراہم کیا گیا۔

جو کہ مہمانونکی کثرت سے آنے کی امید تھی لہذا ریلوے اسٹیشن کے متصل ایک شامیانہ اس غرض سے نصب کیا گیا کہ جو مہربان تشریف لائین اُن تمام صاحبونکو ایک ہی دفعہ مین قیام گاہ تک پہنچا دینے کے لئے سواریان (جو جلسہ کیطرف سے مہمانونکو اسٹیشن سے لانے کے لئے متعین ہون) اگر کفایت نکرسکین اور کچھ صاحبان باقی رہجائین تو وہ صاحبان سواریونکے واپس آجانے تک اُس شامیانہ کے نیچے آرام سے بیٹھ سکین۔

جو جو مقامات مہمانونکے قیام کے لئے قرار پائے تھے اُن تمام مقامات مین وہان قیام کرنیوالے مہمانونکی ضرورتونکے رفع کرنے کے لئے اور اُنکے آرام وآسایش کا خیال رکھنے کے لئے منتظمین کا ایک ایک دستہ متعین کیا گیا۔

مقام اجلاس

مقام اجلاس کے لئے ایک باغ تجویز کیا گیا اور اسمین اجلاس کی غرض سے پانچ بڑے بڑے شامیانے ایک دوسرے سے متصل استادہ کئے گئے۔ ان شامیانونکے سامنے ایک تالاب تھا جسے شامیانونکے نیچے سے دیکھنے مین لطف آتا تھا۔ شامیانونسے کچھ فاصلہ پر ضروری حاجتونکے رفع کرنیکے لئے ٹٹیونسے گھیر کر کافی جگہمین بنائی گئین۔ اور پلیس کی گارد کے لئے راوٹیان کھڑی کی گئین۔ باغ کے دروازہ پر ایک محراب قائم کیا گیا

اُسپر جلسہ مذاکرہ علمیہ کا نشان (جو کپڑے کا تھا اور نہایت صنعت سے بہت لطیف افشان بنا یا گیا تھا جو غور سے دیکھنے والونکو نازک پھولون اور پتیونکا لطف دیتا تھا) لگا یا گیا۔ آنیوالے جانیوالے دیر تک کھڑے ہو کر اس نشان کا تماشہ دیکھتے تھے۔ بہت سی چھوٹے اور بڑے سادے اور رنگین جھنڈے اور جھنڈیان مختلف جگہونمین نصب کی گئین جنمین کسی کسی پر "جلسہ مذاکرہ علمیہ" بنا ہوا تھا۔ انکے شاندار پھر ہرے ہوا مین لہرا کر ایک کیفیت پیدا کرتے تھے۔

قافلہ مدرسہ احمدیہ کی روانگی

مدرسہ احمدیہ مین تعلیم کے کئی صیغے ہین۔ قدیم سلسلہ کے مطابق تعلیم دینے کا ایک صیغہ ہے۔ ایک صیغہ تعلیم کا پُرانے وضع کے مکتب کا ہے۔ ایک صیغہ کلام مجید حفظ کرانے کا ہے۔ ایک صیغہ چھوٹی چھوٹی بچیونکے تعلیم دینے کا ہے۔ ایک صیغہ سلسلہ جدید کی مطابق تعلیم دینے کا ہے جسکو جلسہ مذاکرہ علمیہ نے قرار دیا ہے۔ ان تمام صیغونمین سے جلسہ مذاکرہ علمیہ کو صرف پچھلے صیغہ سے جو سلسلہ جدید کے مطابق تعلیم دینے کے لئے ہے تعلق ہے۔ اور اس صیغہ کے طالب العلمونمین سے جدید سلسلہ تعلیم کے نتیجہ کے ملاحظہ کے لئے وہ لڑکے اجلاس مین پیش کئے جاتے ہین جو سالانہ امتحان مین کامیاب ہوتے ہین۔ بناً علیہ جدید سلسلہ کے مطابق تعلیم پائیوالونمین سے کامیاب لڑکے اجلاس ششم مین نمایش کی غرض سے دربھنگہ جانے کو منتخب ہوے۔ اور ان لڑکون اور مدرسین وافسران ملازمان مدرسہ احمدیہ کا قافلہ دربھنگہ جانیکو تیار ہوا۔ ایسٹ انڈین ریلوے کی دو گاڑیان رزرو کرائی گئین اور چھبیسویں فروری کے پونے چار بجے بھور کو یہ قافلہ بسرکردگی سالار قافلہ مولوی عبدالحکیم صاحب ناظم مدرسہ روانہ ہو گیا۔

اس قافلہ مین جو بچے بانکی پور کے شریک تھے اُنکے اولیا کی ایک جماعت اپنے بچونکے دیکھنے کے لئے بانکی پور اسٹیشن پر موجود تھے۔ وہ نہایت جوش و مسرت سے اپنے بچون اور دیگر شرکاے قافلہ سے ملے۔

دیگھا گھاٹ پر مسلمانان دانا پور کی ایک جماعت اعزازاً للقافلہ موجود تھی جھو بجے

قافلہ کے دیکھنے سے نہایت جوش و مسرت کا اظہار کیا۔

جہاز سے پہلیزا گھاٹ پر قافلہ اُترا اور وہان سے بنگال نار[illegible] وسٹرن ریلوے پر سفر کرنا تھا۔ مگر چونکہ اس لاین کی گاڑیان ایسٹ انڈین ریلوے [illegible] کی گاڑیون سے چھوٹی ہوتی ہین دو گاڑیان جو پہلے سے رزرو کرائی گئی تھین کافی نہو سکین ا[illegible] عین وقت پر ایک اور گاڑی کے رزرو کرانے کی ضرورت ہوئی۔ مہتمم مدرسہ پہلیزا اس[illegible] اسٹیشن ماسٹر کا شکر گذار رہے کہ اُنھون نے بروقت ایک گاڑی خالی کرا کر رزرو کر دی[illegible] سے قافلہ کی بڑی مدد کی۔ باوجود اسکے کہ حسب ضابطہ اڑتالیس گھنٹے قبل اُنھین اطلاع [illegible] دی گئی تھی بلکہ ایک گھنٹہ قبل بھی اُنکو اطلاع نہ تھی۔ ان تین گاڑیون پر بھی کچھ فراغت سے نہ بیٹھ سکا اور چوتھی گاڑی [illegible] مخصوص سے مدد لی گئی۔

بارہ۱۲ بجے دن کو یہ ٹرین مظفر پور پہنچا۔ وہان مسلمانون کی ایک جماعت اس قافلہ سے اپنی دلچسپی ظاہر کرنے کو موجود تھے۔ وہ نہایت شادان و فرحان قافلہ سے ملے۔ متصل

سرستی پور میں ٹرین پہنچا۔ وہان مسلمانون کی ایک جماعت نے نہایت جوش [illegible] صاحبو[illegible] خروش سے قافلہ سے ملاقات کی اور دربھنگہ کے لیے خیرباد کہکر رخصت کیا۔

جونکہ یہ قافلہ قریباً دوسو انفار کا تھا اور اسمین صغیر سن بچے کثرت سے تھے اور ان معصوم باقی بہجا عزیزونکو دور دراز ملکو بھیجے اسکے ماں باپ نے مہتمم مدرسہ [illegible] اپنی آغوش محبت سے جدا کرکے مدرسہ مین تعلیم کے لیے بھیجا تھا اور آنکی ہر طرح [illegible] مقامات مین وہان مہتمم مدرسہ پر بھروسہ کیا گیا تھا اور اُن عزیزونکو اُسوقت ایک درازم و آسایش کا خیال در پیش ہوا جسمین چھ سات جگہہ اُتار چڑھاؤ تھا۔ مہتمم مدرسہ نہایت لرزان اور خوف تھا۔ اپنے مالک سے جسکے ہاتھ مین تمام جانین اور مابین السموات والارض ہے ان کی صحت و سلامتی کی دعائین کرتا تھا۔ مہتمم۔ ناظم مدرسہ کا نہایت درجہ کو شکر گذار ہے پانچ کہ اُنھون نے اس سفر کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ اس سفر کے لئے ہر طرح کے ضروریاتونکو کا نہایت مناسب بندوبست کیا۔ اُنھون نے دس دس انفار قافلہ کی ایک [illegible] قائم کی اور ہر جماعت مین ایک ایک ہوشیار افسر اور ایک اُس افسر کا ماتحت ہین۔ اور اور ہر جماعت کی ہر طرح کی ذمہ داری اُس جماعت کے افسر کے متعلق کی۔ اور [illegible] قائم کیا گیا

قافلے کے افسر اعلیٰ رہے اور مہتمم مدرسہ کو اپنا مشیر قرار دیا اور اس ترتیب سے نہایت خیر و خوبی سے سفر طے ہوا۔

آمد مہمانان اور اُنکا استقبال و قیام۔

۱۱ فروری کے پانچ بجے شام کو قافلہ مدرسہ احمدیہ دربھنگہ مین داخل ہوا۔ استقبال سے ... جناب حکیم محمد اسحق خانصاحب ایک جماعت کثیر کے ساتھ موجود تھے۔ انھون نے نہایت ... محبت سے اس قافلہ کا استقبال کیا پلیٹ فارم پر استقبال کرنیوالوں کی کثیر التعداد ... صف آرا تھی۔ سلیقہ کیساتھ سب سے مصافحہ ہوا۔ پھر جناب حکیم محمد اسحق خانصاحب ایک شاندار طور پر اپنے ان مہمانونکو اُس مقام تک لیگئے جو اُنکے لئے قرار دیا گیا تھا۔

بہت سے مہمان اس سے قبل پہنچ چکے تھے اور اپنے اپنے مناسب مقام پر مقیم ہوئے تھے۔

قافلہ مدرسہ احمدیہ کے پہنچنے کے بعد کے ہر ٹرین کے پہنچنے کے وقت مستقبلین کی ایک جماعت ریلوے اسٹیشن پر مہمانونکے لئے کثرت سی سواریان لئے ہوئے موجود رہتے تھے۔ ٹرین سے مہمانان جوق جوق پہنچتے تھے اور قیام گاہ تک پہنچائے جاتے تھے۔ سلسلے کے مطابق ... رات کی ٹرین سے آنیوالے مہمانونکے لئے سواریان بقدر غرض سے دربھنگہ نہو سکین۔ اُس ٹرین سے قریباً دو سو مہمان تشریف لائے اور سوا ... صاحبوں کا ... چنکے لئے سواریون نے کسی طرح کفایت کیا اور تمام صاحبون نے کراہیلشن پر شب بسر کی۔ اس سے ہمارے اُن معزز مہمانونکو جو تکلیف ہوئی مجبوراً ... کا نہایت عبد ... ہوا۔ امید ہے کہ وہ ہماری مجبوری کو معاف فرمائینگے۔

... جون جون اجلاس کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا مہمانان زیادہ کثرت سے آتے جاتے ... پچھو ... سے ...

پہلا اجلاس

... فروری کو آٹھ بجے صبح سے شروع ہو کر گیارہ بجے دنکو ختم ہوا۔

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری اس دفعہ کے اجلاس کے لئے صدر انجمن منتخب ہو چکے تھے۔ مولوی عبد الوہاب صاحب مدرس اول مدرسہ دار العلوم کانپور نے اپنی تحریک سے اس انتخاب کو بر سر اجلاس ظاہر فرمایا۔ مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری نے اپنی تائید سے اس انتخاب کو سکارا اور مہتمم جلسہ نے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب سے اس جلسہ کی مسند صدارت قبول فرمانیکی درخواست کی۔ چنانچہ مولانا نے مسند صدارت کو اپنے اجلاس سے رونق بخشی۔

جناب مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب داعی جلسہ نے جناب صدر کی اجازت سے تمام مسلمانان ترہت کیطرف سے قافلہ مدرسہ احمدیہ اور اپنے تمام دیگر مہمانوں کی اس عنایت کا ایک لانبی تقریر میں نہایت جوش کے ساتھ شکر کیا کہ اُنھوں نے مسلمانان ترہت کی دعوت کو قبول کیا اور دور دراز کے سفر کی زحمتوں کو گوارہ کرکے یہان تک آئے اور دربھنگہ میں جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اس سال کے اجلاس کو منعقد کرنے سے عام مسلمانان ترہت کو جلسہ مین شریک ہونے اور اُس سے فائدہ اُٹھانے کیلئے ایک نہایت آسان راہ دیدی۔

اِسکے بعد مولوی عبد الحکیم صاحب ناظم مدرسہ احمدیہ نے اپنے مدرسہ کیطرف سے مسلمانان ترہت کی اس نوازش کا شکر کیا کہ اُنھوں نے وابستگان مدرسہ احمدیہ کو یاد فرمایا اور اپنا مہمان کیا۔

ان دل پسند شریفانہ اندازوں کے ادا کرنے سے فراغت ہوئی اور جناب صدر انجمن صاحب نے ایک مختصر تقریر مین افتتاح جلسہ کا اعلان کیا اور فرمایا کہ نصاب جدید کے مطابق اس پچھلے سال تعلیم کی جو کیفیت رہی وہ اجلاس مین پیش کیجائے۔ چنانچہ مہتمم نے مندرجہ ذیل کیفیت پیش کی۔

(مگر وقت کی کمی سے اس کیفیت کی جانچ کے وہ ٹکڑے اجلاس مین سنائے گئے جو اجلاس کی کارروائی کیلئے نہایت ضروری تھی اور باقی حصہ کی نسبت قرار دیا گیا کہ رویداد جلسہ کیساتھ چھاپ کر شائع کر دیا جائیگا)

کیفیت تعلیم مدرسہ احمدیہ بابت سال پنجم ۱۳۱۳ھ

جسقدر جلسہ مذاکرہ علمیہ سے متعلق ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بگرامی خدمت جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب

صدر انجمن اجلاس ششم جلسہ مذاکرہ علمیہ

در بھنگہ

جلسہ مذاکرہ علمیہ کے مقاصد کے متعلق پچھلے سال جو تعمیل ہوی اُسکی کیفیت اجلاس کے ملاحظہ کے لیئے پیش کرتا ہون -

اس موقع پر پہلے اس جلسہ کی حقیقت کے متعلق اسقدر عرض کر دینا مناسب ہوگا کہ مدرسہ احمدیہ آرہ ابتداے ۱۲ رشعبان ۱۲۹۷ھ مین کھلا ہے اور لغایت ۱۳۰۸ھ یعنی گیارہ برسون تک معمولی درس گاہون کیطرح درس دیتا رہا - مگر قدیم تعلیم کے رفتار کی سستی اور اُسمین طرح طرح کے نقصانات کو دیکھتے دیکھتے اسکی اصلاح کی ضرورت کا خیال بڑھتا گیا بالآخر ۲۲ مارچ ۱۸۹۱ء کو اسی غرض سے بہی خواہان تعلیم عربی کا جلسہ منعقد ہوا جسکی پوری تفصیل روئداد جلسہ مذاکرہ علمیہ بابت اجلاس اول مین چھپکر شایع ہو چکی ہے -

اس جلسہ مین ایک نقشہ نصاب تعلیمی اور چند تجویزین قرار پائین - تجویز ۲ اور ۳ اس غرض سے قرار پائی تھی کہ نقشہ مرتبہ حال (نصاب جدید) مدرسہ احمدیہ آرہ کے ذریعہ تعلیم دیکر عملی طور پر تجربہ کیا جاے -

مدرسہ احمدیہ نے منظور کیا اور ابتداے شوال ۱۳۰۸ھ سے جسکو پانچ برس گذرتے ہین اس نصاب کے مطابق تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیا اور ہر سال ماہ شعبان مین جلسہ مذاکرہ علمیہ کے سالانہ اجلاس مین جسمین ہر دیار و امصار کے لوگ کثرت سے شریک ہوتے رہے اپنے سال بھر کی کارگذاری پیش کرتا رہا - اور نئی ڈھب کی تعلیم سے ننھین ننھین بچون تک کو برسر اجلاس پیش کرکے اُنکے وسیع معلومات کی نمایش کراتا رہا جسکے تفصیلی حالات سال بسال روئداد جلسہ مذاکرہ علمیہ کیساتھ چھپ چھپکر برابر شایع ہوتے رہے -

آج جلسہ مذاکرہ علمیہ کے چھٹین سالانہ اجلاس کا مبارک دن ہے۔ اس سال مدرسہ کی جو حالت رہی اور تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے اور اسمین جو جو ترمیمین حسب تجربہ عمل مین آئین۔ مین مدرسہ کیطرف سے من حیث اُسکے مہتمم ہونے کے اجلاس کے ملاحظہ کے لیئے پیش کرتا ہون اور تعلیم کے نتائج کی تصدیق کے لیئے اس سال کے تعلیم یافتہ لڑکونکی نمایش کراتا ہون اور امید کرتا ہون کہ مدرسہ احمدیہ کے اس سال کے کارروائی کے نتیجہ کی نسبت اجلاس اپنی راے ظاہر کریگا اور آیندہ کے لیئے جو حکم مناسب سمجھے گا نافذ کریگا۔ اپنی طاقت بھر اُسکی تعمیل کے لیئے مدرسہ بسر وچشم حاضر ہے۔

نصاب جدید

نصاب جدید کے مطابق تعلیم دینے کے لیئے اس سال بھی مدرسہ مین پانچ درجے کھلے اور جاری رہے۔ اسباب سامان کی نا مساعدت سے چھٹان درجہ کھل سکا۔ جن طالب العلمون نے گذشتہ سال جماعت سال پنجم مین تعلیم پائی تھی وہ اس سال خارج سلسلہ کے طور پر تعلیم پاتے رہے اور اُنکی استعداد ملحوظ رکھکر اُسکو اور ترقی دی گئی۔

ترمیمات جدیدہ

جماعت سال اول

اس سال کے تجربہ سے ظاہر ہوا کہ اس جماعت کے بچے نصاب معینہ کی حد سے زیادہ لکھنا سیکھ سکتے ہین۔ نصاب معینہ کے مطابق اس جماعت کے لڑکون کو اسم نویسی کرلینا چاہیئے تھا مگر اس سال جماعت سال اول کے لڑکے اُردو عبارتین بھی (جو اُنکو بتائی جائین) لکھ لینے پر قادر ہوگئے ہین۔ اور آیندہ سال کے لیئے لکھنے کی حد زیادہ وسیع کی جاسکتی ہے۔ فللہ الحمد۔

اس سال اس جماعت مین اور ترقیان بھی ہوئی ہین جنکا ذکر نمایش کے وقت ہوگا۔ مگر اُن ترقیون کو مین ترمیمات مین شامل نہین کرسکتا بوجہ اسکے کہ وہ ترقیان زیادہ تر

اُن لڑکون سے ظاہر ہوئی ہین جو گذشتہ تعلیمی سال کے ناکامیاب طالب العلم اس سال اس جماعت
مین رہے - اور لڑکون نے اُن ترقیون سے کم حصہ لیا -

جماعت سال دوم

ہمارے جدید نصاب کے مطابق فارسی ابتدا سال دوم سے شروع ہوتی ہے اور
آخر سال دوم تک ختم ہو جاتی ہے - پھر طالب العلمونکو تعلیمی سلسلہ مین فارسی سے تعلق نہین رہتا -
مگر اُن لڑکونکی موجودہ حالت کے دیکھنے سے جو درجہ بدرجہ جماعت سال چہارم تک پہنچے ہین
ظاہر ہوتا ہے کہ اُسقدر فارسی کی تعلیم جو نصاب معینہ مین رکھی گئی ہے کافی نہین - چونکہ اُتنی تعلیم
کم ہے اور پھر اُنکو اُس سے بے سروکاری رہتی ہے اسلئے درجہ چہارم تک آتے آتے اُنکی طبیعت
فارسی سے بے لگاؤ ہو جاتی ہے - اس لئے فارسی کی ضرورت کے رفع کرنے کو ضرور ہوا کہ یا تو
اُسی حد تک کی تعلیم مین کوئی ایسی جدت کیجائے جو ضرورت کو پورا کرے یا درجہ سوم مین بھی فارسی
کی تعلیم جاری رہے - یا درجہ دوم ہی مین اُس تعلیم کی حد بڑھا دیجائے اسطرح پر کہ دوسری چیز
جو اُسمین ہون چھانٹ دی جائین یا اُن تینون صورتون سے کچھ کچھ مدد لیجائے - مگر اس قسم کی
جدت کرنا کوئی آسان کام نہین ہے - اسکے لئے صالح لوگونکی ایک جماعت اور نہایت طمانیت
خاطر درکار ہے - پھر بھی کچھ جدت کی گئی - مگر وہ ناکافی ہوئی - درجہ سوم مین فارسی کے کھینچ
لانے سے آگے سلسلہ کے درہم و برہم ہو جانے کا خوف ہے - پھر بھی جماعت سال سوم سے
کچھ مدد لیگئی - درجہ دوم مین سوا تلقین کے ایک جزو کے جو صرف کا ایک رسالہ ہے اور سب
فارسی ہے اسلئے فارسی بڑھانی کو کوئی معتد بہ کمی کرنیکا اُسمین موقع ہی نہین ہے - بہرکیف
تلقین کے اُس جزو کو خارج کر دیا گیا اور فارسی کی تیسری کتاب مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور اُسکی
جگہہ رکھی گئی اور پڑھائی گئی - اس ضرورت نے اور نیز آیندہ ضرورتون نے اس جماعت مین قواعد
اُردو کا حصہ اول رکھنے پر مائل کیا - کسی طرح اسکے لئے وقت نکالا گیا - اور یہ حصہ رکھا اور پڑھایا
گیا - اور اسطرح تینون صورتون سے مدد لیکر اُس نقص کے دفع کرنے مین کوشش کی گئی جو اب
فارسی تعلیم کی بابت ظاہر ہوئی ہے -

جماعت سال سوم

اس سال اس جماعت کے تعلیمی سلسلہ مین یہ ترمیم ہوئی کہ جماعت سال دوم کی تلقین اسمین داخل کی گئی۔ اور فارسی کی دانسنت باقی رکھنے کے لئے فارسی کی مضمون نویسی اسمین جاری کی گئی۔ یہ زیادتیان ہین جو اس سال اس جماعت مین ہوئین۔

اس جماعت مین منطق کے ایک رسالہ کا پڑھانا قرار دیا گیا تھا جو ہمارے مدرسہ کے مدرس اول جناب مولانا عبداللہ الجامع کا تالیف کیا ہوا ایک نہایت عمدہ رسالہ ہے اور جسکا نام "منطق" ہے۔ مگر پانچ پانچ برس کے بچے جو جماعت سال اول سے ترقی کرتے ہوئے آٹھ برس کی عمر مین جماعت سال سوم مین داخل ہوے تو اُنکا تجربہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس عمر مین بچونکو اسکے سمجھنے اور اس سے فائدہ اُٹھانیکی صلاحیت نہین ہوتی۔ لہذا اس درجہ سے یہ کتاب اُٹھادی گئی اور نہین پڑھائی گئی۔

نصاب معینہ کے مطابق اس جماعت مین تنازع فعلین تک ہدایت النحو کا پڑھانا قرار پایا تھا۔ مگر اس جماعت مین اس کتاب کا اتنا جزو پڑھانا غیر ضروری معلوم ہوا۔ لہذا آٹھ صفحے اس کتاب کے جو اس جماعت کے لئے رکھے گئے تھے وہ خارج کر دئے گئے اور نہین پڑھائے گئے۔

اس جماعت کو بلوغ المرام کی عبادات کا تمام کرا دینا قرار دیا گیا تھا۔ مگر اس جماعت مین حدیث کی یہ کتاب درحقیقت بے محل اور قبل از وقت تھی اسمین محنت کرنیکا کوئی ثمرۂ آیندہ چلکر ظاہر نہین ہوتا فضول اسمین بہت سا وقت صرف ہوتا تھا لہذا یہ بھی اس جماعت سے خارج کی گئی اور نہین پڑھائی گئی۔ یہ کمی تھی جو اس سال اس جماعت مین ہوئی اور اسطرح پر اُس زیادتی کیلئے جگہہ خالی کی گئی۔

ایک اور تبدیلی اس سال اس جماعت مین یہ ہوئی کہ ارشاد الطالب الی علم الادب کی جگہہ جو اس جماعت مین پڑھانے کے لئے قرار دی گئی تھی مولوی عبید اللہ العبیدی کی درایت الادب لکھی اور پڑھائی گئی چونکہ وہ ارشاد الطالب سے زیادہ مفید اور مختصر سمجھی گئی۔

مگر ارشاد الطلب کا اخیر جزو یعنی بارہوان باب جسمین ضروری لغات مثلاً اسمار الایام والاوقات
اسمار الجہات - اسمار الاقربار - اسمار الحیوان - مراتب الاسنان والاعمار - اسمار الحیوانات و
اولادہم - اسمار الملبوسات - اسمار الظروف - اسمار الحلی - اسمار اہل الحرفۃ والصناعۃ
اسمار الآلات - اسمار الاثمار والبقولات ہین - اسکی ضرورت تھی اور درآیت الادب سے
نہین رفع ہوسکتی تھی اسلئے اسکا یہ جزو رکھا گیا اور پڑھایا گیا -

جماعت چہارم

اس سال اس جماعت کو من حیث تعداد کتب کے سخت ہزیمت ہوئی ہے اور من حیث
نتیجہ تعلیم کے عجیب و غریب نتیجہ ظاہر ہوا ہے - نصاب معینہ کے بموجب اس جماعت کو ترجمہ قرآن
مجید مع ترکیب بقدر ضرورت - بلوغ المرام معاملات - سراجیہ - انتخاب جدید - شرح جامی تا مرفوعات
کافیہ تمام - منطق - تسہیل الفرائض - شافیہ - قطبی - رشیدیہ - قدوری - منہاج العابدین -
پڑھانا چاہیئے تھا - مگر النحو - فصول احمدی - ترجمہ قرآن شریف - جامع صغیر - منطق نو
پڑھائی گئین اور باقی اور تمام کتابین چھوڑوا دی گئین - اور بلاشبہ یہ من حیث تعداد کتب کے
سخت ہزیمت ہے - مگر جناب صدر انجمن صاحب یہ عجیب بات ہے کہ اُسقدر کتاب پڑھنے پر
طالب العلم جسقدر استعداد حاصل کرتے تھے اُسقدر استعداد اس سال طالب العلمون نے
صرف اُن چند کتابونکو پڑھکر حاصل کر لی جو بتائی گئین - فرق صرف اسقدر ہے کہ گذشتہ
سالون مین اس جماعت کے طلبہ فرط محنت سے بالکل چور رہتے تھے - برخلاف اسکے اس
سال طلبہ نے نہایت اطمینان خاطر اور کشادگی سے اپنا کام کیا - گذشتہ سالونمین اس
جماعت کے طلبا بہت شاکی رہتے تھے اور سمجھتے تھے کہ طاقت سے زیادہ اُنسے کام لیا
جاتا ہے اور وہ کام لیا جاتا ہے جسکے لائق وہ نہین ہین جو درحقیقت اُنکی آیندہ رفتار کیلئے
سخت مضرت رسان خیال تھا جسکا ثمرہ پچھلے اجلاس مین پانچوین جماعت کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگیا
برخلاف اسکے اس سال تعلیم کی بابت اس جماعت کے طلبہ کو کوئی شکایت نہ رہی - اُنھون نے
جو کیا اپنے کو اُسکا لائق سمجھکر کیا - گذشتہ سالونمین اس جماعت کے طلبہ جب مضامین بڑی تعطیل گذار کر

واپس آتے تھے تو اپنی تعلیم کا بہت حصہ فراموش کر آتے تھے اور جماعت سال پنجم مین سخت
مشکل پیش آتی تھی اور حسب خواہ کامیابی نہین ہوتی تھی جیساکہ پچھلے اجلاس مین ظاہر ہوا۔
برخلاف اسکے اس جماعت کے اس سال کے طلبہ کی نسبت غالب قرینہ ہے کہ جب وہ اپنی بڑی
تعطیل گذار کر واپس آئینگے تو اپنی محنت کو خاک مین ملا کر نہ آئینگے۔ اور اُنکی استعداد پایداری
کے ساتھ باقی رہیگی اور امید ہے کہ جماعت سال پنجم مین اب وہ مشکل پیش نہ آئیگی۔ اور یہی
بات تھی جسنے کارکنان مدرسہ کو اس عظیم تغیر کے لاحق کرنیکے طرف مائل کیا۔

جناب صدر انجمن صاحب۔ فی الحال ہماری تمام جدید تعلیمی کوششونکا اصلی مقصود
اس بات کا اندازہ کرنا ہے کہ جدید سلسلہ تعلیم کا عمل پانچ برس کے بچہ پر شروع کرنے سے
کیا نتیجہ پیدا کرتا ہے اور تعلیم مین کس حد تک سہولت اور وقت مین کمی پیدا کی جاسکتی ہے۔
ہمنے جدید سلسلہ تعلیم کے تمام کرنے کے لئے آٹھ درجے ٹھہرائے ہین اور ہر درجہ کی تعلیم کو
ایک برس مین تمام کرنا قرار دیا ہے۔ پانچ برس گذرے ہین کہ ہمنے اپنے جدید سلسلہ تعلیم کا
عمل کرنا شروع کیا ہے۔ ہرچند کہ چوتھا درجہ پہلے ہی سال سے کھلا ہوا ہے اور ہم چار برس سے
ہر اجلاس مین اسکا ملاحظہ کراتے ہین مگر اپنے جدید سلسلہ کے اس درجہ کی تعلیم کے خالص نتیجہ
کے دیکھنے کا موقع درحقیقت ہمکو صرف پچھلے اجلاس مین ملا ہے جسمین وہ لڑکے پیش ہوے
جو پانچ برس کی عمر مین مدرسہ مین داخل ہوے اور ابتدا سے صرف ہمارے سلسلہ کے مطابق
تعلیم پاتے ہوے درجہ بدرجہ چوتھے درجے تک پہنچے اور اسکو طے کیا۔ اور پچھلے اجلاس کے
قبل ایسا موقع ہاتھ نہ آیا تھا۔ مگر چونکہ ہمارے تجربہ کا ابھی یہ پہلا دور ہے اور کسی بچہ کی حد تک
کی تعلیم کے نتیجہ پر رائے قائم کرنے کے لئے اس امر کا لحاظ کرنا ہوتا ہے کہ اُس حد تک کی ایک خاص
طرح کی تعلیم کا اثر آیندہ رفتار پر کیا پڑتا ہے جیسا کے ابھی ہمنے دوسرے درجہ کے متعلق جسمین
فارسی کی تعلیم ہوتی ہے دیکھا کہ ہمیشہ اُسکو نہایت کامیاب پاتے [illegible] مگر جبکہ اس درجہ کے
لڑکے چوتھے اور پانچوین درجہ مین پہنچے تو اُسوقت یہ بات معلوم ہوئی کہ اُسمین ترمیم کی ضرورت
ہے ورنہ اُس درجہ کی تعلیم فضول ہو جائیگی۔ پس پچھلے اجلاس مین اپنے جدید سلسلہ کے چوتھے
درجہ کی تعلیم پر ٹھیک رائے قائم کرنے کے لئے اس امر کا دیکھنا باقی رہا تھا کہ پانچوین درجہ مین

اُن لڑکونکی تعلیمی حالت کے دیکھنے سے چوتھے درجہ کی حقیقت کیا ظاہر ہوتی ہے (اور درجے تو ابھی کھلے ہی نہین ہین) تو جناب صدر انجمن صاحب اس سال اسکے دیکھنے کا موقع ملا - اور یہ بات ظاہر ہوئی کہ چوتھے درجہ مین ایک عظیم تغیر لاحق کرنیکی ضرورت ہے - ورنہ آگے چلکر کچھ نہو سکیگا - چنانچہ وہ تغیر لاحق کیا گیا جیسا کہ آپنے سُنا مگر اُسمین تغیر جو لاحق کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ جسقدر کتابین پڑھانا پہلے قرار پائی تھین اُس مین سے تین حصے چھانٹ دے گئے اور صرف ایک حصہ پڑھایا گیا - اور اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ چوتھے درجے کو ہزیمت ہوئی - مگر جبکہ ہم یہ خیال کرین کہ ہمنے اُن کتابونکو ایک خاص حد تک کی استعداد پیدا کرنے کے لئے رکھا تھا یعنی وہ کتابین مقصود بالذات نہ تھین بلکہ اُس خاص حد تک کی استعداد مقصود بالذات تھی اور پھر ہم یہ دیکھین کہ وہ استعداد اس درجہ کے طالب العلمو نمین بخوبی حاصل ہے تو ہم اپنی اگلی رائے کو جو پچھلے اجلاس مین ہمنے قرار دی تھی بحال رکھینگے اور کہینگے کہ چوتھا درجہ کامیاب ہوا - اس درجہ کے لڑکے نمایش کے وقت پیش ہونگے اور امید ہے کہ پوری طرح جانچکر دیکھنے سے ہم پائینگے کہ اُنمین وہ استعداد موجود ہے جو پچھلے اجلاسو نمین چوتھے درجہ کے لڑکون مین پاکر ہمنے قرار دیا تھا کہ چوتھا درجہ بخوبی کامیاب ہوا - پس خلاصہ اُن تغیرات کا جو اس سال درجہ چہارم مین ہوے ہین یہ ہے کہ بہت سی کتابونکے کم کر دینے سے طالب العلمونکو بہت بڑی کتابی محنت سے سبکدوش کر دیا گیا اور جو استعداد اُنکو اُن کتابون کے پڑھنے سے حاصل ہوتی تھی اُسکے لئے ایک ایسی راہ نکلی جس سے وہ استعداد صرف چند کتابو نمین محنت کرنے سے حاصل ہوئی - اور ہم اسکو ایک بڑی کامیابی گردانتے ہین - خدا کرے کہ یہ آیندہ بھی اچھا ہی ثابت ہو -

مگر جناب صدر انجمن صاحب اس بڑی قیمتی کامیابی کی خوشی کے ساتھ ہی ساتھ مجھے یہ بھی عرض کر دینا چاہیئے کہ جسطرح کھینچ تان کر آج ہم کسی طرح کام چلا دیتے ہین اس سے کام نہین چلنے کا اور ہماری ان جدید کوششو ںسے جو مقصود ہے وہ کبھی حاصل نہو گا - ہمنے جس مقصود کے حاصل کرنے کے لئے سعی کرنا شروع کی ہے وہ یہ ہے کہ عربی تعلیم کے لئے کوئی ایسی آسان راہ پیدا ہو جس سے انسان سہولت سے تھوڑی مدت مین نہایت بلیغ و کار آمد استعداد حاصل کر لے سکے جو زمانہ حال مین عربی طالب العلمونکو عمرین کھپانے پر بھی حاصل نہین ہوتین - مگر ٹھیک بات یہ ہے

کہ ہمنے ویسی راہ نکالنے مین کچھ کوشش نہین کی۔ بیشک یہ امر تسلیم کرنے قابل ہے کہ جیسی سخت جانفشانی سے آج برسونسے ہمارے مدرسہ مین کام لیا جاتا ہے اُسکی نظیر دنیا کے کسی تعلیم گاہ مین نہین ملسکتی۔ مگر افسوس ہے کہ چڑیا کی جان جائیگی اور کھانیوالے کو مزہ نہ آسے گا۔ ہم جیسی جانفشانی کرتے ہین وہ چاہے کسی درجہ کی ہو مگر وہ سوا اُس جزوی کامیابی کے جسکا ہم ہر اجلاس مین معاینہ کرکے خوش ہوتے ہین بالکل بیہودہ ہے۔ مکہ پہنچنے کے لئے ترکستان کے سمت دوڑتے دوڑتے مرجاؤ مگر مکہ نہ پہنچو گے۔ ہم ایک ٹرین کے کھینچنے کے لئے ایک ایسا انجن بنایا چاہتے ہین جو عام انجن سے بہت قوی اور بیسون حصہ زیادہ تیز رفتار ہو۔ مگر بعوض اسکے کہ ویسا انجن بنانے کے لئے انجنونکی قوت اور رفتار کے اصول پر غور کرین ہم اُسی عام انجن کو لیتے ہین اور اُسکے پرزونکو توڑ پھوڑ کرتے ہین۔ بھائیو اگر منزل مقصود تک جلد تر اور سہولت سے پہنچنے کی سبیل چاہتے ہو اور پرانی سڑک کو کج و پیچ اور دشوار گذار پاتے ہو تو اُس پرانی سڑک مین قطع و برید کرنے سے کامیابی نہوگی۔ کامیابی جب ہوگی کہ اول منزل مقصود کو اچھی طرح تک لو اور اُسکا موقع ٹھیک طور پر قرار دیلو۔ پھر پرانی سڑک سے بالکل قطع نظر کرکے اپنی جگہسے اُس مقام تک بخط مستقیم ایک نئی پختہ سڑک بنادو۔ لیکن اگر منزل مقصود تک جلد اور سہولت سے پہنچنا بھی چاہتے ہو اور پرانی سڑک کو بہت ٹیڑھی میڑھی اور دشوار گذار سمجھکر اُسپر چلنا بھی نہین چاہتے اور نئی سڑک بھی نکالوگے بھی نہین تو چپکے بیٹھے رہو۔ تمھاری قسمت مین منزل مقصود تک پہنچنا نہین ہے

جناب صدر انجمن صاحب ہمنے اپنا نیا سلسلہ تعلیم اختیار کرنے مین اپنے اصلی مقصود کے اعتبار سے درحقیقت ابھی تک کچھ نہین کیا ہے۔ ہمنے اُسی قدیم سلسلہ کو اصل رکھا ہے اور اُسی کو کچھ کاٹا چھانٹا ہے اور کوئی نئی راہ نہین نکالی ہے اُسی راہ کو کاٹ چھانٹ کر نیا راستہ نکالنا چاہتے ہین۔ مگر اسطرح کبھی ہمارے حسب خواہ راہ نہین نکلے گی۔ ہم کوئی نئی راہ جب ہی نکال سکتے ہین جبکہ اُس قدیم سلسلہ سے بالکل قطع نظر کرلین اور جس علم اور فن کو سکھانا چاہتے ہین اُسکے مقصود کو خالص طور پر پیش نظر کرین اور تمام مدارج تعلیم کی اصلی حدونکو قائم کرین اور اپنے دماغ کو اس خیال سے فارغ کرکے اُن مقاصد کو حاصل کرنے اور اُن پہنچنے کا پہلے کوئی ذریعہ نکالا بھی گیا ہے یا نہین اپنی طور پر اُ ... سا باقی رہا تھا کہ پانچوین فی رجہ مین

حدون تک پہنچنے کا اسلوب سوچنے مین پوری طرح ڈوب کر غور کرین - مگر تمام اس عظیم الشان سلسلۂ تعلیم کو اسطرح سلجھانا اور آراستہ کرنا کسی ایک انسان کا کام نہین ہے - اس بڑے بھاری اور اہم کام کے انجام دینے کے لئے بڑے بڑے قابل اور صالح لوگونکی اور اُنلوگونکی جو فن تعلیم کے ماہر اور تجربہ کار اور اُسکے نکات کو سمجھنے والے اور اُسکے تمام غیر محسوس مدارج کو جاننے والے پہچاننے والے ہون ایک جماعت کی ضرورت ہے - تھک گیا فریاد کرتے کرتے کہ کوئی ایسی جماعت قائم کرو کوئی ایسی جماعت قائم کرو - مگر خدا جانے کیا ہوگیا ہے - مجھے فریاد کرنا نہین آتی یا جنسے فریاد کرتا ہون اُنسے سُننے کی صلاحیت سلب ہوگئی ہے کہ میری آواز پر کوئی کان نہین دھرتا - کچھ شنوائی نہین ہوتی - خیر نہ سنو بیچارے وابستگان مدرسہ کی حد درجہ کی مشغول جماعت سے جو ہوسکتا ہے کردیتی ہے - جو کچھ ہوجاے اُسکے لئے خدا کا شکر کرنا اور جو نہو اُسکو سمجھنا کہ تمنے نہ کیا اسلئے نہوا -

جماعت سال پنجم

دو برس سے یہ درجہ کھلا ہے - پہلا ملاحظہ اسکا پچھلے اجلاس مین ہوا تھا اور دوسرے ملاحظہ کا دن ہے - ابھی تک اس درجہ کی تعلیم کے لئے کوئی حسب خواہ پہلو نہین نکلتا اور اُسوقت تک یہین الجھن ہی رہیگی جبتک کہ چوتھا درجہ ایک حال پر قرار نہ پکڑے - جیسا کہ چوتھے درجہ کے جدید سلسلہ کو دیکھا اُس سے امید کی جاتی ہے کہ آیندہ سال مین وہ بالکل ایک مستقل حالت پر آجائیگا - اور اسلئے آیندہ تیسرے سال تک پانچوین درجہ کا کوئی پہلو ہم قرار نہین دیسکتے -

اس سال اسمین جو تغیر لاحق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ اس جماعت مین جو کتابین تعلیم کیلئے رکھی گئی تھین وہ سب سوا انٹرنس کورس کے جو عربی ادب مین مولوی امجد علیصاحب پروفیسر کا ایک رسالہ ہے - اور تمام کتابین چھوڑ دی گئین - گذشتہ اجلاس مین معلوم ہوا تھا کہ چوتھے درجہ مین کافیہ کا ایک حصہ نہین پڑھایا گیا - جبکہ وہ لڑکے اس سال اس جماعت مین آے تو اُسکا بقیہ ہوحسب منشا پڑھایا گیا - فقہ مین شرح وقایہ اس درجہ مین پڑھانا قرار پایا تھا مگر یہ بات معلوم ہوئی کہ چونکہ جو زمانۂ حال مین عربی طالب سلسلہ مین جو تغیرات لاحق ہوے ہین اور اُس متغیر سلسلہ تعلیم کے مطابق تعلیم

پاسے ہوسے دس برس کی عمر کے لڑکے جو پانچوین درجہ مین پہنچتے ہین وہ اس کتاب کو نہین پڑھ سکے
اسلئے یہ کتاب اُٹھادی گئی مگر چاہیئے تھا کہ چوتھے درجہ کی چھوٹی ہوئی قدوری انھین پڑھائی
جاتی مگر انکی حالت کے اعتبار سے جامع صغیر زیادہ مناسب معلوم ہوئی اور وہ پڑھائی گئی - انکی
استعداد کی ترقی کی ضرورتو سے فصول احمدی پڑھانا "جو ہمارے جناب مولانا عبداللہ الجابر
مدرس اول کا فارسی زبان مین صرف کا ایک نہایت عمدہ نوتالیف رسالہ ہے" ضروری سمجھا گیا
مدرسہ احمدیہ ۱۲
اور اس ضرورت سے اس جماعت مین اس سال وہ کتاب داخل کی گئی - اور پڑھائی گئی - جماعت
سال سوم کے تغیرات کے ذیل مین بتایا گیا ہے کہ اُسمین منطق کا ایک رسالہ موسوم بہ منطق تھا
جو اُس درجہ سے اُٹھادیا گیا - اور اُسکی جگہہ چوتھے درجہ مین قرار پائی ہے - اور ہمارے جدید
سلسلہ مین اُس رسالہ کے بعد منطق کی جس کتاب کا درجہ قرار دیا گیا تھا وہ قطبی ہے - مگر اُس
رسالہ کو پڑھ لینے سے قطبی پڑھنے کی استعداد پوری طور پر نہین ہوتی - اسلئے پچھلے سال جب
تیسرے درجہ سے چوتھے درجہ مین لڑکے آئے تو اُنکو قطبی کے عوض قطبی کا متن "شمسیہ" پڑھایا گیا
مگر چونکہ رسالہ منطق کی جگہہ اب چوتھے درجہ مین قرار پائی ہے اسلئے شمسیہ کا درجہ جماعت سال پنجم
مین آگیا - اور اس سال اُسکو پڑھانا چاہیئے تھا مگر شمسیہ سے تہذیب اور شرح تہذیب کا پڑھانا
زیادہ مناسب سمجھا گیا چنانچہ یہ دونون کتابین اس سال پانچوے درجہ مین داخل کی گئین - مگر
جناب صدر انجمن صاحب یہ تمام تغیرات جو جماعت سال پنجم مین لاحق ہوے ہین جیسا کہ ہمنے پہلے
عرض کیا ابھی بالکل ناقابل اعتبار ہین - اور اسکا کوئی پہلو قرار دینے کیلئے ہمکو آیندہ چوتھے سال
کا صبر سے انتظار کرنا چاہیئے -

سلسلہ تعلیم انگریزی

جبکہ ہمنے اپنے جدید سلسلہ تعلیم کے تازہ تغیرات کا ذکر کیا ہے تو ہمکو اخیر مین ایک اُس تغیر
کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہے جو سلسلہ تعلیم انگریزی مین لاحق ہوا ہے - کیونکہ یہ سلسلہ ہمارے
جدید سلسلہ تعلیم کا غیر ضروری طور پر ایک جز قرار دیا گیا ہے غیر ضروری سے ہماری مراد یہ ہے
کہ طالب العلمونکو اختیار دیا گیا ہے کہ اس سلسلہ تعلیم مین شریک ہون یا نہون - تو اس سال

...ین سلسلہ مین یہ تغیر لاحق ہوا ہے کہ اسمین انجمن حمایت الاسلام لاہور کے ترتیب دئے ہوئے انگریزی رسائل تعلیم دینے کو رکھے گئے تھے۔ مگر اس صیغہ کے منتظمون نے اپنے صیغہ کی تعلیمی ترقیون کے لحاظ سے انکی جگہہ پر اُس قسم کی کتابونکو جاری کرنا مناسب جانا جس قسم کی کتابین ہماری طرف اسکولونمین رائج ہین۔ چنانچہ وہ سابق کتابین خارج کرکے وہ کتابین جاری کی گئین جو انھون نے تجویز کین۔

نتیجہ امتحان سالانہ بابت سال پنجم ۱۳۱۳ھ

ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہوتا ہے جس سے مدرسہ کی اس سال کی تعلیمی حالت کا اندازہ ہوسکے گا۔

نمبر	جماعت کا نام	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	انعام پانیوالے طلبہ کے نام
۱	جماعت سال اول	۵۸	۵۰	۳۶	۲۰	سید محمد۔ مسلم۔ ابوہریرہ۔ اظہر حسین
۲	″ ″ دوم	۳۲	۳۲	۲۷	۲۹	محمد سعید۔ محمد یونس۔ عنایت احمد۔ ایوب۔ عبدالقادر۔ محمد نذیر خان۔
۳	″ ″ سوم	۲۰	۲۸	۲۸	۲۷	عبدالرزاق۔ عبداللطیف۔ شاہ مصطفی۔ محمد شریف۔
۴	″ ″ چہارم	۱۷	۱۶	۱۱	۱۵	شاہ محمد۔ صدیق حسن خان۔ الٰہی بخش۔ لطافت حسین۔ عبدالرؤف۔
۵	″ ″ پنجم	۱۲	۹	۹	۱۰	غیاث الدین۔ محمد اسحق۔ ظہیر الدین۔ محمد قریش
۶	خارج سلسلہ	۹	۸	۸	۴	محمد حنیف۔ ظہیر الدین۔
۷	درجہ حفاظ	۸	۷	۷	۱	عزیز الحق۔ عبدالواحد۔
		۱۶۴	۱۵۰	۱۲۶	۱۰۶	

ممتحنین امتحان سالانہ بابت سال پنجم ۱۳۱۳ھ

سلسلہ پابندی حاضری درجہ کا انعام دیا گیا ۱۲
سلسلہ ہمدردی کا انعام حاصل کیا ۱۲
سلسلہ خوش بیانی کا انعام لیا ۱۲
سلسلہ ورزش کا انعام پایا ۱۲
سلسلہ عام قابلیت اور خوش نویسی کا انعام حاصل کیا ۱۲
سلسلہ پابندی نماز کا انعام دیا گیا ۱۲

جناب مولوی ضمیر الحق صاحب فیضؔ آرہ - مولوی شاہ عین الحق صاحب سابق سجادہ نشین
پھلواری - مولوی حفیظ اللہ صاحب پٹنہ - مولوی شمس الحق صاحب کٹونہ - مولوی عبد الشکور صاحب
بہار مدرس مدرسہ محمدیہ دانا پور - خان بہادر مولوی حبیب الرحمن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ آرہ -
مولوی حافظ عبد اللہ صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ آرہ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سکنڈ مولوی
ٹاؤن اسکول آرہ - حافظ محمد مسلم صاحب ہڈ مولوی گورنمنٹ ضلع اسکول آرہ - مولوی محمد سعید صاحب
سکنڈ مولوی گورنمنٹ ضلع اسکول آرہ - مولوی واعظ الحق صاحب کٹونہ - بابو سردا پرشاد
گنگولی ہڈ ماسٹر گورنمنٹ ضلع اسکول آرہ - بابو اکھے کمار بھٹیا چارج بی اے سکنڈ ماسٹر ٹاؤن اسکول
آرہ اور میرزا وجاہت حسین صاحب ہڈ ماسٹر ٹاؤن اسکول آرہ کا ہم دلسے شکر کرتے ہین
کہ ان صاحبون نے غایت مہربانی سے سالانہ امتحان کے لیے سوالات منتخب کرنے اور زبانی
امتحان لینے اور جواب کے کاغذات کی جانچ کرنے اور نمبر دینے سے ہماری بڑی مدد کی -

طلبہ اور مقیمانکی تعداد و وطن

بورڈر ۱۲

اس ہمارے جدید سلسلہ مین حیدر آباد دکن - اورنگ آباد دکن - بنگلور - لاہور - کانپور -
غازیپور - اعظم گڈھ - آرہ - پٹنہ - بہار - چھپرہ - یوسف پور - سنولی - مظفر پور - دربھنگہ - چمپارن -
سوتیہاری - چترہ ہزاری باغ - بھاگلپور - مونگیر - آسن سول - بردوان کے ۱۶۴ طالب العلم
تعلیم پاتے رہے جنمین سے (۵۲) مقیم دار المقامہ ہین -
بورڈنگ ٹاؤن ۴۰

قبل اسکے کہ ہم اپنی اس **کیفیت** مین نمائش کا باب لکھنا شروع کرین اس موقع کو
غنیمت سمجھکر اپنی تعلیم گاہ کے متعلق چند اُن امور کے مختصر مختصر طور پر ذکر کرنے کی اجازت چاہتے
ہین جنسے آگاہ رہنا مناسب ہے -

سلسلہ نظامیہ

مدرسہ احمدیہ مین اس سال بھی قدیم سلسلہ نظامیہ کے مطابق تعلیم دینے کا صیغہ جاری رہا

حفظ قرآن مجید

ایک درجہ اس مدرسہ کے متعلق کلام اللہ شریف کے حفظ کرنیکا اس سال بھی حسب معمول کھلا رہا۔

دار المقامہ

بورڈنگ ہاؤس ۱۲

مدرسہ کے طالب العلمون کے لئے دار المقامہ (بورڈنگ ہاؤس) بھی کھلا ہوا ہے جہان طالب العلمونکے رہنے سہنے کھانے پینے اور ہر طرحکی قیام کی ضرورتون اور اُنکی نگرانی اور راحت رسانی اور تربیت کا انتظام و اہتمام ہے۔ دور دور کے ننھے ننھے پانچ برس کی عمر تک کے بچے اسمین داخل ہین اور ایسے سکھ سے رہتے ہین کہ ماں باپ اور اُنکے لاڈ پیار کی یاد اُنکے دل کو اُداس اور محزون بنانے کو کبھی آنے نہین پاتی اور وہ اپنے کو کسی بیگانہ جگہہ مین نہین سمجھتے۔ یہان تک کہ تعطیل کے زمانہ مین جب بچونکے اولیا اُنکے لیجانے کو آتے ہین تو بعض بچے رونے اور بچھڑنے سے ایکا ایسا کہرام مچاتے ہین جیسے اُن پر نہایت ظلم ہو رہا ہو اور کوئی اُنکو اُنکی مان کی گود سے چھینے لئے جاتا ہو۔ وہ سمان دیکھنے کے قابل ہوتا ہے جبکہ بچے ایکدوسرےکو ڈبڈبائی ہوئی آنکھونسے رخصت ہوتا ہوا دیکھتے ہین۔ خدا اُنکی زندگی اور اُنکی آپس کی اُنس و محبت مین برکت دے۔

ہر شخص اپنے بچونکو مدرسہ احمدیہ کا طالب العلم بناکر حسب ضابطہ دار المقامہ مین داخل کر سکتا ہے۔

تعلیم اور شئے ہے جو مدرسہ کے متعلق ہے اور تربیت اور شئے ہے وہ جسقدر دار المقامہ کے ذریعہ ممکن ہے کسی دوسرے ذریعہ سے ناممکن ہے۔ اصل چیز تہذیب نفس ہے جو تعلیم سے مقصود ہے اور وہ بغیر تربیت کے حاصل نہین ہوتی جو علاوہ اور دقتونکے فرصت کے وقتونمین لائق اتالیق اور دار المقامہ کے مہذب مقیمونکی صحبت سے بتدریج مخفی طور پر بچونکو حاصل ہوتی ہے جس سے بچونکے اخلاق۔ عادات۔ اطوار۔ دل۔ زبان۔ ظاہر۔ باطن سب ٹھیک ہو جایا کرتے ہین۔ بچے روشن خیال۔ زندہ دل۔ بلند حوصلہ۔ عالی ہمت۔ باوفا۔ شایستہ ہو جاتے ہین۔

مگر اس مقصود کو کامل درجہ مین حاصل کرنے کے لئے اتالیق صاحب کو اپنے فن مین کامل ہونیکی سخت ضرورت ہے جسکی مدرسہ احمدیہ کو بڑی تلاش ہے۔

جو حضرات مسلمانونکے بچونکو اپنے فیض سے مستفیض فرمانے کی قابلیت رکھتے ہون وہ

محض براہ ہمدردی اپنی عمر گرانمایہ کو امت مرحومہ کی اصلاح پر سے تصدق کرنے کے لئے آمادہ
و مستعد ہو کر مدرسہ احمدیہ کا اتالیق بنجا نا قبول فرمائین اور اللہ سے اجر کے امیدوار رہین۔

افسوس ہے ہماری حالت پر کہ نہ ہمین کوئی آنریری اتالیق ملتا ہے نہ ہم تنخواہ دار اتالیق
کے لئے تنخواہ کا بندوبست کرتے ہین۔ صاحبو پھر ہم کیونکر اپنے بچونکو تربیت دیسکتے ہین اور کیونکر
انسان بنا سکتے ہین جبکہ ہمارے بچونکا انسان بننا صرف تربیت پر موقوف ہے اور ہم اُسکا
بندوبست نہین کرتے۔

مکان مدرسہ

اس سرخی کے نیچے کہنے کو تو بہت ہے۔ مگر کیا کہون۔ مدرسہ کا خاص ایک قطعہ مکان ہے۔
اور میرے ذاتی چند قطعہ مکانات مصروف ہین۔ مگر ان قطعات کے ہونے سے مدرسہ کو کسقدر
فراغت حاصل ہوئی؛ اسکے جواب مین مجھے صاف لفظون مین کہنا چاہیئے کہ بالکل نہین سخت تنگی پر
رہتی ہے اسکی وجہ سے کاروبار مدرسہ مین جو جو خرابیان لاحق ہوتی ہین اُنکی فہرست آپ حضرات کے
سامنے پیش کرنا مشکل ہے۔ خود معاینہ فرمایئے۔ بخوبی معلوم ہو رہے گا۔ جو نقشہ مدرسہ اور بورڈنگ
ہاوس کی تعمیر کے لئے تیار کیا ہے وہ ابھی تک صرف کاغذ پر ہے۔ اُسکے عمل مین آنے کے لئے ہنوز
کوئی سامان نہین ہوا۔ اور جو کچھ ہوا وہ بالکل ناکافی۔ اتنا بھی نہین کہ صرف زمین خرید کر اوس نقشہ کے
مطابق چھوس کی جھوپڑیان بھی ڈالدی جائین یعنی ساڑھے چار ہزار۔ مگر صاحبو اب جلدی کرنا چاہیئے
اگر یہ نہو کہ دو ایک برس مین مدرسہ اور بورڈنگ ہاوس کی تمام عمارتین تیار ہو جائین تو اتنا ضرور بہت
جلد ہو جانا چاہیئے کہ زمین خرید کر تیاری عمارات مین ہاتھ لگا دیا جاوے اور کچھ ہو رہے۔ جون جون
روپیے مہیا ہوتے رہینگے عمارتین تمام ہوتی رہینگی۔ پس صاحبو مدرسہ پر مہربانی کرو اور جلد ایک
معتدبہ رقم تعمیر کے لئے مدرسہ کو دو۔

حفظ صحت

طلبہ کی خوش قسمتی سے یہ مدرسہ ایسے مقام مین واقع ہے جہاںکی آب و ہوا نہایت ہی

اچھی ہے۔ بیماران اطراف سے تبدیل آب وہوا کے لئے یہان آتے ہین واٹر ورک ئے سبب سے
یہان پانی نہایت عمدہ ملتا ہے۔ اور کھانے اور ناشتے کے ٹھیک عین وقت پر برابر ملا کرنے سے
ہضم نہایت صحیح ہوا کرتا ہے جس سے بورڈران عموماً خشاش بشاش توانا رہا کرتے ہین یہ بات
اکثر تجربہ مین آئی ہے کہ لڑکے مدرسہ سے توانا اپنے گھر گئے ہین اور مکان سے دبلے آئے ہین عجیب بات ہے

طبیب

تین طبیب جناب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب و جناب مولوی حافظ عبد القادر صاحب
ٹھوی و جناب حکیم میر حسن علی صاحب تو مدرسہ ہی مین تشریف رکھتے ہین۔ علاوہ اونکے حکیم مولوی
ظہیر الحق صاحب قیس کی عنایت طلبہ کے حال پر مبذول رہتی ہے۔ اور جناب منشی ظہور الحسن
صاحب مرحوم کا مشہور عطار خانہ جو مدرسہ سے بالکل ملا ہوا ہے اوسکے طبیب اور دواؤن سے
بھی طلبہ بہرہ مند ہوسکتے ہین۔

تمرین الصبیان (جمناسٹک)

بورڈرونکے حفظ صحت و تندرستی و تفریح طبع کی ضرورت سے جسمانی ورزش کیلئے جمناسٹک
کچھ آلات بھی مہیا ہین بورڈران فراغت کے وقت اوس سے نشاط حاصل کرسکتے ہین مگر کیا نشاط
حاصل کرینگے اور کیا اونکی تندرستی کو فائدہ پہونچے گا جبکہ صرف ایک لکڑی کا ٹٹو اور دو پرلل بار
گاڑ دئے گئے ہین اور جگہہ کی تنگی سے اس سے زیادہ نہین ہوسکتا۔ ہان ضلع اسکول کی بدولت
چند لڑکے جمناسٹک سیکھتے اور اوس سے فائدہ حاصل کرتے ہین۔ مہربان ہڈ ماسٹر نے وہان کے
آلات جمناسٹک کے استعمال کی آپ کے مدرسہ کی طلبہ کو اجازت دے دی ہے۔ ہم ہڈ ماسٹر
ضلع اسکول کا شکر کرتے ہین۔

نمبر شمار	نام	سکونت	عہدہ	تنخواہ	نمبر شمار	نام	سکونت	عہدہ	تنخواہ
۴۳	نذرالرحمن	آرہ	دفتری	[illegible]	۴۶	خاکروب	آرہ	[illegible]	[illegible]
۴۴	سمر جنیا	″	دائی	[illegible]			″	کوچبان	[illegible]
۴۵	امرت	″	ملازم	[illegible]		۰	۰	۰	۰

مرکب

مدرسہ کے متعلق اسکے قدیم محسن و سرپرست جناب مولوی محمد عبدالغفار صاحب تنسر مہدوی کی پالکی گاڑی و گھوڑا مدرسہ اور جلسہ کے مہمان وغیرہ کے لئے راحت رسان ہے جناب مولانا کا مدرسہ پر یہ احسان ہے اسکے لئے مدرسہ شکریہ کرتا ہے۔

آرہ مینوسپلٹی کی امداد

آرہ مینوسپلٹی کی جو عنایتیں ہمارے مدرسہ پر ہمیشہ رہتی ہیں اُسکی شکرگذاری ہمپر واجب ہے مکان کی تنگی سے ہمکو ہر ایک بات مین چپقلش اور تکلیف رہتی ہے مدرسہ مین صرف ایک غسل خانہ ہے جو کسیطرح ہمارے اتنے سارے اور ایسی بڑی تعداد کے طالب العلمون کے لئے کفایت نہین کرتا۔ مدرسہ کی مسجد کے دکھن طرف ایک کوآ ہے جو مینوسپلٹی کی زمین مین واقع ہے اُسکے بغل مین ۸۰ مربع فیٹ کی ایک زمین غسل خانہ بنانے کی غرض سے مینوسپلٹی نے مدرسہ کو عنایت کیا۔ ایک اور امداد مینوسپلٹی سے اس سال ہمارے مدرسہ کو یہ پہنچی ہے کہ مدرسہ سے بڑی نالی تک جو مینوسپلٹی نے پہلے بنوائی تھی (۲۶۲) فیٹ لانبی ایک پختہ نالی بنوادی ہے جس سے مدرسہ کا پانی اب نہایت صفائی سے نکل جاتا ہے۔

محمڈن ٹریڈنگ کمپنی بانکی پور کی امداد

ہر شخص اُس بڑی قیمتی اور ایک مستقل امداد کو خوشی سے سنے گا جو ہمارے مدرسہ کو محمڈن ٹریڈنگ کمپنی بانکی پور سے ملی ہے۔ محمڈن ٹریڈنگ کمپنی بانکی پور نے بڑی فیاضی سے یہ بات قرار دی ہے

کہ اُسکو جو آمدنی منافع سے حاصل ہوگی اُسمین سے فی روپیہ ایک پائی جو درج ہے اس مدرسہ کو ہمیشہ دیتی رہیگی - اور اسطرح اُسنے مدرسہ کو اپنے جو سولھوین حصہ کا شریک بنا لیا ہے - بلا شبہ اس فیاضی سے کمپنی نے ہمارے مدرسہ کو ایک ایسی امداد پہونچائی ہے جسکے مثل مدرسہ کو آج تک کوئی امداد نہین ملی ہے - اسنے ہمارے مدرسہ کی ایک جایداد بنا دی ہے جو برابر اس نسبت سے ترقی کرتی رہیگی جس نسبت سے یہ کمپنی ترقی کرتی جائیگی - اور یہ ترقی پذیر جایداد اُسوقت تک زندہ رہیگی جبتک کہ محمڈن ٹریڈنگ کمپنی زندہ ہے - خدا اُسکو ہمیشہ زندہ رکھے اور اُسکو ترقی دے - ہمکو اس قیمتی امداد کے لئے محمڈن ٹریڈنگ کمپنی کا اور خصوصاً مولوی محی الدین صاحب کا جو اس کمپنی کے منیجر ہین اور جنکی توجہ کا یہ قیمتی امداد نتیجہ ہے بڑی احسانمندی سے شکر کرنا واجب ہے ایسے لوگ جو مدرسہ کو ایک ایسے طریقہ سے امداد پہنچانے سے خوش ہین کہ اُنکو کچھ خرچ کرنا نہ پڑے وہ اس طریقہ سے اپنی خوشی بہت خوبی سے پوری کر سکتے ہین کہ محمڈن ٹریڈنگ کمپنی سے سلسلہ خریدین اور اُسکا نفع حاصل کرین - اس سے خود اُنکو تجارت کا نفع حاصل ہوگا اور اُنکی اسطرح اُس کمپنی کی شرکت کرنے سے جو ترقی اُسکے سرمایہ اور منافع مین ہوگی اُس سے مدرسہ کا نفع بڑھ جائیگا - ہمکو امید ہے کہ ہر شخص اس طریقہ سے مدرسہ کو نفع پہونچانے کو آمادہ ہوگا جسمین اُسکا کچھ نہ جائے اور اُسی کو ملے - ہمکو اپنے تمام دوستون سے جو مدرسہ سے دلچسپی رکھتے ہین امید ہے کہ محمڈن ٹریڈنگ کمپنی کے سرمایہ بڑھانے اور شریکون اور حصہ دارون کے قائم کرنے مین کوشش کرینگے کہ محمڈن ٹریڈنگ کمپنی کی ترقی عین مدرسہ کی جایداد اور آمدنی کی ترقی ہے -

نمائش

نمائش جماعت اول

اس سال بھی اس جماعت مین مختلف وقتون مین لڑکے داخل ہوتے رہے - جنکی تعداد مندرج رجسٹر (۵۸) ہے - انمین سے (۵۰) امتحان مین شریک ہوئے اور ۳۶ کامیاب ہوئے - یہ کامیاب بچے اجلاس کے ملاحظہ کے لئے موجود ہین - انکا مبلغ علم "تسہیل التعلیم" جو عربی اور اردو کو حروف ہجا کا ایک نیا رسالہ ہے اور کلام اللہ شریف - اُردو کا قاعدہ - اُردو کی پہلی کتاب اور اُردو

سالہ کی سیر ہیں ۱۲

کی دوسری کتاب ہر سہ مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ طریق النجاۃ جلد اول۔ فارسی کی پہلی کتاب
اور کریما" مین مع ۵ و ۶ وسے ہے۔ ان کتابون سے کریما اور فارسی کی پہلی کتاب اور اردو کی دوسری کتاب
نصاب معینہ مین نہین ہے۔ مگر ناظم مدرسہ اور مدرسین کے سعی و کوشش کا ہمکو شکر گذار ہونا
چاہیے جسکی بدولت اس سال ان بچون سے جنھون نے نصاب معینہ کے علاوہ ان کتابون پر
بھی قدرت حاصل کر لی۔ اسیطرح اس سال انکی کوشش نے لکھنے مین بھی زیادہ کامیابی ہوئی ہے
نصاب معینہ کے مطابق اس جماعت کے طالب العلمونکو اسم نویسی پر قادر ہونا چاہیے تھا۔ اس
سال اس جماعت کے لڑکے بفضلہ تعالی اردو عبارتین جو انھین بتائی جائین لکھنے پر قادر ہین۔

حضرت صدر نے ملاحظہ کے لئے ان بچونکو اجلاس مین پیش کرنے کے لئے فرمایا۔ ناظم صاحب نے
اول مسلم کو پیش کیا جسکی عمر ۵ برس کی ہے۔ ناظم صاحب نے اس بچے کو اپنی گود مین اٹھا لیا
جناب صدر نے اپنے ہاتھ سے قرآن کھولا اور ایک مقام سے پڑھنے کو فرمایا۔ اس بچہ نے نہایت
خوبی اور صفائی کیساتھ جیسا اپنی طاقت بھر تمام حروف کو اپنے مخارج سے ادا کرکے پڑھدیا
جس سے تمام لوگونکو تعجب ہوا اور نہایت مسرور ہوے۔ بارک اللہ کی ایک صدا بلند ہوئی
اور بچہ حضرت صدر اور اپنے تمام دیگر بزرگونکی دعائین لیتا ہوا ناظم صاحب کیساتھ انکی انگلی
پکڑے ہوے چلا اور اپنی جگہہ پر بیٹھ رہا۔ جسکا دیکھنا بھاتا تھا۔

پھر احمد حسین نامی طالب العلم جسکی عمر ۷ برس کی ہے پیش کیا گیا۔ چند قاعدہ قرآن شریف
اور اردو کے متعلق پوچھے گئے اور اسنے نہایت خوبی کیساتھ ان سب کا جواب دیا جس سے
لوگ نہایت محظوظ ہوے۔ منشی مصاحب حسین صاحب اڈیٹر اخبار دار السلطنتہ کلکتہ کوئی
کاغذ (جو انکے سامنے پڑا تھا) اٹھا کر اس بچے کو پڑھنے کو دیا۔ اسنے نہایت صفائی کیساتھ
پڑھکر سنا دیا۔ جس پر لوگونکو تعجب ہوا۔ دعا کیساتھ صدر انجمن صاحب نے اس بچے کو اپنی جگہہ پہ
جا بیٹھنے کی اجازت دی اور عبد الخالق نامی طالب العلم جسکی عمر ۶ برس کی ہے پیش کیا گیا۔
جابجا سے قرآن شریف اور اردو کی عبارتین پڑھنے کو دی گئین۔ اسنے سبکو نہایت خوبی
و روانی کیساتھ پڑھکر سنا دیا اور اپنے بزرگونکی دعا لیتا ہوا اپنی جگہہ پر جا بیٹھا۔ اور عبد الحفیظ
جو ۷ برس کا بچہ ہے پیش کیا گیا۔ اس سے بھی جابجا سے کلام مجید اور اردو کی عبارتین پڑھوائی

گئین اور لوگ اسکے تمام مقامات کو خوبی کے ساتھ پڑھ دینے سے محظوظ ہوئے - اسنے کلام مجید کی چند آیتین زبانی بھی سُنائین اور دعائین لیتا ہوا اپنی جگہہ پر جا بیٹھا -

عزیزالحق نامی ایک ہشت سالا بچہ آیا اور اپنی طاقت بھر قاریون کی طرح ایک رکوع کلام مجید کا زبانی تلاوت کر کے سُنایا - بعض صاحبون نے جو اس بچہ سے واقف تھے کچھ اشعار سُننے کی خواہش ظاہر کی - صدر انجمن صاحب نے اجازت دی اور اسنے چند رباعیان سُنائین جنکے ہر لفظ کی مفہوم اپنی آنکھونکی گردش اور چتون اور پیشانی کے شکن اور بشرہ کے تغیر اور ہاتھونکے اشارے اور دیگر اعضا کی حرکت سے اس صفائی و خوبی کیساتھ ادا کرتا جاتا تھا کہ لوگونکو اُسکا اسطرح پر مفاہیم کا نقشہ کھڑا کر دینا ایک نہایت دلچسپ تماشہ معلوم ہوتا تھا - ہنستے ہوئے باآواز بلند دعائین دیتے تھے اور بعض رباعی کے بار دگر پڑھنے کی فرمایش کرتے تھے اور وہ عزیز اُسکی تعمیل کر کے اپنے خوش طبع بزرگونکو کہ اسوقت سب ہی خوش طبع ہو گئے تھے ہنساتا تھا - بہت ساری دعائین لیتا ہوا اپنے دوستون مین جا بیٹھا -

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ وقت کم ہے - جماعت سال اول کی جسقدر نمایش ہو چکی وہ اس جماعت کی حالت کا اندازہ کرنے کو بہت کافی ہے - جن صاحب کو اس جماعت کی اس سال کی تعلیمی حالت پر اپنی راے ظاہر کرنا ہو وہ اُٹھکر ظاہر فرمائین - چنانچہ مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری اُٹھے اور اپنی دردناک آواز مین جو نہایت موثر ہوتی ہے جوش کیساتھ وعظ کے طور پر ایک تقریر فرمائی جسکے ذیل مین اس تعلیم کے نتائج کو جو اسقدر قلیل مدت مین ایسے ننھے ننھے بچونسے ظاہر ہوئے نہایت حیرت انگیز بتایا اور اپنی تشفی ظاہر کی -

مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس اول مدرسہ دارالعلوم کانپور اُٹھے اور اپنے عنوان سے واعظانہ طور پر مولوی عبدالماجد صاحب کی تائید کی - اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت رہا تاکہ کوئی صاحب اگر جماعت سال اول کی اس سال کی تعلیم کے نتیجہ کے تشفی بخش ہونے مین کچھ عذر رکھتے ہون تو اپنے عذر کو پیش کرین - مگر کسی صاحب نے کوئی عذر پیش نہین کیا جس سے سمجھا گیا کہ سب کو پوری تشفی ہے - فللہ الحمد - اور پھر صدر انجمن صاحب نے جماعت سال دوم کی پیش کرنے کی اجازت دی -

نمایش جماعت سال دوم

حسب دستور اس جماعت مین بھی لڑکے مختلف وقتون مین داخل ہوتے رہے اور اس کہنے سے میرا مقصود ناظم صاحب اور حضرات مدرسین کی غیر معمولی حسن سعی کا ظاہر کرنا ہوتا ہے جو وہ لوگ اُن لڑکون کو بھی سالانہ امتحان مین کامیاب کرانے کے لئے کرتے ہین جو شروع سال سے دیر کے بعد مدرسہ مین داخل ہوتے ہین اور خدا کی مدد سے اُنکی سعی مشکور ہوتی ہے۔ جبکہ پورے سال بھر سبقونکی پوری تعداد جو قرار دی گئی ہے پڑھنے پر بھی وہ کامیابی حاصل کرنا جو مدرسہ احمدیہ کے لڑکے حاصل کرتے ہین ہمکو کچھ کم حیرت مین نہین ڈالتا تو ایسے لڑکونکی کامیابی جنھون نے پورا سال مدرسہ مین نہین گذارا اور اُنکو سبقونکی پوری تعداد پڑھنے کا موقع نہین ملا بیشک زیادہ تر حیرت کے قابل ہے اسکے لئے ناظم صاحب اور حضرات مدرسین کا ہم جسقدر شکر کرین بجا ہے۔

صاحبو ہمارے مدرسہ کی حالت دنیا کے تمام دیگر تعلیم گاہون سے مختلف ہے جسقدر سخت محنت ہمارے یہان طالب العلمون سے لی جاتی ہے ویسی دنیا کی کسی تعلیم گاہ مین نہین لیجاتی گو کارکنان مدرسہ اس سختی کو اپنی عجیب تدبیر وں سے طالب العلمونکی نظر مین آسان اور دلچسپ بنا دیتے ہون جیسی وقت کی چپقلش ہمارے یہان ہے ویسی کہین نہین۔ ہمارے یہان وقت کا پیمانہ اسقدر ٹھنسا ہوا ہے کہ اُسکے کسی سکنڈ کے بھی خالی کرنیکی گنجایش نظر نہین آتی۔ کسی دوسری تعلیم گاہ مین کسی اتفاقی وجہ سے مثلاً گرمی یا بارش کی شدت کسیکی موت یا بیماریونکی کثرت یا اور کسی وجہ سے تعطیل کر دینا آسان ہوتا ہے مگر ہمارے یہان اسکی گنجایش ہی نہین۔ کبھی آفتاب کی حدت تحمل سے باہر ہو جاتی ہے اور ناظم صاحب سے پورے دن یا نصف دن کے بند کرنیکی فہمایش کیجاتی ہے تو وہ فی الفور جواب دیتے ہین کہ تب مین اُس کمی کے پورا کرنیکا ذمہ دار نہین ہو سکتا جو اسطرح پر تعلیم مین واقع ہوگی۔ جب کہا جاتا ہے کہ کم سے کم رات کی پڑھائی کو آج ضرور موقوف ہونا چاہیئے۔ تو وہ اسکو کسیطرح منظور کرتے ہین۔ مگر فوراً بچونکو باغون اور میدانون مین لیجانے کا اہتمام کرتے ہین۔ اساتذہ اُنکے ساتھ ہوتے ہین اور کھیلتے ہوے اور باتون مین اُنسے پڑھائی کا کام کسی قدر مبادل سے زیادہ ہی لے لیتے ہین۔ غرض ہمارے یہان وقت کا ہر ہر سکنڈ بنا ہوا ہے

مگر صاحبو یہ کچھ خوشی کی بات نہین ہے۔ جبتک کہ ہم فراغت کے ساتھ کام کرنے کا وقت نہ دینگے
اعلی درجہ کی گہری تعلیم کی امید نہین کر سکتے۔ اسیلئے بعض حضرات ہمارے نصاب جدید کے جو
ابھی زیر تجربہ ہے ناکامیاب ہونے پر ایک طرح کا یقین رکھتے ہین۔ گو ہم اُنکے خیال سے بدین
وجہ اتفاق نکرین کہ وہ وقت مین گنجایش و فراغت کرنیکی صرف یہی ایک صورت خیال کرتے ہین
کہ وقت کو بڑھایا جاے اور اس صورت کو فراموش کر جاتے ہین کہ وقت مین بغیر طوالت دیے ہوئے
بھی اسطرح گنجایش و فراغت پیدا کیجا سکتی ہے کہ کام کو سلجھا کر اور فضولی کو دور کر کے مختصر کر دیا
جاے۔ ~~یا قیود کو آزادی سے تبادل کر دیا جاے~~۔ لیکن صاحبو اگر ہم کام کو سلجھا کر اور حشو و زوائد
سے منزہ کر کے ترتیب نہ دینگے اور وقت کو کم ہی رکھینگے تو بیشک اُنکا خیال صحیح ثابت ہو جائیگا
اور یقیناً ہم اپنے مقصود مین جو ایک اعلی درجہ کی گہری تعلیم دینا ہے ناکامیاب رہینگے۔ مگر صاحبو
مین باربار کہتا ہون کہ تعلیم کے ایسے بڑے لانبے سلسلے کو سلجھانا اور اُسکے تمام مدارج کو
حشو و زوائد سے منزہ کر کے خالص طور پر مہذب کرنا کسی ایک تنہا شخص کا کام نہین ہے۔ اس
نہایت بڑے کام کے لئے ضرور ہے کہ لائق اور ہوشیار لوگونکی ایک جماعت جو فن تعلیم سے
آگاہی رکھتی ہو تحقیقات اور غور و خوض کرنے مین کافی وقت صرف کرے۔ اور پھر اسکے تعمیل کیلئے
جو جو اسباب درکار ہون مہیا کئے جائین۔ اسیلئے مین ہر بار ایک ایسی جماعت کی ضرورت پیش
کرتا ہون جو نصاب جدید کے کامیاب کرنیکی راہین نکالے۔

جماعت سال اول کو آپ ملاحظہ فرما چکے اب جماعت سال دوم کا معاینہ کرنا ہے۔
اس جماعت کے طالب العلم کی تعداد ۲۳ مندرج رجسٹر رہی۔ انمین سے (۲۳) امتحان مین
شریک ہوے اور ۲۷ نے کامیابی حاصل کی جو اجلاس کے ملاحظہ کے لئے یہان حاضر ہین۔
اس جماعت کی جو حالت سنین ماضیہ مین رہتی تھی اُسکے اعتبار سے اس سال بفضلہ تعالے
بہت اچھی رہی۔ اس جماعت مین اس سال مندرجہ ذیل کتابین پڑھائی گئین:- قواعد اُردو
حصہ اول۔ فارسی کی پہلی کتاب مرتبہ مدرسہ احمدیہ۔ فارسی کی پہلی کتاب اور فارسی کی دوسری
کتاب اور فارسی کی تیسری کتاب مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور۔ گلستان باب ہشتم بوستان
باب دوم۔

ان کتابون مین سے فارسی کی تیسری کتاب اور قواعد اردو زا مد پڑھائی گئین جو نصاب معینہ مین نہین
ہین - اس جماعت کے لڑکے فارسی مین باتین کر لیتے ہین . خط پڑھ لیتے ہین - اگر بالفرض لکھے گئے ہون
اردو عبارتونکی فارسی بنا لینے اور فارسی مین خط لکھ لینے پر قادر ہین . حرف ان لڑکونکا عموماً اچھا ہے -

صدر انجمن صاحب نے فرمایا کہ اس جماعت کے لڑکے اجلاس مین پیش کئے جائین چنانچہ
جماعت سال دوم کی صف قائم کی گئی - اُنہین سے علماے حضار جلسہ مین سے جسنے جس لڑکے کو
پیشی کے لئے منتخب کیا ناظم صاحب نے اُسے باری باری پیش کیا - اور مولوی عبدالصمد صاحب
مدرس اول مدرسہ محمدیہ دانا پور نے اُنھین گودمین اُٹھا اُٹھا کر بوجہ اُنکی صغیر سنی اور ننھے سے قد
ہونے کے کرسی پر کھڑا کر دیا اور اُنکو اپنے بازو مین لئے ہوے سہارا دیتے رہے صدر انجمن صاحب
نے مولوی عبدالصمد صاحب کو اس جماعت کا امتحان کرنے کے لئے متعین کیا اور حضار جلسہ
مین سے اور صاحب بھی جو چاہتے تھے سوال دیتے تھے -

فارسی کے اشعار پڑھوائے گئے - اُنکے ترجمے کرائے گئے - اُنکی ترکیبین لرائی گئین - مختلف
طرح کے صیغے اور صرف و نحو کے قواعد پوچھے گئے - فارسی سے اردو اور اردو سے فارسی مین عبارتونکے
ترجمے زبانی کرائے گئے اور بورڈ پر کھلی سے لکھوائے گئے - اور ہر لڑکے کے تمام سوالات کے
جو اُس سے کئے گئے نہایت برجستگی اور صفائی اور اطمنان سے ٹھیک ٹھیک جواب دیدیئے
اور جو لکھنے کے متعلق تھے اُنکے عمدگی سے لکھدینے سے لوگونکو نہایت تعجب ہوا اور بہتون نے
زور زور سے خوب خوب داد دی -

ان لڑکونکی پیشی کے بعد جناب صدر انجمن صاحب نے ایما فرمایا کہ اس جماعت کی اس سال
جو حالت رہی اُسپر راے قائم کرنیکے لئے کافی طور پر معاینہ کر لیا گیا - اب جن صاحبونکو اسکے
متعلق کوئی راے ظاہر کرنا ہو وہ اُٹھین اور اپنی راے ظاہر کرین - چنانچہ مولوی انور حسین صاحب
مدرس مدرسہ پچھانا ضلع پٹنہ اپنی جگہہ سے اُٹھے اور ایک تقریر کی جسمین اُس حالت پر جسکو اُنھون
نے معاینہ کیا اپنی بڑی مسرت ظاہر کی اور اُسکو ہر طرح پر نہایت تشفی بخش بتایا - پھر مولوی
عبدالغفور صاحب مدرس مدرسہ اصلاح المسلمین پٹنہ اپنی جگہہ سے اُٹھے اور مولوی انور حسین صاحب
کی تائید مین ایک تقریر کی - اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت رہا کہ کوئی صاحب اگر کچھ عذر

رکھتے ہین تو اُسکو سُنا جاے مگر کسی نے کوئی عذر پیش نہ کیا جس سی سمجھا گیا کہ سب کو پوری تشفی ہے - فللہ الحمد پھر صدر انجمن صاحب نے جماعت سال سوم کی پیشی کی اجازت دی -

جماعت سال سوم

مہتمم نے اُسکو بیان کیا کہ پچھلے سال اس جماعت مین مختلف وقتو نمین جو لڑکے داخل ہوئے اُنکی تعداد مندرجہ رجسٹر ۴۲ ہے - انمین سے ۲۸ سالانہ امتحان مین شریک ہوے اور ۲۸ کامیاب ہوئے جو اجلاس کے ملاحظہ کے لئے یہان موجود ہین -

اس سال اس جماعت مین مندرجہ ذیل کتابین پڑھائی گئین - تلقین التصریف - تہذیب التصریف فصول اکبری - ارشاد الطلاب - شرح مائۃ عامل - ترجمہ قرآن مجید اول پارہ با ترکیب - درایت الادب حصہ دوم تربیت الطلاب - ارشاد الطلب -

ہرچند کہ اس سال اس جماعت مین ہدایت النحو تا تنازع فعلین اور منطق - اور بلوغ المرام کی عبادات جو نصاب معینہ مین اس درجہ کے لئے رکھی گئی تھی نہ پڑھائی گئی - مگر من حیث استعداد کے اس سال یہ جماعت تمام گذشتہ سالون سے بہتر رہی - اسی جماعت مین بچون نے عربی بولنا شروع کر دیا - چھوٹے چھوٹے اردو و فارسی جملونکی عربی اور عربی و اردو کی فارسی بنا لیتے ہین -

صدر انجمن صاحب نے اس جماعت کے لڑکونکو پیش کرنیکے لئے فرمایا اور اُنکی صف قائم ہوئی علماے حضار جلسہ مین سے جسنے جس لڑکے کو چاہا منتخب کیا اور ناظم صاحب نے اُسکو اجلاس مین پیش کیا - مولوی عبد الصمد صاحب مدرس اول مدرسہ احمدیہ دانا پور اور مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ اور جو صاحب چاہتے تھے سوالات کرتے تھے - عربی صیغے اور عربی صرف و نحو کے مسائل پوچھے گئے - عربی جملونکے ترجمے اور ترکیبین کرائی گئین - بچونسے بزبان عربی باتین کی گئین اردو جملونکی عربی بنوائی گئی - عربی اشعار پڑھوائے گئے اور اُنکے بامحاورہ ترجمے کرائے گئے - قرآن مجید کی آیتین تلاوت کرائی گئین - اور اُنکے مطالب بطور وعظ کے بیان کرائے گئے ایسے بڑے مجمع مین ان ننھے ننھے بچونکے تمام سوالات کے نہایت صفائی و بے رعبی اور اطمینان و متانت کیساتھ جواب دینے اور گفتگو اور تقریرین کرنے

لوگون نے تعجب کیا اور نہایت محظوظ ہوے۔

جبکہ نمایش جاری تھی اور ایک بچے کو جانچکر فرصت دی گئی اُسوقت مہتمم نے دیکھا کہ وہ بچہ بعوض اسکے کہ اپنی کامیابی سے مسرور جاتا افسردہ خاطر جارہا ہے۔ مہتمم نے سمجھا اور اُٹھکر یہ بات کہی کہ اتنی جانچ سے جو جلسہ کے مقاصد کے لحاظ سے کیجاتی ہے گو جلسہ کے مقاصد پورے ہوجاتے ہین مگر ہمارے بچو نکا حوصلہ نہین نکلتا چونکہ وہ اس سے زیادہ کے لئے تیار رہتے ہین اسلئے سمجھتے ہین کہ ہمین ہلکے معیار کا لڑکا سمجھا گیا۔ اور اس سے وہ شکستہ خاطر ہوتے ہین۔ اُنکا دل بڑھانے اور اُنکا حوصلہ پورا کرنے کو مناسب نہو تو جلسہ کی ضرور تو نکے لائق جانچ لینے کے بعد اُنکے اُستادو نکو جو اُنکے حوصلو نکو پوری طرح جانتے ہین کچھ سوالات کرنیکا موقع دیا جاے جسمین اُنکو اپنا پورا زور دیکھا کر خوش ہونے کا موقع ملے۔ اُنکے اُستاد نے کہا کہ اس موقع پر میرے سوال کرنے سے وہ خوش نہونگے۔ اُنکی خواہش بیرونی علما کے سوالات کا جواب دینا ہے۔ اسلئے اُنھین سے اُنکا حوصلہ پورا کرانا مناسب ہوگا۔ چنانچہ اُنھین حضرات نے جو سوالات کر رہے تھے مہربانی سے مہتمم کی استدعا کی تعمیل کی۔ صدر انجمن صاحب نے اس جماعت کے اُسقدر ملاحظہ کو جو عمل مین آیا اسکے اس سال کی حالت کی نسبت راے قائم کرنیکو کافی بتایا۔ اور رائین ظاہر کرنیکی اجازت دی۔ مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی اپنی جگہہ سے اُٹھے اور ایک پرجوش تقریر کی جسمین اُنھون نے اس تعلیم کی حالت کو غایت درجہ کی تشفی بخش بتایا۔

پھر مولوی عبدالغفار صاحب رئیس چھپرہ اپنی جگہہ سے اُٹھے اور اپنے عنوان سے مولوی عبدالعزیز صاحب کی تائید کی۔ اسکے بعد تھوڑی دیر کے لئے سکوت رہا جس سے سمجھا گیا کہ سب کو پوری تشفی حاصل ہے۔ فللہ الحمد۔

پھر جناب صدر اپنی جگہہ سے اُٹھے اور مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

تقریر صدر انجمن مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من

بعد اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ محمدا عبدہ ورسولہ۔

اما بعد۔ حضرات! یہ خاکسار تین سال سے برابر جلسہ ہائے سالانہ مدرسہ احمدیہ مین شامل ہوتا ہے۔ ہر سال نتیجہ تعلیم عمدہ دیکھتا ہے۔ اس سال بھی خدا کے فضل سے ان جماعتوں کی تعلیم کا جنکی نمائش ہوچکی ہے۔ نتیجہ عمدہ و تسلی بخش ہے۔

حضرات! علما رنے جو خاکسار سے پہلے تقریرین کی ہین۔ انپر ریویو کرنا میرا منصبی فرض ہے لہذا بلحاظ وقت اختصار کے ساتھ کچھ گذارش کیا جاتا ہے۔ کہ ازانجملہ بعض حضرات نے اپنی تقریر کے ضمن مین فرمایا ہے۔ کہ علوم دین صرف دو ہین۔ قرآن اور حدیث۔ اس سے ان حضرات کی مراد یہ نہین ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ علوم جو داخل درس ہین جیسے فقہ عقائد وغیرہ وہ علوم داخل دین نہین ہین۔ بلکہ اس سے انکی مراد یہ ہے۔ کہ قرآن وحدیث اصل و متبوع ہین۔ اور باقی علوم فقہ وغیرہ قرآن وحدیث کے فروع اور اسکے تابع وخادم ہین۔ اور اس امر مین کسی اہل علم کا اختلاف نہین کہ اس معنے سے یہ کلام سراسر حق اور صحیح ہے۔ اور درحقیقت قرآن اور حدیث دینی علوم کا مخزن اور معدن ہین۔ اور جسقدر علوم (فقہ، تفسیر، عقائد، تصوف وغیرہ) اہل اسلام کے درس و تدریس مین ہین وہ اسی قرآن وحدیث سے ماخوذ و مستنبط ہین۔ انکے علاوہ جو علوم دینی علوم کے خادم ہین جیسے صرف ونحو ومعانی وبیان وغیرہ وہ بھی علوم دین سے ملحق وشامل ہین۔ یہی وجہ ہے کہ مدرسہ احمدیہ اور دیگر مدارس اسلامیہ مین ان علوم کی تعلیم ویسی ہی جاری ہے۔ جیسے کہ قرآن وحدیث کی۔

حضرات! فقہ وغیرہ علوم دینیہ کے علوم دینیہ مین داخل ہونے پر دلیل وہ حدیث ہے۔ جو آنحضرت صلعم سے مروی ہے العلم ثلثة وما سوی ذلك فهو فضل اية محكمة وسنة قائمة وفريضة عادلة۔ اوکما قال۔

اس حدیث مین آنحضرت نے یہ افادہ فرمایا ہے۔ کہ دینی علوم جنسے دینی احکام متعلق اعمال واعتقاد اخذ کئے جاتے ہین۔ تین ہین۔ اول آیت قرآن جو اپنے بیان مراد مین واضح الدلالۃ ہو۔ اور اسکا مطلب بغیر کسی اشتباہ کے معلوم ہو۔ یعنے وہ متشابہات سے نہ ہو جنکو بجز خدا تعالے کوئی نہین جانتا وما یعلم تاویلہ الا اللہ دوم حدیث صحیح جو آنحضرت صلعم سے

بسند قوی ثابت و قائم ہو اور اسکے معنے بھی صاف اور واضح طور پر معلوم ہون۔ سوم وہ احکام عملیہ جو قرآن و حدیث سے اجتہاد اور باریک استنباط سے اخذ کیئے گئے ہون۔ جو عمل مین قرآن و حدیث کی مانند اور انکے عدیل کہلاتے ہین ان تینون مین سے اول و دوم تو بعد صحت و ثبوت علم مراد کے بغیر کسی شرط کے واجب العمل ہین اور سوم اس شرط سے کہ وہ کسی اور آیت یا حدیث سے صاف اور صریح طور پر مخالف نہون۔ یہ شرط تمام مذاہب اسلامیہ مین مسلم ہے۔ اور قسم سوم کا کوئی حکم جو قرآن و حدیث کے مخالف ہو۔ واجب العمل بلکہ جائز العمل نہین ہے۔

اکابر مجتہدین نے کوئی ایسا حکم اپنی فہم و اجتہاد سے فرمایا۔ اور اسکے بعد اسکو یا انکے اتباع علما کو وہ حکم کسی نص کے مخالف معلوم ہوا تو انھون نے فوراً اس حکم پر عمل کرنا ترک کر دیا اور اسی نص قرآن یا حدیث کو جو اس حکم کے برخلاف معلوم ہوئی ہو واجب العمل سمجھا اور دستور العمل قرار دیا۔

میرے پاس اسقدر وقت نہین ہے۔ کہ مین ایسے احکام کے تمثیلات و نظائر بیان کرون اور اکابر مجتہدین کے اقوال و اعمال اسکی تصدیق مین پیش کرون۔

حضرات! کسی آیت یا حدیث کی مخالفت عمداً تو کوئی ادنیٰ دیندار مسلمان بھی نہین کرتا چہ جائیکہ اکابر مجتہدین اسلام و ائمہ اعلام یہ مخالفت جو بعض احادیث سے ہوئی ہے۔ تو اختلاف فہم اور اصول تحقیقات وغیرہ وجوہات سے ہوئی ہے۔ جو کسی کے اعتراض و طعن کا محل نہین بعض اوقات ایک حدیث کے معنے ایک مجتہد نے کچھہ سمجھا ہے۔ دوسرے نے کچھ اور۔ بعض اوقات ایک حدیث کو ایک مجتہد اپنے اصول و قواعد تصحیح و تحقیقات کے رو سے صحیح سمجھتا ہے۔ دوسرا ضعیف و علیٰ ہذا القیاس۔

اس اختلاف فہم و اصول تحقیقات کیوجہ سے بعض مجتہدین نے بعض احادیث کا خلاف کیا ہے۔ و نیز دوسرا مجتہد اس مجتہد کو ان احادیث کے ترک عمل کے سبب تارک و مخالف و منکر حدیث قرار نہین دیتا۔ جو لوگ اہل حدیث کہلاتے ہین اور وہ نماز مین رفع یدین کرتے ہین اور آمین جہر سے کہتے ہین۔ انکا یہ دعوی ہرگز نہین ہے۔ کہ حنفی یا شافعی وغیرہ مقلدین اہل حدیث نہین ہین۔ اور نہ یہ دعوی ہے۔ کہ (مثلاً) نماز مین رفع یدین نکرنے والے حنفی تارک حدیث ہین بلکہ اہل حدیث کہلانے سے انکا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ بلا وسیلہ مجتہدین و مذاہب خاص ظاہر

حدیث پرعمل کرتے ہین وہ بلا واسطہ اہل حدیث کہلاتے ہین ۔ جیسا کہ مقلدین مذاہب بواسطہ مذاہب مجتہدین حدیث پرعمل کرتے ہین اور اسوجہ سے وہ حنفی شافعی کہلاتے ہین ۔ اور احادیث رفعیدین اور جہر آمین پرعمل کرنے کی نسبت انکا یہ خیال ہے ۔ کہ انکے اور انکے اکابر مقتدا محدثون کی تحقیق مین یہ احادیث قوی و صحیح ہین ۔ اسلیئے واجب العمل ہین ۔ اور حنفیہ وغیرہ مقلدین ائمہ کی نسبت جو ان حدیث پرعمل نہین کرتے انکا یہ خیال ہے کہ اگر وہ اپنی تحقیق یا اپنے اکابر مذہب کی تحقیق مین احادیث عدم رفع و اخفار آمین کو صحیح و قوی سمجھتے ہین ۔ تو انکے لئے وہی احادیث واجب العمل ہین انکا یہ اعتقاد ہے ۔ کہ ایک اہل حدیث اگر وہ اپنی یا اپنے اکابر مذہب کی تحقیق کی رو سے حدیث رفعیدین کو صحیح سمجھکر اسپر عمل کرتا ہے ۔ تو اسکو اس عمل کا اتنا ہی اجر و ثواب ہے جتنا کہ ایک حنفی کو ترک رفعیدین پر اجر و ثواب ملیگا اگر وہ اپنی یا اپنے اکابر مذہب کے تحقیق کی وجہ سے حدیث عدم رفع کو صحیح و قوی سمجھتا ہے ۔

الحاصل ایسے اختلاف و تحقیق اور ایسے اختلافی مسائل کے سبب کوئی فریق دوسرے فریق کے نزدیک تارک عمل بالحدیث و مخالف حدیث نہین کہلاتا ۔ اور نہ کوئی کسی مذہب کے اکابر و اتباع کو ان مسائل فرعیہ اختلافیہ کے سبب برا کہہ سکتا ہے ۔ وہ سب آپس مین ایک ہین اور ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھتے ہین ۔

ہمارے شیخ و شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اور اُنکے شیخ مولانا محمد اسحاق صاحب علیہ الرحمہ نے اُس شخص کو جو ائمہ مجتہدین کو ان مسائل فرعیہ اختلافیہ کے سبب برا کہتا ہے ۔ اور طعن کرتا ہے ۔ بہت برا بتایا ہے ۔

خاکسار کہتا ہے ۔ کہ جو ائمہ کے اتباع علماء کو (جو تحقیقات کے رو سے بعض احادیث کا خلاف کرتے ہین) برا کہے وہ بھی سخت ملامت کے قابل ہے ۔ و از انجملہ بعض حضرات نے اس دفعہ جلسہ سالانہ کے مخالفت کا ذکر کیا ہے ۔ اور اسپر افسوس ظاہر کیا ہے یہ افسوس انکا بجا ہے اور بظاہر حق ان ہی کی جانب ہے ۔ مگر اگر غور سے دیکھا جاوے ۔ تو معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس جلسہ کے مخالفین بھی معذور ہین ۔ اور وہ غلطی فہم مین مبتلا ہین ۔ انکا یہ خیال ہے ۔ کہ مدرسہ احمدیہ آرہ خاص کر اہل حدیث کا مدرسہ ہے ۔ اور انکا مقصود اس مدرسہ کی اقامت و تعلیم سے یہ ہے کہ لوگونکو

مجتہدین سے بدظن کرکے انکی پیروی سے ہٹا یا جاوے۔ اور تقلید مذاہب کا سلسلہ اوٹھا دیا جاوے۔ (چنانچہ انھون نے اس مضمون کا اشتہار بھی جاری کیا ہے) اسمین انسے دو غلطیان ہوئی ہین۔ اول یہ کہ یہ مدرسہ صرف اہل حدیث کا مدرسہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اہل حدیث کا دلی مقصد اور اصلی مطلب تقلید مذاہب کو اُٹھانا اور لوگو نکو مجتہدین سے بدظن کرنا ہے۔

حضرات ان مخالفین کی یہ دو غلطیان رفع دفع ہون تو امید ہے کہ وہ مخالفت نکرین اور دلی جوش کیساتھ اس مدرسہ سے اتفاق کرین۔

انکی اول غلطی انکی ادنیٰ توجہ سے اور اگر وہ توجہ نکرین تو انکو توجہ دلانے سے رفع ہو سکتی ہے اولاً وہ غور سے یہ دیکھین۔ کہ اس مدرسہ کے معاون و مددگار کیسے کیسے مشہور حنفی علماء ہین جو ہمیشہ اسکے سالانہ جلسونمین شریک ہوتے ہین۔ اور اسکو روپیہ سے مدد دیتے ہین۔ اسی جلسہ کو دیکھ لیجئے کیسے کیسے نامی و مشہور علماء و مشائخ اس جلسہ مین اسوقت رونق افروز ہین۔

ثانیاً۔ یہ خیال فرمادین کہ اس مدرسہ کے مدرسین حنفی علماء کسقدر ہین۔

ثالثاً۔ یہ ملاحظہ کرین کہ اس مدرسہ مین جو کتابین فقہ و اصول ہدایہ۔ شرح وقایہ۔ توضیح تلویح۔ اصول شاشی وغیرہ پڑھائی جاتی ہین۔ یکس مذہب کی کتابین ہین۔

دوسری غلطی خاکسار کی اس تقریر سے رفع ہو سکتی ہے۔ جو ابھی ہو چکی ہے۔ جسمین صاف ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ اہل حدیث اور حنفی شافعی سب ایک ہین اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھتے ہین۔ اور اختلافی مسائل فرعیہ کے سبب کوئی فریق کسی پر بدظنی کرنے اور بُرا کہنے کو پسند نہین کرتا اور نہ اسکی کوئی وجہ ہے۔ اور مجتہدین اسلام سے بدظن ہونا اور انکو اور انکے محققین اتباع کو بُرا کہنا بہت بُرے لوگونکا کام ہے۔

یہ خیالات اہل حدیث کے اُن حضرات کو معلوم ہون۔ اور اہل حدیث قولاً و فعلاً انکو ان خیالات کی تصدیق کرادین۔ اور یقین دلادین تو امید ہے کہ اس مخالفت کا نام و نشان نرہے۔

ای خداوند تو مسلمانونکو اتفاق کیطرف توجہ دلا اور انکے غلط فہمو نکو اُٹھا۔

آمین آمین۔ ثم آمین۔

اسوقت کے اجلاس کا وقت پورا ہوگیا۔ باقی کارروائیان دوسرے وقت کے اجلاس
کے لئے اُٹھا رکھی گئین۔ اور پہلا اجلاس ختم ہوا۔ فللہ الحمد۔

دوسرا اجلاس

جو ۸ فروری کو دو بجے دن سے شروع ہوکر چار بجے ختم ہوا۔

ٹھیک دو بجے جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے مسند صدارت پر اجلاس فرمایا۔
اسوقت تک پہلی سی طرح مجلس جمی نہ تھی۔ بقیہ کارروائی کیفیت سن رواں کے شروع کرنے مین اور
صاحبونکے آجانے کا انتظار مناسب معلوم ہوا۔ اور اس اثنا مین بعض صاحبونکی فرمائش سے بدرالدجیٰ
طالب العلم جماعت سال پنجم کو اجلاس مین وعظ کے طور پر کچھ بیان کرنے کے لئے طلب کیا گیا
اور اُس عزیز نے سورۂ عصر تلاوت کرکے مثل ایک واعظ کے نہایت خوبی سے وعظ بیان کیا
جسکو لوگون نے نہایت پسند کیا اور اُسکے اطمینان اور بے روک اور مسلسل عنوان بیان
پر لوگونکو حیرت ہوئی۔

اسکے بعد مہتمم نے اُٹھکر یہ بات کہی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اکثر صاحبون پر اس جلسہ کے
مقاصد جامع اور مانع طور پر واضح نہین ہین۔ لہذا مناسب ہوگا کہ اُنکو صاف طور پر بیان کردیا
جاوے تاکہ شرکاے جلسہ کو اس جلسہ پر اس جلسہ کی اصلی حیثیت سے نظر کرنیکا موقع ملے اور
اُن حضرات کو جو اس جلسہ مین کچھ تقریر فرمائین ایسے امور پر گفتگو کرنیکی تکلیف گوارہ کرنیکی ضرورت
نہو جنسے جلسہ کو کچھ بحث نہین ہے یا اسکے مقاصد کے برخلاف ہین۔

مقاصد جلسہ مذاکرۂ علمیہ

اس جلسہ کو کسی سیاسی امر یا کسی قسم کی مذہبی مباحث سے کچھ تعلق نہوگا۔ اور اسکے مقاصد حسب ذیل ہونگے۔

(۱) مسلمانونمین دینی تعلیم کو نہایت خوبی کے ساتھ پھیلانے اور اسکے اعلےٰ درجہ کے کمال
کے ساتھ نہایت وسیع دائرہ مین شائع کرنے مین کوشش کرنا اور اُسکی تدبیرین سوچنا
اور جہانتک ممکن ہو اوسکی تعمیل کی سعی کرنا۔

(ب) موجودہ طریق و نصاب تعلیم دینی کی اصلاح کرنا اور تعلیم دینی کا ایسا نصاب ترتیب دینا جو تمام خرابیوں سے پاک اور تمام ضرورتوں کو حاوی ہو اور حتی الوسع نہایت سہل الوصول ہو اور پھر اسکا تجربہ سے امتحان کر لینا کہ مقصود کے مطابق ہے یا نہین اور تجربہ سے اُس نصاب مین جن ترمیمونکی ضرورت ثابت ہو وہ عمل مین لانا اور جب ہر طرح کے تجربہ اور ترمیم سے وہ نصاب کامل طور پر مرتب ہو جاے تو جہانتک ممکن ہو وسیع دائرہ مین اسکے پھیلانے اور جاری کرنے مین سعی کرنا۔

زمانہ تعلیم دینی کے لئے ایسی تدبیرین سوچنا جنکے عمل مین لانے سے تمام وہ اخلاق جنکی اسلام تعلیم دیتا ہے طالب العلم کی طبیعت ثانیہ بنجائین اور بعد فراغت تعلیم کے طالب العلم تمام اُن خوبیونکا جنکو اسلام نے خوبیان قرار دیا ہے جامع بنجاے اور بعد تمام اُن برائیونسے جنکو اسلام نے برائیان قرار دیا ہے پاک ہو اور اُن تدبیرونکے عمل مین لائے جانیکی کوشش کرنا۔

اسکے بعد مہتمم نے حسب ایماے صدر جماعت سال چہارم کی کیفیت پیش کی۔

کیفیت جماعت سال چہارم

اس سال اس جماعت مین صرف فصول اکبری - النحو - ترجمہ قرآن شریف - منطق - جامع صغیر پڑھائی گئی اور عربی کی مضمون نویسی جاری رہی - اور انھین چند چھوٹی چھوٹی کتابونکی تعلیم کا ایسا عنوان رکھا گیا کہ اس جماعت سے جو استعداد متوقع ہے وہ بخوبی حاصل ہو گئی -

اس جماعت مین اس سال ۱۷ لڑکے داخل رجسٹر رہے اور انھین سے (۱۶) امتحان مین شریک ہوے اور انھون نے کامیابی حاصل کی - یہ کامیاب لڑکے یہان موجود ہین - انکی استعداد کو اچھی طرح جانچنا چاہیے -

مولوی عبد الوہاب صاحب اس درجہ کے جانچنے کو آمادہ ہوئے - اور اور صاحبون نے بھی سوالات پیش کئے - طلباے درجہ چہارم کی صف قائم ہوئی - اُسمین سے باری باری سے - شاہ محمد حیدر آبادی اور لطافت حسین کانپوری اور حافظ ابوذر آروی کو جنمین سے ہر ایک کی

عمر تیرہ برس کی ہے ممتحن نے بلایا اور جانچنا شروع کیا۔ نحو اور ادب اور زیادہ تر منطق کے سوالات کیے اور اُن بچون نے نہایت مستعدی و خوش سلیقگی سے تمام سوالات کے جواب دیے۔ مولوی صاحب بھی اپنا فرض انجام دینے مین نہایت مستعد رہے۔ بچونکے جوابات پر جرحین کرتے رہے اور اپنے ایک ایک سوال کو بہت سے سوالات شاخ در شاخ کا مجموعہ بنا دیتے تھے اور وہ عزیز بچے نہایت اطمینانکے ساتھ سب کا جواب شافی دیتے گئے۔ ایک موقع پر مولوی صاحب نے جو ہر ایک طرح سے بچونکو جانچ رہے تھے اپنے سوالات کے سلسلہ مین ایک غلط سوال کیا۔ شاہ محمد نے نہایت مہذب اور ایک دلپسند انداز سے جو صرف ایک پر معنی سکوت تھا مولوی صاحب کو فی الفور اُس غلطی پر متنبہ کیا جس سے دیکھنے والے نہایت ہی محظوظ ہوے اور اکثرون نے اپنی مسرت آمیز ہنسی سے اس بچے کو اُسکی اس محبوب صلاحیت کے لئے داد دی۔ بورڈ کے اوپر منطقی شکلین بنوائی گئین۔ اردو سے عربی بنوائی گئی اور بچون نے سبکی تعمیل خوبی سے کی۔ قرآن مجید کی آیتین مطلب بیان کرنے کو دی گئین۔ اُنکو تلاوت کرکے بچون نے اُن آیتونکے متعلق احادیث و تفسیر شرح و بسط سے مثل ایک واعظ کے بیانکی۔ اکثر سوالات اس جماعت کی صف مین بغیر تعین کسی خاص لڑکے کے پیش کئے گئے اور نہایت تشفی بخش جواب ملا۔

مولوی صاحب نے اپنی تقریر مین اس جماعت کی نسبت اعلیٰ درجہ کی کامیابی کی رای قائم کی۔

اسکے بعد مولوی حفیظ اللہ صاحب سب انسپکٹر مدارس سب ڈویزن داناپور باجازت حضرت صدر اپنی جگہہ سے اُٹھے اور ایک تحریر سُنائی جو ذیل مین مندرج ہے۔

تحریر مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب آروی سب انسپکٹر مدارس سب ڈویزن داناپور

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر بزرگان و برادران قوم!

میری یہ دوسری حاضری جو شمع انجمن کے سامنے پر پروانہ سے بھی کم قیمت ہے اور اس شاداب اسلامی چمن مین خس کی برابری کے لئے بھی کافی نہین ہے آپ صاحبونکے روبرو خوشی کے ساتھ اس درجہ ملی ہوئی ہے کہ مین اس ذرہ نوازی پر پھولا نہین سماتا ہون سچ تو یہ ہے کہ جس خوشی کا جوش اسوقت میرے دل مین ہے اُسکو لفظون مین بیان کرنا

کے نزدیک اصل کی نقل تو کسیقدر قابل غور بھی ہے یہ اُس سے کہین کم توجہ کے لائق سمجھا جائیگا
بلکہ قصور الفاظ کی وجہ سے مونہہ چڑھانا کہا جائیگا - اول جب صاحبان علم و فہم کا ادراک مذاکرہ علمیہ
کی حقیقت کی جانب مایل ہوگا تو اونکی تحقیقات اور دریافت سے اونکو اُس سے کم خوشی نہین
حاصل ہوگی جو کسی صاحب جاہ و منصب کو تحت تصرف سے نکلے ہوے املاک کے واپس
ملنے سے حاصل ہوتی ہے اور اُس خوشی کا نتیجہ وہ قوت قلبی اور دماغی ہے جو کسی سالہا سال کے
مریض کو انواع ترکیبو سے سخت سخت محنتین اوٹھا کر پھر اصلی طور پر حاصل ہوتی ہے - اپنا مال جسے
قبضہ قدرت سے نکلے ہوے ایک مدت ہوئی آج پھر اپنے گھر مین آوے اور اوس پر پھر میرا
اختیار اور تصرف ویسا ہی ہو جیسا پہلے بھی کبھی تھا تو اس سے بڑھکر کیا خوش نصیبی ہوگی اور
اُس نشہ مین اپنی فراغت اور تحصیل کا جو غرہ اور زور ہوتا ہے اُس سے کون اہل علم منکر ہے۔
اپنے سالہا سال کی کھیتی پر جو اسلاف کے زمانہ مین کسی وقت تمثیلاً خطہ کشمیر یا تختہ بے نظیر ہو رہی
تھی اور جو پھر زمانہ دراز تک اپنی بربادی پر روتی رہی اور جو مدتون اپنے قبضہ سے نکلکر دوسرونکے
دخل مین رہی اور جسکے منافع کا خیال تو درکنار اُس پر بھولے سے بھی کبھی مایوسانہ نظر ڈالنے کی
توفیق مجھے نہوئی گویا وہ میری ملک ہی نہ تھی آج اوسکے پھر ملجانیکا سامان دیکھکر اور خداداد
اوسکی سیرابی اور شادابی کے ذریعے بہم پہونچ جانے سے بڑی ندامت اور افسوس کے بعد
بھی جو کچھ سرمایہ راحت اور مسرت ملے تعجب نہین - اور سر دست رشک سے جسقدر اور جن
جن شکلونمین مزاحمتین پیش نہ آئین حیرت نہین میری کھیتی اب پھر ہری ہونیوالی ہے - گم گشتہ مال کا
پتہ ملچکا ہے - حصول منفعت کے ذریعے یوماً فیوماً پیدا ہوتے چلے جاتے ہین صبح امید کی طلوع
ہو رہی ہے - غفلت کی تاریک رات آخر ہو چلی - ترقی کا ستارہ نمودار ہو چلا - نصیب جگا اچھے
دن پھر آئے - خدا راست لاے - آمین ۔

اے حاضرین جلسہ! جس کھیتی کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اوسکے ظاہر کرنے مین مجھے کوئی تامل نہین
ہے اور آپ جیسے صاحبان علم و فہم خود سمجھ گئے ہونگے کہ وہ کھیتی علم کی ہے اور خصوصاً علم عربی
جو آجکل کے اکثر فنون کی بنیاد اور ماخذ ہونیکا افتخار رکھتی ہے - ادب کے متعلق وہ کون سی نکات
اور صنایع ہین جنھین علماء عرب کی فصاحت اور بلاغت نے نظاہر کر دکھایا ہو - شعراء متقدمین سے

قصاید اسکے ثبوت مین موجود ہین۔ مسایل فلسفہ اور منطق کی چھیڑ چھاڑ عربی مین جسقدر دقت پسندی کیساتھ کی گئی ہے اُسکے بیان مین دل و دماغ عاری ہے۔ آج کل انگریزی زبان مین اکثر فلسفہ اور منطق کے بہترین رسالونکا ماخذ بھی عربی مان لی گئی ہے۔ اس امر کا ظاہر کرنا اسوقت شاید خلاف نہوگا کہ امام غزالی کے فلسفہ کی قدردانی اور اُس سے مستفیض ہونیکا دعوی جس قدر و قیمت کیساتھ فخریہ انگریزونکو ہے اُسکے تقابل کے لئے میرے جیسے کم بضاعت اور کم استعداد آدمیونکو کب جرات ہوسکتی ہے۔ منطق کی وہی حالت کہ ایک ایک مسئلہ پر عرصہ تک چھان بین ہوتی رہی ایک ایک شکل کی سیکڑون شکلین بنا چھوڑین اور کسی نے اپنے دعوی اور دلیل مین حتی المقدور کوتاہی نہین کی۔ بلکہ جس جانب نظر غور ڈالیے اپنا آپ ہی نظیر ثابت ہو۔ علم تاریخ کی جانب جو توغل مسلمانونکو تھا اظہر من الشمس ہے اوسوقت کی موجودہ قومون سے کوئی ایسی نہ تھی جسے تاریخی حالات کے منضبط کرنے کی توفیق ہوئی ہے۔ انگریز مورخین بھی اسکے مقر ہین کہ مسلمانونکو شروع ہی سے تاریخ دانی کا ذوق و شوق رہا ہے بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ صفحۂ روزگار کو جسقدر حالات سابقہ معلوم ہوئے ہین اوسکی شکر گذاری کے لئے مسلمان ہی مستحق ہین اور اسی قوم کے احسانات کی جلوہ گری آج تک ہے جو دوسری قومین بھی حالات سابقہ کی روز بروز خبر دیتی چلی جاتی ہین۔ اونمین سے بعض لوگ انصاف پسند اور حق بین ایسے بھی نکل آتے ہین جو میرے اسلاف کی حالتین پڑھکر اُنکی ترقی اُنکا اقبال اُنکے جاہ و حشم کی تصدیق کرتے ہین اور میری موجودہ پریشانی پر حسرت اور تاسف کیساتھ مجھے متوجہ کرنا چاہتے ہین۔ اُنکی اُس حق بینی اور ہمدردی کی تعریف کیا چاہیئے۔ اے حاضرین جلسہ اور برادران قوم! ایک مین ہون کہ مجھے اپنے تاریخی علم کا کیا اچھا نتیجہ ملا اور حالات سابقہ کی دریافت سے کیا معقول سبق ملا کہ مین قصہ کہانی مین رہگیا اور میرے زمانے کے ساتھی جنھین میرے حالات دیکھ دیکھ کر رشک ہوتا تھا اور جو زبان حال سے کہا کرتے تھے کہ مسلمانونکی سی جاہ و حشمت شان و شوکت ذہن و ذکاوت فہم و فراست اور علم و دولت کبھی اُنھین بھی حاصل ہوگی آج منزلون آگے بڑھ گئے اور ہم ابھی تک شیر خوار دنکی طرح دایۂ غفلت کے گود مین مچل رہے ہین۔ ہاتھ پانون مین اگر قوت نہو اور قوت رسائی کا سامان بھی کیا جاے تو دست و پا کو بیکار رکھنے کے شوق مین اپنی جگہہ سے ہلتا جاتا ہی

نہین - اے حاضرین جلسہ اور برادران قوم! کیسے افسوس کی بات ہے کہ بیٹا اپنے باپ دادا کے
نام و نشان سے ناواقف ہو اور اونکے حالات کو بعدم واقفیت ذاتی اپنے کانون سے دوسرونکی
زبانی سُننے اور خود کچھ نہ بیان کرسکے - اکثر ہمعصر تو مین میرے چمن شاداب کی خوشہ چینی سے پھولین
پھلین اور مجھے اُس چمن کے اشجار سے ایک پتا بھی نہ ہاتھ آئے - دوسرے بو دین جو مین کھا دین اور
خوشیان منا دین اور مین کھڑا انتظار بجاؤن - ہندسہ ریاضی اور دیگر فنونکی تعلیم مین بھی عربی قائم
تو کیا برابر چڑھی بڑھی رہی - حساب دانی مین ایسے ایسے بزرگ گذرے ہین جنکی تمثیل کے لئے مشکل سے
کوئی دوسرا نام ملے - ہر علم و فن کی تعلیم عربی مین ایسی ہوا کرتی تھی کہ بہت دور دور دیار و امصار
کے لوگ صاحبان علم و فن کے پاس بڑی بڑی دشواریان اوٹھاکر مدتونکی راہین طے کرکے آیا کرتے
اور فیضیاب ہوا کرتے تھے - اخلاق و تمدن کے تعلیمی چرچے جو اُسوقت عرب مین ہوا کرتے تھے
اُس سے صاف ظاہر ہے کہ اس تعلیم کا نشو و نما جس قدر عربی مین ہے شاید ہی کسی اور علم مین ہو
مگر ہم نہ دیکھین اور نہ سوچین تو یہ امر آخر ہے اسوقت وہ مصرعہ کسی کا بیساختہ یاد آگیا - پر کیا کرین
کہ سوچ کی عادت نہین ہین -

اے صاحبو! ایک نے مانہ وہ تھا کہ عربی باعث رشک تھی - میری ہر قسم کی تعلیم عربی کے ذریعے
سے ہوا کرتی تھی - ہمعصرونکی جانب سے مجھ پر اُنگلیان اوٹھتی تھین خلاصہ یہ کہ مین اونکے رشک
و حسد کا نشانہ بن گیا تھا اب آج یہ وہی عربی ہے کہ گمنامی کے عمیق غار مین گری پڑی ہوئی ہے
کوئی بھولے سے بھی اسکی طرف رخ نہین کرتا ہے - مُردہ سے بدتر حالت ہو رہی ہے کیونکہ اونکا
سال مین کم سے کم ایکبار فاتحہ بھی ہو جایا کرتا ہے اور عربی کو کوئی یاد بھی نہین کرتا ہے - بقولے
نظر یار سے جو گر گئے ہم ؛ یہ بھی افتاد ناگہانی تھی - کہان وہ زور و شور اور کہان اب زندہ در گور -
علوم دنیاوی سے عربی جسقدر مالا مال ہے گو اُسکا ایک شمہ بھی اسوقت بیان کرنا محال ہے
آپ جیسے صاحبان بصیرت پر خوب روشن ہے کہ نہ تو اسکے لئے وقت کافی ہے اور نہ موقع سخن
ہاتھ مین ہے جسقدر اوپر گذارش کر چکا ہون گو حتی الوسع اختصار سے باہر قدم نہین بڑھا ہے تاہم
خطا پوش نظرون سے اور اصلاح کوش دلونسے اب ہر آن مجھے یہی امید ہے کہ اس سمع خراشی
کو معاف فرمائینگے اور خذ ما صفا و دع ما کدر کو اپنا اصول بنائینگے - اب چند ساعت

محض مختصر طور پر دوسری جانب بھی صرف کرنا ضرور ہے یعنی علوم دینی کی کیفیت پر جو اسوقت میرا خاص سبجکٹ ہے توجہ دلانا خلاف محل نہوگا۔ علوم دینی کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے اور پھر پورے طور پر اوس سے فائدہ اوٹھانے کے لئے جہانتک عربی کام دے سکتی ہے وہ کسی اور علم کے ذریعے سے شاید مشکل آسان ہے اور میری اس عاجزرائے کیساتھ کل نہین تو ایک بڑا حصہ مسلمانونکی جماعت کا شریک ہونے مین غالباً تامل نہ کریگا۔ بلکہ اس سے قبل کسی اور موقع مین بھی اپنی اس رائے کے ظاہر کرنے کی اجازت پائی تھی کہ جو فائدہ اصل سے متصور ہے وہ سیکڑون دشوارئیونکے ساتھ بھی ترجمہ یا نقل سے قریب ناممکن کے ہے۔

جبتک اسلامی عقائد کے جوش کسی کمترین وزن کے کیون نہون دل مین باقی رہینگے اور اپنے سچے خدا کے محبت کی برائے نام نسبت بھی دل مین قایم رہیگی اسوقت تک اپنے پروردگار کے ساتھ بہت کچھ سروکار باقی رہتا ہے اور اگر یہ سروکار مفید ہے جسکا شاید کوئی نوع انسان تا حد علم اپنی منکر نہین ہے۔ تو اس سلسلہ کے قایم رکھنے کے لئے اوسکے پاک کلام کی تلاوت بھی بہترین آلون سے تجویز کی گئی ہے اور اسکا پورا لطف اوٹھانے کے لئے بے تحصیل علم عربی کے اندھے حافظونکی طرح زندگی بسر کرنا عبث ہے۔ صرف اس مقدس کلام ہی سے مستفیض ہونے کے لئے علم عربی کی تحصیل ضروری نہین سمجھی گئی ہے بلکہ اسکے اور بھی وجوہات میری نظرونمین گھوم رہی ہین میرے رسول مکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنکی تعلیم پر میرے کل عقائد دینی اور دنیاوی کا دارومدار ہے۔ جنکے ارشادات میرے حق مین ترقی دارین کے باعث ہوئے ہین۔ میری سرکار والا تبار میرے آقائے نامدار کی زبان پاک بھی یہی عربی تھی اور اسی عربی زبان مین آپ نے اسلام کی تعلیم وتلقین فرمائی ہے۔

اے حاضرین جلسہ وبرادران قوم! اب جہانتک مین خیال کرتا ہون اس علم عربی کے دونون رخ آپ سب صاحبون نے اجمالی طور پر ملاحظہ فرمائے ہونگے۔ اس علم کی دونون دینی اور دنیاوی کیفیت کے نقشے آپ سب صاحبونکی باریک بین نظرونمین ایک چھوٹے پیمانے کے اندر کھینچ گئے ہونگے اسی کو بڑے پیمانے مین طول وبسط کیساتھ بڑھا لینا اپنے اپنے علم وفہم کی فوٹوگرافی کے متعلق ہے۔ کون سے کمالات اور دنیاوی لطائف ہین جو عربی مین

موجود نہین اور کون سی دینی خوبیان ہین جنسے عربی مالامال نہین - پھر ہزار جان سے اس زبان
پاک کے نثار ہونا چاہیے اور جب اس علم یا زبان عربی کی عظمت آپکی دلونمین گھر کریگی تو پھر کیونکر
آپ اپنی موجودہ یا آیندہ نسلونکو اسکی فیاضی سے باز رکھین گے اور اسکی تحصیل کی روشنی سے
اونکے شفاف دلونکو تاریک رکھنا پسند کرینگے - عربی دانی سے جو جو ظاہری اور باطنی فایدے
متصور ہین اونکے ظاہر کرنے کے لئے کافی وقت اور مناسب موقع کا ملنا ضرور ہے اسلئے چند
ساعت کے لئے اُس خیال سے درگذر کر اسوقت ایکبات میرے خیال مین آئی جسکو ظاہر کردینا
مصلحت وقت کے خلاف نہین سمجھتا ہون وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے گھر انواع و اقسام کے کھانے
آئین تو اُنمین وہ ذایقہ اور بابت نہین ہوتی ہے جو اپنے گھر کے کھانے مین حاصل ہے یا وہ
دولت جو دوسرونکی محنت شاقہ سے حاصل ہوکر میرے تحت تصرف مین آئی ہو تو اوسکی اُتنی قدر
و قیمت اپنی نظرونمین نہین ہوتی ہے جیسا اوس دولت کی جو خاص اپنی مشقت سے بہم پہونچی ہو
اپنے گھر کے کھانے سے اور اپنی مشقت سے حاصل کی ہوئی دولت سے میرا اشارہ اسی
علم عربی کی چاشنی اور تحصیل کیطرف ہے - دوسرونکی زبان انگریزی - فارسی - اُردو ہندی
سب کچھ سیکھ گئے مگر اپنی قدیم زبان اور اپنے علم عربی سے محض نابلد - باپ دادا نے عربی پڑھی
بھی کتابین بھی لکھ گئے ہین اونمین سے اکثر کتابین میرے پاس موجود بھی ہین تو پھر اس سے
جو خوشی حاصل ہے وہ کیا اُسی خوشی کے برابر ہے جو خاص اپنے علم کے تحصیل سے حاصل ہوگی
ہرگز نہین - پس اے برادران قوم! ہم مسلمانونکے لئے ضرور ہے کہ اپنی عمر کے کسی ساعت
کو اس خیال سے خالی نہ جانے دین اور جہان اپنے اور امور ضروری کے لئے دشوار گذار
یا آسان راہین نکالتے ہون وہان ایسے متبرک و مفید اصلی علم کی تحصیل کا خیال بھی دل سے
دور نہونے دین جو موقع اس زمانے کی کج رفتاری کیساتھ قسمتون سے ہاتھ آجائے اوسکو
اول اپنی نسلونکی تعلیم عربی کے لئے اُٹھا رکھنا خلاف عقل نہوگا - جہان اور علوم کی تحصیل مین
بلیغ کوششین کی جارہی ہین اور وقت کیساتھ موافقت کرنے کی نظر سے اکثر صحت بدنی کو
بھی صدقہ کرکے حد اعتدال سے زیادہ محنتین لی جارہی ہین وہان خدا اور رسول کے خیال
سے اور کسیقدر اسلاف ماسبق کے حالات دریافت کرنیکی نیت سے اگر اوقات کا ادنی حصہ بھی

عربی تحصیل کے کام مین لایا جاے تو منفعت سے خالی نظر نہ آئیگا۔ مسلمان کے لڑکے عربی سے
محض ناواقف رہے جاتے ہین جسکا اثر مختلف شکلو نمین اُنکی آیندہ زندگانی پر بہت بُرا ظاہر ہوتا ہے۔
اے حاضرین جلسہ و برادران قوم! اسوقت اس جگہہ جو اپنے ہموطنونکو ساتھ لیکر مین آپ سب
صاحبونکے روبرو کھڑا ہون وہ صرف اسی غرض سے نہین کہ آرہ کی طرف سے دربھنگہ کی خدمت
مین لفظی فضول خرچی کے زور سے اداے شکریہ کی تحریک کرون یا کھانا کھایا اور گھر کی راہ لی بلکہ
چند باتین ضروری پیش کرنی ہین جنپر مساعدت کی نیت سے مین آپ سب صاحبونکو چند ساعت
کے لئے متوجہ کرنیکی اجازت چاہتا ہون پہلے اس امر کو آپ خود تجویز کرین کہ میرے ہموطن جناب
مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے جنکے اوصاف حمیدہ سے اس پانچ چھہ برس کے عرصے مین
قریب قریب کل ہندوستان واقف ہو گیا ہے ایا فی الحقیقت کسی فلاح قومی پر کمر ہمت
باندھی ہے یا نہین اور ایا ایسے جلسہ مذاکرہ کی ضرورت قوم کو ہے یا نہین۔ نظر غور سے ملاحظہ
فرمائے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس قسم کے مذاکرہ کی ضرورت تو درکنار ایک زمانہ دراز
سے قوم کو اسکی سچی بھوک بھی اور ہے۔ اسلاف کے حالات کو اونکی نسلون کیساتھ ملانے سے
صاف معلوم ہوگا کہ نام لیوا کسی ایک خاندان کے کیونکر آجکل زندگی بسر کر رہے ہین۔ ذات
و صفات سے اونکے آثار سابقہ مترشح ہین۔ اونکے کلام شائستے خالی نہین۔ اخلاق اونکی
طینت مین اور ملنساری اونکی عادت مین سے ہے۔ طرز معاشرت کا اگر بغور خیال کیا جاے
تو اُسکی بعض ادائین یہی کہے دیتی ہین کہ عرصہ قلیل ہی ہوا ہے جو وہان سے ریاست کا خیمہ لد گیا ہے
اصول کی عملی حالت مین قریب قریب تمام مساوات ہے بلکہ بعض باتونمین بدرجہا ترقی دیکھی
جاتی ہے مگر افسوس ہے تو یہی ہے کہ زبان بدل گئی بولی کچھ سمجھ مین نہین آتی ہے ہنس کی چال
سیکھنے مین کہین اپنی چال نہ بھول جائین تو پھر دوسری آفت کا سامنا ہے۔ میرے ہموطن جناب
مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے قبل ۱۳۱۸ھ کے اس تعلیم کے درپے ہونے مین جو جو زحمتین
اوٹھائی ہین اور جنکا ذکر خود جناب مولویصاحب ممدوح نے جلسہ اول کے سالانہ روئداد مین
بر سبیل اختصار کر دیا ہے اُس سے قطع نظر کر کے ان پانچ چھہ برسو نمین جو جو کار نمایان کئے ہین
وہ ملک کے قریب قریب تمامی علاقہ جات مین معروف و مشہور ہین اور وہی کیا کم قابل تحسین

وآفرین ہین جواد بھی لاتا سبق کو دریافت کی ضرورت ہو۔ جب اکثر قدیم تعلیم گاہونکا شیرازہ
اس ملک مین از شرق تا غرب رفتہ رفتہ یکے بعد دیگرے ٹوٹنے لگا تو میدان خالی ہوجانے کے
خوف سے اور بھی قومی ہمدردی کے خیال سے ہزارون آفتین جھیلا ایک جامع تعلیم گاہ ترتیب
دینے کے لئے جناب مولویصاحب موصوف نے کمرہمت باندھی اور اپنی خاص محنت اور جان
فشانی سے جسمین اُسوقت شاید ہی کوئی شریک حال ہوا ہو ایک مدرسہ بطرز جدید مدرسہ
احمدیہ آرہ کے نام سے قائم کیا جو آج تک اپنے حوصلون اور ارادو مین بفضلہ تعالی کامیاب
ہوتا چلا آیا ہے اور شکر ہے کہ کسیکو اس امر کے مسلم الثبوت ہونے سے انکار نہین ہے کہ چند
ہی سال کی کوششونکے نتیجہ مین جو ابھی تک بالکل ہی ناتمام ہے ہندوستان کے ہر ہر خطہ کی نظر
اسپر پڑنے لگی اور مدراس۔ حیدرآباد۔ بمبئی۔ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال وغیرہ بہت بہت دور دور
ملکون کے امراد رؤسا۔ علما اور صلحا کو عرصہ قلیل ہی مین اس مدرسہ نے اپنی دلچسپ جامع اور
سہل الوصول تعلیم کیطرف مائل کرلیا ہے۔ اس وقت اس مدرسہ مین قریب دوسو لڑکونکے تعلیم
پارہے ہین جنکی آسائش اور راحت کے لئے بورڈنگ کا سلسلہ بھی قایم ہے سچ تو یہ ہے کہ
جناب مولویصاحب ممدوح کی نسبت یہ کہنا اچھی طرح سزاوار ہے کہ این کار از تو آید و مردان چنین
کنند۔ ہان اس تعلیم گاہ کی ایک عجیب و غریب حالت سے بھی آپ سب صاحبونکو مطلع ہوجانا بہت
ضرور ہے کہ اس مدرسہ مین جسقدر تعلیم کا خیال رکھا گیا ہے اوسکے ساتھ ساتھ اس سے زیادہ
کاوش اونکی تربیت کے لئے بھی کیجاتی ہے آپ کل صاحبان علم و فہم کو تجربہ نے اچھی طرح ثابت کر
دیکھا یا ہوگا کہ تعلیم کے ساتھ تربیت کا حصہ وہ جزو اعظم ہے کہ ہندی مثل کے موافق بغیر اسکے سب
گرمٹی ہے۔ تعلیم بے تربیت خوان بے نمک یا خانہ بے چراغ سے کم نہین۔ تربیت حاصل کرنے کیلئے
اس مدرسہ مین ایک بات خداداد ہے جو شاید ہی کسی اور مدرسہ مین ہو۔ بلا خارجی مدد پہونچای
ہوسے تربیت کی درستگی کا ذوق و شوق خود طالب العلمونکے معصوم دلونمین وبال کھارہا ہے
یہانکے ننھے ننھے بچے اپنی اصلاح تربیت کے لئے اپنے سے زیادہ سن و شعور کے لڑکونکو اپنا
بڑا بھائی سمجھکر صلح پسندی کیساتھ اپنا مصلح اور ہادی مانتے ہوتے ہین اور سن شعور والے
لڑکون نے اپنی تربیت کے لئے اپنے عالم معلمونکے مشورہ سے وہ وہ ضوابط اور قوانین ٹھہرائے ہین

اور روز بروز انکی اصلاح اور ترمیم کے ایسے درپے ہو رہے ہین کہ وہ اپنے آپ معلم بنے ہوئے ہین۔ آپس ہین اتحاد قایم کرنے اور اختلاف دور کرنیکی ایسی کوششین کر رہے ہین کہ جناب مہتمم اور مسلمان مدرسہ کو اپنے طالب العلمونسے فخر حاصل ہے۔ تربیت ایک ایسا حصہ تعلیم کا ہے جسکو تمام جہانکی تعلیمی کمیٹی نے جزو اعظم مان لیا ہے اس حُسن وخوبی کیساتھ اس مدرسہ احمدیہ آرہ مین یوماً فیوماً ترقی پذیر ہو رہی ہے۔ خدا کی شان ہے اور اللہ پاک کا ہزارون احسان ہے کہ یہ مدرسہ جو صوبہ بہار کے ایک مشہور جگہہ مین واقع ہے تعلیم اور تربیت دونوں کے لیے چشمۂ فیض ہو رہا ہے۔ آمین

اے حاضرین جلسہ! جب ایک ایسی تعلیم گاہ کی بنیاد ڈالی گئی اور یہ مدرسہ "مدرسہ احمدیہ آرہ" کے نام سے قایم ہو گیا تو پھر جناب مولوی صاحب ممدوح نے اسکے استحکام اور ترقی کے لئے جو جو جانبازیان کین ہین حد وحساب سے باہر ہین۔ کن کن مزاحمتونسے مقابلہ نہ ہوا۔ کیا کیا حیلے نہ ہوے۔ کہان کہان کی خاک نہ چھانی۔ کون کون سی آفتین نہ جھیلین۔ کیا کیا مصیبتین نہ اوٹھائین جب دامن مقصود گوہر مراد سے بھرا۔ اگر ابھی تک منصوبے پورے نہین ہوے اور ہوتے کیونکر یہ چیز کچھ ایسی نہین جو دو ایک سال کی محنت کے نتیجے سے اپنی تمامی جسامت اور قوتونکا اظہار کر سکے۔ بالفعل اس مدرسہ مین سترہ مدرسین درس دیتے ہین اور باوجود کم زوری اور بی پروبالی کے سات سو روپئے اوسط ماہانہ اس تعلیم گاہ کے اخراجات ہین۔ ابھی تک یہ مدرسہ آپ جیسے عالی ہمت اور بلند حوصلہ صاحبونکو اپنی آرزو کی آنکھونسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے اور امداد کا طالب ہے ؎ بہر کاریکہ ہمت بستہ گردد ؛ اگر خارے بود گلدستہ گردد ؛ آپ جیسے صاحبونکی تھوڑی سی توجہ سے یہ مدرسہ برج گردش سے نکل جا سکتا ہے اور پھر دیکھا دیکھی اپنی تیز روشنی سے قوم کو بلکہ ملک کو بہت کچھ فائدہ پہونچا سکتا ہے۔ تمام علوم وفنون اور بڑی بڑی صنعتین اور بڑے بڑے حرفے سکھانے اور بڑے بڑے کام کرنے کی امنگین اس زور وشور سے پیدا ہو کر کافی دستگیری نہ ہونے کی وجہ سے اسکے دل ہی مین رہا چاہتی ہین۔ اب اسکی شرم آپکے ہاتھ ہے اور اسکا چلا لینا سب قومی بھائیونکا کام ہے وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ۔ بکار کہنی مین مین بھی مہتمم صاحب کی شرکت مین ہمزبان ہو رہا ہون

اے حاضرین جلسہ! جب مدرسہ احمدیہ اور مذاکرہ علمیہ آرہ کے مقاصد سے بخوبی واقف

ہوکر اونکے انجام رسانی کے اقرار پر آپ جیسے صاحبان علم و فن بخوشی آمادہ ہوجاین تو جناب
مولویصاحب موصوف کو اپنی سالہا سال کی محنتون اور مشقتونکی پوری داد ملنے پر کافی تقویت ہو
اور اصلی مقاصد کے پورے ہونے مین ایک ساعت کے لیئے بھی شک نہ واقع ہو کیونکہ اقرار
ضرورت سے مقاصد کی تکمیل کے لئے مناسب بندوبست کرنے مین سرگرمی کے ساتھ کام
ہوسکتا ہے اور کامیابی کی پوری امید کیجا سکتی ہے اور اگر برخلاف اسکے کوئی ضرورت
اسکی متصور نہین ہے تو ایک فرد خاص کی سعی سے جسنے اپنے آپ کو ایک زمانہ دراز سے
وقف قوم کر رکھا ہے کیا فائدہ پہونچے گا - قوم کو ہمیشہ پکارنا اور قوم کا اس آواز پر بھی متوجہ
نہونا عدم ضرورت کی دلیل ہے - جسقدر سعی جناب مولویصاحب موصوف نے اپنے ہاتھ
پاؤن سے بہم پہونچائی ہے اگر اوسکا نصف بھی پبلک کی توجہ فرمائی سے مالی امداد کے
پیرایے مین شامل حال ہوتا تو یہ درس گاہ کہین اس سے قبل کسی بڑی یونیورسیٹی کیساتھ
قدم رکھے ہوتا - تعلیمی منافع کی دستیابی کے ساتھ اور بھی بہت سے خیر کے کام اس سے جاری
ہوسکتے تھے جس سے قوم اور ملک کے حق مین سوائے استحقاق شکریہ کے اور بھی بہبودی
متصور تھی اور ہے - اس سے یہ مطلب نہین ہے کہ جناب مولویصاحب کی سعی کامل کو ابتک
کسی بیرونی امداد کے حاصل کرنیکا موقع نہین ملا ہے بلکہ پبلک نے جسقدر آجتک امداد فرمائی
ہے اوسکا شکریہ بھی پوری طرح مدرسہ کی زبان سے ادا نہین ہوسکتا ہے - مگر صرف یہی ہے
کہ مدرسکی موجودہ ترقی یافتہ حالت کے لیئے وہ کافی نہین ہے - ابھی تک پبلک نے اس اسکے
فنڈ مین کوئی ایسا سرمایہ فراہم نہین کیا ہے جو طلبہ کی تعلیم کے ساتھ اونکے اخلاق کو پست
ادبار کے ناموافق ہوا سے محفوظ رکھ سکے - ذلت وخواری خست و پست حوصلگی سے جو اکثر بچونکی
موجودہ طرز گذران کا قرین قیاس نتیجہ ہوسکتا ہے محفوظ رکھ کر اس اعلیٰ درجہ کی تعلیم کے
ساتھ اونکے دل و دماغ کو غنا نفسی سیر چشمی اور بلند حوصلگی کی خوش گوار ہوا سے تر و تازہ
کرتا رہے اور یہی مقصود اس تعلیم کا ہے جو بوجہ کمی سرمایہ کے فوت ہوا چاہتا ہے - بھیک کا
کھانا اور وحوش وطیور کیطرح آج یہان کل وہان روز نیا گھر بنا کر رہنا اونکی معمولی تعلیم مین
نقص ڈالنے کے علاوہ اونکے ابتدائی اخلاق پر بہت کچھ برا اثر پیدا کر دینے کا خوف دلاتا ہے

اسی استحفاظ کے خیال سے مدرسہ احمدیہ آرہ نے غریب اور ہونہار بچونکے لیئے وظیفہ کی رائے تجویز کی ہے مگر اسکے اجرا کے لئے جو سامان بہم پہونچنا چاہیئے آپ لوگ خود خوب سمجھ سکتے ہین۔ بے سرمایہ زر کے اس سلسلہ کی روانی ایک ساعت بھی ممکن نہین۔ ان وظایف کے لیئے سرمایہ کی بہم رسانی کا اگر جلد کوئی بندوبست نہین ہوگا تو یہ ننھے ننھے غریب ہونہار بچے اس فیاض تعلیم سے مجبوراً علحدہ ہوکر اپنی سابق شرافت کے نام ونشان کو کسی جدید شکل کے ساتھ تبدیل کر دینے کا کافی موقع پائینگے اور پھر اونکی نرالی حالت دیکھکر قوم کا تاسف کرنا عبث خیال کیا جائیگا بلکہ بعض موقع مین قوم پر خود کردہ کا الزام لگایا جاے تو تعجب نہین۔ قوم کی اونی توجہ سے اطفال سعادتمند اور خود قوم دانشمند تصور کیجاے تو کیا خوب بات ہے۔ قسمت کا بیفائدہ گلہ نکرنا پڑے اور انجمن کو بھی ان بچونکی مفارقت کا صدمہ نہ اوٹھانا پڑے۔

اے حاضرین جلسہ! سرمایہ کا فراہم کرنا کوئی ایسا آسان کام نہین ہے جو کسی فرد خاص کی دریادلی سے علاقہ رکھتا ہو اس مین قوم کی اتفاق سے بہت کچھ کام نکل سکتا ہے چار کی لاٹھی ایک کا بوجھ مثل مشہور ہے۔ مجھے جہانتک خیال ہے اسکی نسبت جناب مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب نے ایک مطبوعہ عرضداشت مین جسکے ذریعہ سے سردست ایک سو وظایف کی سخت ضرورت ظاہر کی ہے اپنے خیالات کو اچھی طرح ظاہر کر دیا ہے۔ اب آپ کل امرا اور رؤسا کی خدمت مین التماس ہے کہ اوس عرضداشت کو بغور ملاحظہ فرماکر جس سے جسقدر چندہ بہم پہونچ سکے ان غریب ہونہار لڑکونکی دستگیری فرمایئے اور ایسے موقع حسنہ پر فواید دینی اور دنیاوی کے حاصل کرنے سے باز نہ آیئے۔ اس امر کا ظاہر کر دینا شاید بیکار نہو گا کہ اکثر صدق وصفا نے اپنی جود وسخا سے اسقدر کام لیئے ہین کہ اپنی معاش کا ایک حصہ وقف تعلیم ہے جو آجتک خیر جاری کی شکل مین اونکے نام ونشان کے زندہ رکھنے کا بہترین ذریعہ بن گیا اسکی مثالین اکثر ادھر کے کالجون مین پائی جاتی ہین جہان چین سے بیٹھے ہوے بہت سے لڑکے انگریزی تعلیم پا رہے ہین۔ افسوس صد افسوس کہ عربی تعلیم کے لیئے کوئی ایسا سرمایہ فراہم نہو جسکے اطمینان پر میری قوم کے غریب ہونہار لڑکے اپنے کھانے اور رہنے سے بے فکر ہوکر مستعدی کیساتھ تحصیل عربی مین مصروف رہین جہان انگریزی کالجونمین اسقدر معاشین

قت ہین تناہی ہوجاے کہ جناب مولوی صاحب موصوف کی استدعا کے موافق
ست ا کافی بندوبست کر دیا جاے جو اہل علم اور صاحب دولت کے نزدیک اونکی
فیاضی اور سخاوت کے آگے کوئی بہت بڑی بات نہین ہے۔ ہزارونکا ہمیشہ دارا نیارا ہوتا
ہے اگر دست کرم کا اِس جانب بھی ایک اشارا ہوجاے تو ہم خرما و ہم ثواب کا نفع مترتب ہو
حاضرین جلسہ! اسوقت آپ جیسے بزرگون اور قومی بھائیونکی خدمت مین ایک سب سے
ضروری امر پیش کرنا ہے اور جہان آپ لوگونکی اسقدر سمع خراشی ہوئی ہے وہان چند ساعت
کے لئے مین اور بھی اجازت کا طالب ہون۔ آپ کل صاحبون پر خوب روشن ہے کہ مشایخ اور
پیرزادونکی تعداد مین چندان کمی نہین ہوئی ہے اُسپر بھی اکثر خانقاہین ویران ہوگئین اور جو جا
باقی بھی ہین اونپر حسرت برس رہی ہے۔ نمازیونکی جماعتین ابھی تک چھوٹی یا بڑی وہ کیسی ہی
کیون نہون قایم ہین اُس پر بھی بہت سے مساجد منہدم ہوگئے اور جو مسجدین باقی رہ بھی گئی
ہین وہ اکثر غیر آبادونکی مرمت تک نہین ہوسکتی ہے بعض اونمین سے ایسی مسجدین بھی دیکھنے
مین آئی ہین جنکو نمازیونکے پنجگانہ نے آباد تو رکھ چھوڑی ہین مگر کھنڈر سے بھی بدتر حالت مین
پڑی ہوئی ہین۔ مسلمانونکے مسافرخانے کہان اب کلب یا ہوٹلونکی صورتین البتہ جابجا دیکھائی
دے رہی ہین دھرم سالے جابجا موجود ہین اور مسافرونکی راحت کے لئے اور بھی روز بروز
بنتے چلے جاتے ہین۔ کلکتہ کی نسبت مینے سُنا ہے کہ اگر کوئی غریب مسلمان مسافر شام کے وقت
کسی مسجد مین جائیگا تو اُسے شب کو وہان رہنے نہین دیتے اب اُس بیچارے مسافر کی لاچاری
اور بےبسی کو ملاحظہ فرمائیے کہ اُس مسافرت کی شب کو وہ کیونکر بسر کرتا ہوگا۔ جبسے مینے
یہ خبر سُنی ہے آپ یقین جانئے مین ہمیشہ دعا کرتا ہون کہ اے اللہ پاک میرے اور بھی مالک اُس
لاچار خانہ بدوش مسافر کے اگر یہ خبر صحیح ہے تو میری قوم پر اب تو رحم کر اور اونکے دلون مین اتحاد اور
ہمدردی کے بیج بو دے۔ آمین۔ جب مین اپنے دیار کی ایسی حالتون پر بدرجہ مجبوری نظر ڈالتا
ہون تو فوراً یہ خوف آجاتا ہے کہ کہین یہ مدرسہ بھی اُسیطرح خطرناک حالت مین گرفتار نہو جاے۔
تعلیم کے لئے تو اتنی کوششین ہو رہی ہین۔ عربی پڑھنے والے بھی جوق جوق چلے آرہے ہین
انکی آمد کو روکنا منصب کے خلاف۔ جاے تنگ است و مردمان بسیار کا نقشہ ہو رہا ہے۔

جناب مولوی صاحب موصوف نے گو اپنی اور اپنے بال بچونکی راحت کو صدقہ کر کے اپنے
فیاضی طبع سے کشادہ دلی کے ساتھ اپنے خاص رہنے کے مکانات تعلیم گاہ اور بورڈنگ کیلئے
وقف کر چھوڑے ہین مگر اسمین اب وسعت ہی باقی نہ رہی جو اتنے لڑکے اور مدرسین کے لئے اونکے
ضروری سامان کیساتھ کافی ہو۔ حاضرین جلسہ مین سے جن جن صاحبونکو آرہ جانے کا اتفاق
ہوا ہوگا اور کبھی مدرسہ مین بھی تشریف لیجانیکی نوبت آئی ہوگی تو اونکی آنکھونکے سامنے اسوقت
اوس مکان کا نقشہ پیش ہو گیا ہوگا اب وہی صاحبان دریافت فرمادین کہ وہ موقع اور وسعت
اتنے بڑے کارخانے کے لئے کسیقدر بھی موزونی رکھتی ہے شاید ہرگز نہین۔ ماسوا اسکے ایک
گلی مین لاکر جہان صاف ہوا کی آمد و رفت کی کبھی امید نہین کیجاتی ہو ایک تنگ مکان مین جہان
فراغت کو آنکھین ترس گئی ہون تین سو آدمیونکے قریب لا بٹھایئے تو یہ مکان بھی سراج الدولہ
کے بلیک ہول (خانہ تاریک) سے شاید دو چار ہی انگل بڑا معلوم ہوگا۔ تحصیل علوم کی
محنت شاقہ کا جو اثر دل و دماغ کو پہونچتا ہے اوسکو فرحناکی اور تازگی سے مبدل کرنے کے لئے
کوئی سامان بھی ہونا ضرور ہے۔ حفظ صحت کے اسباب سے وہ مکان بالکل محروم ہے اور ایسی
جگہہ مین مدرسہ کا رکھنا ایک ساعت کے لئے بھی گوارا نہین کیا جا سکتا ہے پس حاضرین جلسہ اور
برادران قوم کیطرفنے امراد و روسا کیخدمت فیضدرجت مین گذارش ہے کہ ان بیچارے طالب العلمونکی
نازک حالت پر جلد رحم فرمائین اور اب پنج سالہ میعاد کے بعد ان بیقصور معصومونکو قیدخانے سے
رہا فرمائین۔ عرصہ قلیل مین گفتگو کی جگہہ نہ تھی مگر سالہا سال تک مکانکی اذیت مین پڑا رہنا اور
ترقیونکے دروازے کو بند کر دے سکتا ہے۔ سر دست اس بڑے مدرسہ کے لئے جسکے فایدونکا
اظہار علی سبیل الاختصار صاف طور سے کر دیا گیا ہے اور جسکا اقرار حاضرین جلسہ کے شاید
کل افراد کر سکتے ہین ایک کھلی ہوئی جگہہ مین ایک وسیع حلقہ کے اندر ایک عمارت سرکاری کالج
کیطرح ہونی چاہیئے جہان حکام والاشان اور ہر طبقہ کے لوگ بلا تکلف آ جا سکین اور اپنی آنکھونسے
ان بچونکی خداداد تعلیم اور تربیت کا تماشا دیکھکر اللہ پاک کی قدرت کاملہ کے نثار ہون -

اے حاضرین جلسہ اب مین تنگئ وقت کی وجہہ سے اپنی اس ناچیز تقریر کو
ایک دعا پر ختم کرتا ہون - ای خدا ملکہ معظمہ وکٹوریہ قیصر ہند آباد رہے اور اسکے عدل گستر ہین ترقی عطا کر

اور قابل ... تیرا نام رحمان ہے تو جب تک زمین و آسمان ہے - دلوںمیں نور ایمان
مین جان ہے یہ مذاکرہ علمیہ دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا رہے - آمین ثم آمین -
تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتہ
یا ارحم الراحمین - فقط

جبکہ مجمع کو اس دلچسپ اور یاد رکھنے کے قابل تحریر کے سننے سے فرصت ملی تو مہتمم جماعت
سال پنجم کی کیفیت پیش کرنے کو کھڑا ہوا - اور مندرجہ ذیل کیفیت پیش کی -

کیفیت جماعت سال پنجم

اس جماعت مین اس سال - کافیہ - جامع صغیر - فصول اکبری - شرح جامی - تہذیب شرح تہذیب
عربی انٹرنس کورس - ترجمہ قرآن شریف پڑھایا گیا ہے -

اس موقع پر مجھے یاد دلانا چاہیئے کہ پچھلے اجلاس مین اس جماعت کی کیفیت پیش کرتے ہوئے
یہ بات کہی گئی تھی کہ "اس سال جو اس جماعت کا افتتاح ہوا اور اسکی حالت دیکھی گئی اُسکے لحاظ سے
تجویز ہے قرار دادہ اجلاس اول کی تعمیل (جو اس جماعت کے کامیاب طلبہ کو عالم کا لقب دینے کی
تھی) اگر ہوگی تو محض بے محل ہوگی - کیونکہ اس جماعت کے طلبہ کی نسبت تجربہ سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس قابل نہین ہوسکتے کہ اُن پر عالم کا لقب پھبے" - مگر اُن اتفاقی وجوہ کا خیال کرکے جو
اُس سال اسکی تعلیم کو ناکمل رکھنے کا باعث ہوئی تھین یہ بات کہی گئی تھی کہ اس باب مین کوئی
فیصلہ کردینے کے لئے آیندہ سال کی تعلیم کا انتظار کرلینا چاہیئے - چنانچہ اب وہ وقت آگیا ہے
اور مین کسی طرح نہین دیکھتا کہ اس جماعت کے لڑکونکو عالم کا لقب دینا مناسب ہوگا - نہ اُنکی
لیاقت کے اعتبار سے اور نہ اُن کتابونکے اعتبار سے جنکو وہ موجودہ حالت مین پڑھ سکتے ہین
ان کتابونکے اعتبار سے جو نصاب جدید مین سال پنجم تک کے لئے مقرر کی گئی ہین پس
میری رائے ہے کہ اُس تجویز کو منسوخ کیا جاے - ہماری حال کی کوششونکو ہرگز مستقل نہین
سمجھنا چاہیئے - ابھی ہم آیندہ ایک مستقل راہ نکالنے اور قرار دینے کے لئے ایک کچے خاکہ کی
صرف آزمائش کررہے ہین - جسکے آٹھ حصونمین تین حصہ کو آزمانا ابھی باقی ہے - پھر آیندہ جہان

ہم تجربہ سے اُس تجویز کی تعمیل کا محل پا ئینگے کر لینگے - مگر سردست اس درجہ سے بیشک اسکو اُٹھا دینا چاہیے
مولوی عبدالصمد صاحب نے اس رائے پر زور دیا اور کسی صاحب نے اسکے خلاف کوئی بات
نہ کہی - پھر مہتمم نے کیفیت کا بیان شروع کیا -
اس سال اس جماعت کے طالب العلمونکی تعداد رجسٹر مین ۱۲ درج رہی جنمین سے ۱۹ امتحان
سالانہ مین شریک ہوے اور ۹ نے کامیابی حاصل کی جو اجلاس کے ملاحظہ کے لئے یہان لائے
گئے ہین -
چنانچہ اُن لڑکونکو اشارہ کیا گیا اور اُنکی صف بندی ہوئی - مولوی عبدالوہاب صاحب
امتحان کرنے کے لئے آمادہ ہوے - اول ظہیر الدین نامی ایک طالب العلم کو طلب کیا جسکی عمر سترہ
برس کی ہے - وہ اُس مقام پر پہنچا جو صدر کے سامنے طلبہ کے جانچنے کے لئے قرار دیا گیا تھا
اور اُسکے جسم پر رعشہ آگیا - عبارت خوانی کی قوت کی آزمایش کے لئے ملا جامی کا ایک مقام
نکال کر مولوی صاحب نے پڑھنے کو دیا - مگر اُسپر اس عظیم الشان جلسہ کا رعب کامل طرح
چھا گیا - وہ کانپنے لگا اور نہ پڑھ سکا - مولوی عبدالصمد صاحب جو اپنی خوش دلی اور زندہ باتونسے
ہمیشہ ہمارے جلسہ اور ہمارے بچونکو جگاے رہتے ہین فوراً اُٹھے اور اس لڑکے کی ہمت بڑھانیکو
چند فقرے استعمال کرکے اس جماعت کے قریش نامی ایک دوازدہ سالہ لڑکے کو طلب کیا اور
وہی مقام اُسے پڑھنے کو دیا - اُسنے خوبی کیساتھ پڑھدیا - اور پھر باری باری سے غیاث الدین
اطہر حیدرابادی اور ہاشم و بدرالدجے سیزدہ سالہ لڑکونکو طلب کیا اور منطق و نحو وادب مین
سوالات کئے - عربی سے اردو اور دوسے عربی بنوائی اور لڑکون نے سب کا جواب دیدیا -
اگر کوئی لڑکا کسی سوال کے جواب مین رکا یا کوئی غلطی کی فی الفور دوسرے لڑکے نے اُسکا جواب
دیدیا یا اُس غلطی کی تصحیح کردی -
اسکے بعد سلسلہ انگریزی کی کیفیت پیش ہوئی -

کیفیت سلسلہ انگریزی

مہتمم نے اُٹھکر بیان کیا کہ چونکہ ہمارے جدید سلسلہ تعلیم مین بغرض ضروری طور پر حساب اور

کسیقدر انگریزی ادب کی تعلیم بھی شامل ہے اسلیئے اجلاس کو اُسکی تعلیمی حالت کا بھی اندازہ کر لینا چاہیئے۔ عربی درجات تعلیمی کی حالت پیش کرتے وقت انگریزی کے متعلق کوئی ذکر نہین کیا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ چند درچند مجبوریوں سے جو نظم تعلیم مین لاحق ہوتی ہین انگریزی کا سلسلہ عربی درجونکی مطابقت سے نہین رکھا گیا ہے۔ یہ سلسلہ عربی سلسلے سے بالکل غیر متعلق ہے۔ انگریزی تعلیم کیلئے ۵ درجے الگ قائم کئے گئے ہین۔ پہلے درجہ مین ۲۵ لڑکے مندرج رجسٹر ہے جنمین سے ۴ جماعت سال اول کے اور ۱۶ جماعت سال دوم کے اور ۴ جماعت سال سوم کے اور ایک لڑکا جماعت سال چہارم کا۔ انمین سے (۲۳) امتحان مین شریک ہوئے اور ۸ کامیاب ہوئے۔

دوسرے درجہ مین ۷ مندرج رجسٹر رہے جنمین سے ۳ جماعت سال دوم کے اور ۴ جماعت سال سوم کے ۶ داخل امتحان ہوئے اور کل کامیاب ہوئے تیسرے درجہ مین ۹ مندرج رجسٹر رہے۔ جنمین سے ۳ جماعت سال سوم کے اور ۶ جماعت سال چہارم کے ۹ امتحان مین داخل ہوئے اور کل کامیاب ہوئے چوتھے درجہ مین ۷ داخل رجسٹر رہے جنمین سے ایک جماعت سال سوم کا اور ۴ جماعت سال چہارم کے اور ۲ جماعت سال پنجم کے۔ ۴ شریک امتحان ہوئے تین نے پاس کیا۔ درجہ پنجم مین ۴ داخل رجسٹر رہے۔ جنمین سے ایک جماعت سال سوم کا اور ۲ جماعت سال پنجم کے اور ایک سلسلہ نظامیہ کا ۳ داخل امتحان ہوئے اور تینون نے پاس کیا۔

پہلے اور دوسرے اور تیسرے درجہ مین فرسٹ بک آف ریڈنگ پیارے چرن سرکار پڑھائی گئی ہر درجہ کے لیئے اوسی کتاب مین سے ایک ایک حصہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ چوتھے درجہ مین رائل ریڈر ۱ اور پانچوین مین رائل ریڈر ۲ پڑھائی گئی۔

انگریزی کے لیئے صرف ایک گھنٹہ وقت دیا گیا اور انگریزی پڑھنے والونکو انگریزی کے لیئے جو کچھ کرنا تھا سب اُسی ایک گھنٹہ مین کیا چونکہ باقی اور تمام اوقات عربی تعلیم مین مشغول تھے۔

جناب بابو سارداپرشاد گنگولی ہڈماسٹر گورنمنٹ ضلع اسکول آرہ سالانہ امتحان مین ممتحن تھے اُنھون نے ہمارے مدرسہ کی انگریزی تعلیم کی نسبت جو رائے ظاہر کی ہے وہ مولوی حفیظ اللہ صاحب سنائینگے چنانچہ مولوی حفیظ اللہ صاحب نے پہلے اصل انگریزی عبارت پڑھی اور پھر اسکا ترجمہ سُنایا۔ وہ رائے ذیل مین درج کیجاتی ہے۔

مدرسہ کی انگریزی تعلیم کی نسبت بابو سارداپرشاد گنگولی ہڈماسٹر گورنمنٹ ضلع اسکول آرہ کی رائے

مین مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب مالک مدرسہ احمدیہ کی درخواست پر بتقریب امتحان سالانہ سنہ ۱۸۹۶ء بطور ممتحن درجہ اول انگریزی اس تعلیم گاہ مین آیا۔ مینے آج امتحان لیا اور جو ترقی کہ اوسنے کی اُسپر بہت خوش ہوا۔ اس فن کے معلم کو مجھے ہدایت کرنا ضرور ہے کہ اردو سے انگریزی بنانے مین ترجمہ کے طرف دھیان زیادہ دین جسمین کہ متعلمون نے میرے تشفی کے مطابق جواب نہین دیا۔ بہرکیف چونکہ انگریزی یہان مثل سکنڈ لینگویج کے پڑھائی جاتی ہے۔ جو کچھ ترقی اسنے کی عام لحاظ سے قابل تشفی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہر شخص جو بہی خواہ مسلمانان ہے۔ اوسکو مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب کی شکرگذاری اونکی اس قومی محنت کے واسطے جو انھون نے اپنے ہم مذہبون کی تعلیم کے لئے کی لازم ہے جسمین کہ اونھون نے سارے دل وجان کو مصروف کردیا اسکی کامیابی پر جو اس سے تعلق رکھتے ہین اونکو بہت خوش ہونا چاہیے۔

دستخط

سارداپرشاد گنگولی

ہڈماسٹر ضلع اسکول آرہ

بتاریخ ۲ فروری سنہ ۱۸۹۶ء

پھر مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی علی احسن صاحب نے انگریزی درجہ کے طالب العلمون کا امتحان کیا۔ اور جیسے قلیل وقت مین اپنے دیگر مضامین کی مشغولیت کے ساتھ اُنھون نے اسقدر حاصل کیا جو امتحان کرنے سے ثابت ہوا اُسپر اپنی خوشنودی ظاہر کی۔

بعد اسکے مہتمم نے اُٹھکر تربیت کے متعلق بچونکی ایک کاروائی کا حسب مندرجہ ذیل تذکرہ کیا

تذکرہ بچون کی ایک کارروائی کا

اس سال ایک نئی بات متعلق تربیت اطفال کے نہایت خوشی کی یہ ہوئی کہ ہمارے مدرسہ کے

صغیر سن بچون مین کوئی ایسی طرح پڑگئی ہے جس سے اُنمین خود اپنی حالت کے سنوارنے کا ایک جوش
پھیل گیا ہے - چنانچہ اُن بچون نے اس غرض سے آپسمین ایک جلسہ کیا جسمین صرف صغیر سن
بچے شریک تھے - اُس جلسہ مین اُنھون نے جو جو باتین قرار دین اُسکے روسے اُنھون نے ایک
کتاب بنائی ہے - جس مین وہ اُن غلطیونکو لکھتے ہین جو اُنکی جماعت کے کسی شریک سے سرزد
ہوتی ہین - اور غلطیونکے وزن کے اعتبار سے ایک یا دو یا تین جو وہ مناسب سمجھتے ہین صاد بناتے ہین
مثلاً کسی لڑکے نے ایک وقت کی نماز جماعت سے بلا عذر کافی نہین پڑھی تو اُسپر دس صاد
بناتے ہین - یا مثلاً کسی لڑکے نے بے احتیاطی سے سیاہی کپڑہ پر گرا لی یا چھٹی کے وقت درجہ
مین غفلت سے کوئی کتاب چھوڑ دی تو اُسپر ایک صاد بناتے ہین - یا مثلاً کسی لڑکے نے
کوئی سخت کلامی کی - یا اپنے مریض ساتھی کی کسی روز عیادت نہین کی تو اُسپر ایک صاد بناتے
ہین - وہ ہر جمعہ کو ایک خاص وقت مین یکجا ہوتے ہین جہان وہ سوا اپنے ساتھیونکے اور کسیکے
جانے کے روادار نہین ہوتے - وہان یکجا ہو کر اُن صادونکو جو ہفتہ بھر کی غلطیونکا موازنہ
کرنے کو بنے ہین اُنکو گنتے ہین - صادونکی کسی حد کی تعداد کو قابل معافی قرار دیا ہے - کسی حد کے
صادونکو قابل ملامت قرار دیا ہے - کسی حد کی تعداد کو قابل سزا قرار دیا ہے - پھر سزا کے مدارج
قائم کئے ہین - اور آپسمین وہ سزائین جو اُسکے قابل ہوتا ہے دیتے ہین جسکو خاطی بڑے ارشے سے
قبول کرتا ہے - جس بچے کے نام کے کسی خانہ مین ہفتہ بھر تک کوئی صاد نہین ہوتا یعنی جو بچہ
ہفتہ بھر تک کوئی جرم کا مرتکب نہین ثابت ہوتا وہ شیرینی انعام پاتا ہے - ہر بچہ اپنے دوسرے
ساتھیونکی نگرانی کرتا رہتا ہے اور جب کسی سے کوئی جرم سرزد ہوتا ہے فوراً اپنے افسر کو اطلاع
کرتا ہے اور افسر فوراً مدعا علیہ کو باز پرس کرتا ہے اور ثابت ہونے پر حسب ضابطہ اُسکے نام کے
خانہ پر جرم کے موافق صاد کر لیتا ہے - جو جرم ٹانکا جاتا ہے مجرم اُسکا نہایت سچائی سے اقرار
کرتا ہے - اور کسی سے کوئی ایسا جرم اگر سرزد ہوتا ہے جس سے اُسکا کوئی ساتھی آگاہ نہین ہوتا
تو وہ خود اوسکو بڑی دیانت داری سے پیش کر دیتا ہے اور فوراً ندامت سے رونے لگتا ہے -
مینے ایک روز ایک لڑکے کو دیکھا کہ ایک کونہ مین کھڑا رو رہا ہے - سبب دریافت کیا تو اوسنے
روتے ہوئے کہا کہ مجھپر صاد ہو گیا ہے - مینے اسکا کچھ مطلب نہ سمجھا - تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا

کہ اُنھون نے یہ سب کارروائیان آپس مین چپکے چپکے کر رکھی ہین۔ مین اُس خوشی کو ظاہر نہین کرسکتا جو مجھے اپنے اُن ننھے ننھے بچونکی ان کارروائیونکے معلوم کرنے سے حاصل ہوئی۔ بچونکے اس کمیٹی کے ممبران فقط چالیس مقیمین (بورڈران) ہین مینے ایکے وزانکا رجسٹر ملاحظہ کیا تو مجھے یہ دیکھکر نہایت ہی تعجب ہوا کہ ان ننھے ننھے بچونپر بعض ہفتہ کا ہفتہ ایسا بھی گذرجاتا ہے کہ باوجود چھوٹی چھوٹی باتون (جیسے فرش یا کپڑے پر روشنائی گرانا۔ منجن یا مسواک سے منہ نہ دھونا۔ کھانے مین فضول بات بولنا۔ یا منہ چلانے کی آواز نکالنا درجہ مین دوات قلم۔ کتاب چھوڑ دینا۔ بُری بات بولنا۔ مدرسہ کے کسی آفس مین بے اجازت جانا وغیرہ) جرم ہونے کے ہم مین فقط ایک ہی لڑکا کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے اور اُسنے سزا لی ہے۔ باقی سب کے سب سزا سے محفوظ ہین۔ بہت حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے اس نظم کو بدین طفلی استقلال کے ساتھ نباہ رہے ہین۔ بلاشبہ یہ ایک نہایت خوشی کی بات ہے۔

بچونکی اس کارروائی کا نہایت عمدہ نتیجہ ظاہر ہوا ہی اور اس سال مین تہذیب نے تمام گذشتہ سالونسے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ ان عزیزونسے بہت امیدین بندھتی ہین۔ خدا انکو اچھا جینا جینے کیلیے چلتا رکھے

اس تذکرہ کے بعد صدر انجمن صاحب اپنی جگہ سے اُٹھے اور مندرجہ ذیل مختصر تقریر فرمائی۔

تقریر صدر انجمن صاحب

حضرات ہر ایک جماعت کے لڑکونکا کمال جرارت اور استقلال سے مختلف سوالات کا جو بڑے بڑے علماے حاضرین جلسہ کی طرف سے ہوے ہین جواب دینا اور بعض چھوٹے چھوٹے بچونکا واعظانہ و عالمانہ تقریرین کرنا مدرسہ احمدیہ کے تعلیم کا عمدہ اثر ثابت کر رہا ہے۔ اور یقین دلا رہا ہے کہ مسلمانونکی ہمت اور توجہ اس مدرسہ کے اعانت کی طرف مصروف رہے۔ تو یہ مدرسہ اپنی دعاوی کا کامل ثبوت اہل اسلام اور پبلک پر ظاہر کریگا۔

جماعت سال پنجم کی تعلیم مین اس سال کمی ہوئی۔ جو سکرٹری کے رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ ولیکن اگر ذی ثروت اہل اسلام توجہ کرینگے تو آیندہ یہ کمی پوری ہوجائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اے مہربان خدا تو ایسا کر اور مسلمانون کو توفیق دے آمین ثم آمین۔

اخیر مین مہتمم نے اٹھکر کہا کہ مدرسہ احمدیہ کی جدید تعلیمی کوششونکی جو کامیابیان پائی جاتی ہین اُسکا باعث حقیقی وہ سرگرم کوششین ہین جو ہمارے مدرسہ کے مدرسین شب و روز حد درجہ کی جانفشانی سے تعلیم دینے مین کرتے ہین - کسی مدرسہ کے مدرسین ایسی مسلسل مشقت نہین کرتے جیسے ہمارے مدرسہ کے مدرسین کرتے ہین - ہم اپنے ان محترم بزرگونکی شکرگذاری کو کبھی فراموش نہین کرسکتے تمام مسلمانان ہند اور بالتخصیص جلسہ مذاکرہ علمیہ کی طرف سے ادب سے ہم انکا شکر کرتے ہین -
چار بجگئے - دوسرے وقت کا اجلاس ختم ہوا -

تیسرا اجلاس

جو ۹ فروری کو سات بجے صبح سے شروع ہوکر ڈیڑھ بجے دن کو ختم ہوا -

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے مسند صدارت پر اجلاس فرمایا -
مولوی حکیم ضمیرالحق صاحب قیس نے اپنی ایک نظم پڑھی جس سے سامعین نہایت محظوظ ہوے - وہ نظم یہ ہے

نظم مولوی حکیم ضمیرالحق صاحب قیس آروی

رباعی بشکرگزاری صاحبان ترہت

جلسے کی یہان جو شادمانی ہے یہ	اہل ترہت کی مہربانی ہے یہ
آرے کی نمایش جو یہان ہوتی ہے	ارباب کرم کی قدردانی ہے یہ

قصیدہ

دکھاؤن کسکو عروس کلام کا جوبن	کہان سے ڈھونڈکے مین لاؤن قدردان سخن
خیال شاہد مضمون سے شرم آتی ہے	نہ کیون ہو ترعرق انفعال سے دامن
کوئی نظر نہین آتا ہے عیب جو کے سوا	ہین محو خندۂ بیجا ہزارہا دشمن
غضب مین جان ہے اب کیا کرون کدھر جاؤن	ہمیشہ درپئے آزار ہے یہ چرخ کہن
عجیب طرح کی آتش ہے شعلہ زن دل مین	بنا ہے سینہ پرسوز غیرت گلخن
کہون جو حال مین اپنا تو حشر برپا ہو	جو چپ رہون تو جلین غم سے استخوان بدن

نہ پہونچے تا بہ اثر نالے خوبی تقدیر ؛ — نکل کے سینے سے نالے ہوئے غریب وطن
یہ میری فکر رسا مجھکو طعنے دیتی ہے ؛ — کہ کسکی سمت سے ہے اتنی نظم مین قدر سخن
بتا وہ کون ہے جوہر شناس اہل نظر — ہوا ہے میل جسے جانب نزاکت فن
ہے پاس بے ہنری کا تری جماعت کو — لباس جہل مرکب ہے سبکے زیب بدن
نہ صرف و نحو سے مطلب نہ کام منطق سے — نہ فلسفہ و ریاضی کا اب کہین ہے چلن
نجوم و ہندسہ و ہیئت و کلام و ادب — ہین کس مپرس زمانے مین جیسے کامل فن
کوئی ہے مبطل تفسیر و منکر قرآن — اصول و فقہ و اثر سے کہین کوئی بدظن
رموز علم معانی سے کون واقف ہے — فن بیان کا ہے اب نام کس جگہ روشن
عروض و قافیہ کی ہے جو سرد بازاری — خزان رسیدہ ہے عالم مین باغ شعر و سخن
پڑے ہین فرط تغافل سے مدرسے سونے — کوئی نہین کہ ہو زینت دہ بنائے کہن
ہوئی کسیکو جو کسب علوم کی خواہش — غرور کان ابی ہکذا ہوا رہزن
ہزار علم ہون لیکن ہین جہل سے بدتر — نہین ہے جبکہ زمانے مین قدر اہل فن
کمال و نقص کی حالت مین آگیا ہے جو فرق — ہما کو بھی ہے پسند آج بوم کا مسکن
یہی سبب ہے کہ دنیا سے اوٹھ گئے علمار — قبول اسی سے کیا سب نے گوشۂ مدفن
بڑھی جو حد سے فزون کاملون کی بیتابی — سہے کیا ہی تنگی قسمت اسنے عادت زن
دلون مین پھوٹ کچھ ایسی کہ الحذر کہیے — عداوت ایسی کہ بھائی ہے بھائی کا دشمن
مزاجدان نہین کوئی کسی کا دنیا مین — ہے ایک ایک سے ترسان تو دوست بدظن
نہ پاس مذہب و ملت نہ جوش دین ہے کہین — نہ ہے تمدّن و تہذیب و تربیت کا چلن
کسی مین کچھ نہین بو ہی حمایت اسلام — حریف اسکی طرف ہین ہمیشہ تیر فگن
ہوا سماہی ہے کیون تجھ مین ہرزہ گوئی کی — زمین شعر مین ہے گرم فکر کا توسن
یہ کاوشین ہین فضول اور کوششین بیکار — نہ داد پائیگی تیری طبیعت روشن
عبث تلاش مضامین مین جان کھوتا ہے — خبر لے اپنی نہ بن مفت عقل کا دشمن
یہ سنکے جوشش گریہ سے بندھ گئی ہچکی — لئے سرشک نے جھک جھک کے بوسۂ دامن

لگی جو سنگ ملامت کی چوٹ چھاتی پر ٭
ہوئے وہین جگر و دل مین سیکڑون روزن

وفور غم سے لبون کو ذرا ہلا نہ سکا ٭
زبان منہ مین ندامت سے ہو گئی الکن ٭

کبھی رولاتی تھی حسرت سے قوم کی حالت
کبھی کلیجے کو ملتے تھے طعنۂ دشمن

حواس آمد و شد کرتے تھے جو پے درپے
دل ستمزدہ تھا مبتلای رنج و محن

اسی کشاکش بیچارگی مین آخر کار
کسی نے مجھکو سنایا وہ مژدۂ احسن

کہ جسکو سنتے ہی بے ساختہ اچھل کر مین
خوشی مین کہنے لگا یہ کہ سن تو او بدظن

کدھر خیال ہے تیرا تجھے خبر بھی ہے
گیا وہ جہل چلی علم کی ہوا سن سن

فرشتہ خو شرف دین جناب ابراہیم
وحید دہر عدیم المثال فخر زمن

ہے جنکی ذات مبارک سے شوکت اسلام
بنے ہین جنکی نصایح سے دوست سب دشمن

سمجھکے قوم کی خدمت گزاریون کو وہ فرض
مدام غوطہ زن بحر فکر ہین ہمہ تن ٭٭

ہوے اشاعت ہر علم و فن پر آمادہ
ہزار حسن سے دل کے کنول کئے روشن

دکھائی جودت طبع روانکی گلکاری ٭
بنا کے مدرسۂ احمدیہ کو گلشن ٭

ہے درجہ درجہ ہر اک رشک تختۂ گلزار
ہزار دانۂ شبنم سے [illegible] پر کئے دامن

ہین پھول کون یہان سے تمام طالب علم
بلا کے پتلے فنون و علم کے مخزن ٭

وہ ننھے ننھے جو بچے ہین غنچۂ نوخیز
چٹک کے حرفونکو دیتے ہین بوسہای دہن

ہے کوئی نغمہ سرا کلام ایزد پاک
بسان طوطی شکر فشان صحن چمن ٭

کوئی ہے صرف صغیر و کبیر پر مائل
کسی کا نحو کی جانب بڑھا ہوا توسن

کہین تصور و تصدیق کے مباحث ہین
کہین مسائل حکمت مین کوئی گرم سخن ٭

کوئی ہے ہندسہ ہیئت و کلام مین طاق ٭
کوئی ہے فقہ و اصول و حدیث مین پرفن

اگر کسی کو توجہ ادب کی جانب ہے ٭
تو نظم و نثر کی ہے مشق مشعل روشن

ہر ایک علم کی بحثین زبان پر فرفر
خدا کی شان کہ ایسا کمال یہ بچپن ٭

طلسم ہے کہ یہ ہے کارخانہ جادو کا
سمجھ ہی مین نہین آتا ہے کیون نہوا الجھن

نصاب وہ جو ہوا یون قبول خاطر خلق
نظر مین جچتے نہین اب طریقہای کہن

غرض درست ہے سب طرح کیل کانٹو سے ۔۔۔ مٹا اسپر آئے بھلا کیا ہے طاقت دشمن
جو کچھ کمی ہے تو اتنی ہے بس کہ ہای اب تک ۔۔۔ بقا کی شکل سے غافل ہین سب سخی زمن
شکست ہر در و دیوار مدرسہ صد حیف ۔۔۔ سنا رہی ہے بآواز نالہ و شیون ؛؛
مگر نہین ہے تعجب خدا سے عالم سے ۔۔۔ کہ بھر دے گوہر مقصود سے یہ ہمین دامن
ابھی کہین سے کوی سرپرست آجاے ۔۔۔ بلند حوصلہ ذی شان دوست صاحب فن
ٹھہر ٹھہر نہ بڑھ آگے زیادہ اے خامہ ۔۔۔ ہے وقت تنگ نہ ہو جاے بار طول سخن
اگرچہ جوش مضامین ہین موجزن دل مین ۔۔۔ مگر تو سجدے کی خاطر جھکا سر و گردن
قلیل محض ہے فرصت مجھے بھی لازم ہے ۔۔۔ اوٹھاؤن دست دعا سوی بادشاہ زمن
تری نگاہ عنایت سے رات دن یارب ۔۔۔ یہان تازہ رکھے سبز علم کا گلشن ؛؛
معلمون کی وہ فیاضیان ہون لڑکون پر ۔۔۔ فرشتے دیکھکے جسکو پکار اوٹھین احسن ؛؛
یہان کے مہتمم و بانی و ملازم کو ؛؛ ۔۔۔ فروغ و اوج ہین کہ رشک انجم روشن
تمام اسکے ہوا خواہ اے خدا خوش ہون ۔۔۔ حسد کی آگ مین ہر دم جلا کرین دشمن

مناسب اب ہے یہ ای قلیس دیکھون فیض اثر
زبان بند کرون مین لگا کے قفل دہن

اسکے بعد مولوی رحمۃ اللہ صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام مونگیر اُٹھے اور ایک تقریر سُنائی اور حالی کے چند بند بڑے ذوق و گداز سے پڑھے جس سے اہل جلسہ محظوظ ہوے افسوس کہ وہ تقریر موجود نہ رہنے کے سبب سے درج نہو سکی۔

اسکے بعد مولوی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور اپنی جگہہ سے اُٹھے اور نہایت خوبی سے ایک مختصر تقریر کی جو ذیل مین درج کیجاتی ہے۔ مولوی شمس الدین صاحب کے خوبی بیان اور ادائے کلام سے لوگ اسقدر محظوظ ہوے کہ جب اُنکا وقت ختم ہو گیا اور یہ کہکر بیٹھنا چاہا کہ "مجھے اور بہت کچھ بیان کرنا تھا مگر افسوس ہے کہ میرا وقت ختم ہو گیا" تو عموماً لوگون نے یہ خواہش ظاہر کی کہ اور وقت دیا جاے۔ چنانچہ اور وقت دیا گیا۔ سکرٹری صاحب موصوف نے اور جو بیان کرنا تھا بیان کیا۔ وہ تقریر یہ تھی۔

تقریر مولوی شمس الدین صاحب

السلام علیکم -

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر بزرگان -

اگرچہ میرے مکرم مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب مہتمم مدرسہ احمدیہ آرہ نے محض حسن ظنی سے جو انکو اس عاجز کی نسبت ہے - مجکو اس جلسہ مین تقریر کرنے کیواسطے ارشاد فرمایا ہے - مگر مین سمجھتا ہون کہ ایسے عظیم الشان جلسہ مین جہان بہت بڑے بڑے اہل کمال اور اہل فضل رونق افروز ہین باوجود اس ارشاد کے بھی جسکی تعمیل مین کھڑا ہوا ہون - میرے جیسے ہیچمدان اور ہیچمیرز کا کھڑا ہونا ایک گستاخانہ جرأت ہے - اور اس جرأت کیواسطے مین آپ صاحبان سے معافی کا خواستگار ہون - مین آپ بزرگون کے مقابلہ مین جو سب کے سب خدا کے فضل سے علم و فضل - فصاحت و بلاغت مین کمال رکھتے ہین ایک عجمی شخص کی حیثیت رکھتا ہون - اور اس وجہ سے بھی ایسی جسارت کرنا جیسی کہ مینے کی ہے فی الحقیقت گستاخی مین داخل ہے - اور اسواسطے مجکو دوبارہ آپ بزرگون سے طلب معافی کی ضرورت نظر آرہی ہے افسوس ہے کہ تقریر کرنے کیواسطے مجھے تھوڑا وقت دیا گیا ہے - اور جس طریق پر مین خیالات ظاہر کرنا چاہتا تھا وہ وقت اسکے واسطے ہرگز کافی نہین - اسلئے مین اختصار اور ایجاز کو مدنظر رکھکر اس امر کی کوشش کرونگا کہ اپنے تمام خیالات کو نہایت ہی کانٹ چھانٹ کر آپ صاحبان کے جناب مین پیش کرون - چونکہ ایسا کرنے مین بھی میرے جیسے کم علم شخص کا تعرض کرجانا یقینی امر ہے - اسلئے بھی آپ سے آپکی عفو اور اغماض کی توقع رکھتا ہون -

مین اپنی تقریر مین بہت احتیاط کیساتھ ان امور کو بیان کرونگا تاکہ وقت زیادہ نہو جاوے مین کون ہون - کہان سے آیا کیون آیا اور جس غرض سے آیا اُسمین کامیاب ہوا یا نہین -

حضرات ! مین انجمن حمایت اسلام لاہور کا ایک ناچیز خادم ہون جیسا کہ مکرمی مولوی رحمت اللہ صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام مونگیر اور جناب مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم نے بیان فرمایا ہے - مدرسہ احمدیہ آرہ کی تعلیم کی عمدگی کا کچھ عرصہ سے پنجاب مین ذکر چلا آتا ہے -

دوسال ہوے میرے ایک دوست نے مجکو اس مدرسہ کا نصاب تعلیم دکھایا جسکو دیکھکر مجھے ازحد حیرت ہوئی۔ میرا دوست تو اسکو پہلے ہی سے ایک دعوی بلا دلیل سے زیادہ وقعت نہین دیتا تھا۔ مین نے جب غور کیا تو مجھے بھی نہایت تعجب ہوا کہ یہ نصاب معیار عمل مین کیونکر کھرا اتر سکتا ہے۔ کل آٹھ سال کی میعاد مین عربی اور دینیات کا ایم اے ہو جانا جسکا موجد نصاب نے دعوی کیا ہے کبھی درست نہین ہو سکتا۔ دوسرے اسلامی اور عربی مدارس کے (جو فی زمانہ ہندوستان مین جاری ہین) حالات اس دعوے کی تکذیب کر رہے ہین۔ غرضکہ مجکو اس نصاب اور مدرسہ احمدیہ آرہ کی حیرت انگیز تعلیم کا کسی وجہ سے بھی یقین نہین آسکتا تھا۔ اور مین چونکہ خود بھی ایک بڑی تعلیمی انسٹیوٹیشن سے تعلق رکھتا ہون۔ اسکی صداقت کی نسبت بہت ہی شک مین رہا۔

جناب مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب فروری ۱۸۹۵ء مین انجمن حمایت اسلام لاہور کے دسوین سالانہ جلسے مین لاہور تشریف لائے۔ یہ موقعہ نہین ہے کہ مین انجمن کے مقاصد اسکی کاروائیان اور خاص کر اسکے سالانہ جلسون کی عظمت اور شان کو بیان کرون اور یہ بتاؤن کہ یہ غریب مسلمانونکی انجمن کس درجہ تک مسلمانان پنجاب کے حق مین خدا کی بہت بڑی رحمت ہے اور اسکے واسطے کہانتک مفید ثابت ہوئی ہے۔

خیر مین اس بیان کو یہین چھوڑتا ہون۔

جب مولانا صاحب تشریف لائے تو مینے مدرسہ احمدیہ آرہ کے نصاب تعلیم کی نسبت جو مجکو شکوک و شبہات تھے مولانا صاحب کے آگے بیان کئے۔ مولانا نے نہایت عمدگی سے میری تسلی و تشفی کی اور فرمایا کہ اسکی تصدیق کے واسطے مدرسہ کی تعلیم کے عملی نتائج کو دیکھا جاوے ہم (مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب) ہر سال علی روس الاشہاد دکھاتے ہین کہ کیسی کامیابی کیساتھ نصاب تعلیم کے مطابق تعلیم ہو رہی ہے۔

انجمن والونکو شوق ہوا کہ مدرسہ احمدیہ آرہ کے تعلیمی نتائج ضرور دیکھے جاوین۔ چنانچہ اس سال مولوی صاحب کی دعوت پر انجمن نے اس عاجز کو اس جلسہ مین شریک ہونے کے لئے منتخب کیا اور ہدایت کی کہ مین بہ توجہ خاص اور بہ نظر غائر مدرسہ کی تعلیمی حالت کو دیکھون۔ اور جو کچھ دیکھون اسکی ممبران انجمن کو رپورٹ دون۔

حضرات! آپکو اُن سوالونکا کہ مین کہان سے آیا پورا جواب مل گیا ہے اب آخری سوال کا جواب کہ مین اپنے آنیکی غرض اور مدعا مین کامیاب ہوا ہون یا نہین۔ باقی ہے اور اُسے اب عرض کئے دیتا ہون۔

مین نے کل مدرسہ احمدیہ آرہ کے طالب علمون کی نمایش دیکھی ہے۔ مین مہتمم صاحب کو خوش کرنیکی نیت سے ہرگز نہین بلکہ اظہار واقعہ کی غرض سے کہتا ہون کہ کل کی کارروائی نے مجکو نہایت حیرت مین ڈالدیا ہے۔ اور مین اس کارروائی کو مولوی صاحب کی کرامت سمجھتا ہون۔ خوردسال بچونکا ایسی صفائی۔ صحت اور جرات کیساتھ ہر ایک سوال کا جواب دینا مولوی صاحب کی کرامت مین داخل نہین تو اور کیا ہے۔

حق تو یہ ہے اور کلمہ حق کہدینے مین مجھے کوئی شرم نہین کہ میرے خیال مین ہندوستان بھر مین کسی مدرسہ کے تعلیمی نتایج ایسے تسلی بخش نہین نکلے۔ جیساکہ مدرسہ احمدیہ کے اور اسوجہہ سے اس مدرسہ کو دیگر کل تعلیم گاہون پر فضیلت حاصل ہے۔ مین انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام امور کو جو اس جگہہ مینے مشاہدہ کئے ہین۔ اراکین انجمن حمایت اسلام لاہور کے روبرو بیان کرونگا

ایک بات مجھے اور دیکھنا ہے جسکے بعد میری غرض مکمل طور پر پوری ہوگی اور وہ بات ہے طریق و طرز تعلیم۔

نصاب کیسا ہی عمدہ اور بے عیب کیون نہ ہو۔ اگر طرز تعلیم اچھا نہین۔ یعنی معلمین اچھی طرح پوری توجہہ اور محنت سے نہین پڑھاتے تو نصاب کی عمدگی کسی مصرف کی نہین اور اُس سے کوئی فائدہ نہین پہنچ سکتا۔ اگرچہ تعلیمی نتایج سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ احمدیہ کا طرز تعلیم بھی نہایت عمدہ ہے اور مدرس صاحبان بڑی سرگرمی سے پڑھاتے ہین۔ تاہم مین اپنی آنکھونسے دیکھنا چاہتا ہون کہ وہ کسطرح پڑھاتے ہین۔ اور اس غرض کے لئے مین مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب کیساتھ آرہ جاؤنگا۔

حضرات! مجھے جو کچھ عرض کرتا تھا اپنی پراگندہ تقریر مین عرض کردیا ہے اب مین اپنی جگہہ پر بیٹھنے کی اجازت چاہتا ہون۔ اور اس مجلس پر سلام کہتا ہون۔

بعد اسکے ابومحمد ابراہیم اپنی جگہہ سے اُٹھے اور ذیل کا سوال اجلاس مین پیش کیا:-

"مدرسہ احمدیہ کی اور اُن مقاصد کی تکمیل کی جو اس جلسہ مذاکرہ علمیہ کی ہین ہم مسلمانونکو ضرورت ہے یا نہین"

اس سوال کے پیش کرتے وقت اُنھون نے نہایت جوش سے ایک لانبی تقریر کی جو ذیل مین درج ہے۔

تقریر ابو محمد ابراہیم

جناب صدر انجمن صاحب۔

اور اے بزرگو جو اس کثرت سے یہان اکٹھا ہو- آج مین آپ کی جناب سے اس امر کا فیصلہ چاہتا ہون کہ "مدرسہ احمدیہ کی اور ان مقاصد کی تکمیل کی جو اس جلسہ مذاکرہ علمیہ کے ہین ہم مسلمانون کو ضرورت ہے یا نہین۔"

قبل اسکے کہ آپ کوئی فیصلہ کرین- ضرور ہے کہ مین اپنے ان خیالات کو آپ صاحبون پر صاف صاف ظاہر کرون جو مدرسہ احمدیہ کی نئی اوٹھان اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کی بنا کے باعث ہوئے- اور ان ضرورتون کو پیش کرون جنکی پوری کرنے کے لئے مدرسہ احمدیہ نئے راستہ پر چلایا گیا اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کی بنا ڈالی گئی۔

جناب صدر انجمن صاحب ہمکو اس امر کے فیصلہ کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ "اسلام کو دنیا مین باقی رہنا چاہیے یا نہین، اگر آج ہم ایسے کمبخت ہوگئے ہین کہ اسلام کے دنیا مین باقی رہنے کی کچھ ضرورت نہین سمجھتے تو اوس گھڑی سے پہلے جبکہ یہ آواز ہمارے مُنہ سے نکلکر آسمان تک پہونچے ہمکو زمین کے اندر دفن ہوکے سڑ گل کر نیست اور نابود ہوجانا چاہیے۔

ہمکو اس امر کے ثابت کرنیکی ضرورت نہین ہے کہ "اسلام کا دنیا مین باقی رہنا اور اوسکا منتشر

وشاداب ہونا اور اوسکا ترقی پانا اور اوسکا معزز اور موقر رہنا اور اوسکی عظمت اور رفعت اور شان اور کام کا باقی رہنا اور جاری رہنا اور ترقی پانا بالکل اسپر موقوف ہے کہ دینی اور عربی تعلیم کو نہایت عزت دیجاوے اور اوسکو نہایت ہی اعلی درجہ پر پہونچایا جاوے اور بہت وسیع دائرہ مین نہایت کمال کیساتھ خوب پھیلایا جاوے۔

مگر صاحبو نظم عالم پر نظر کرو اور دیکھو کہ اس جہان مین کبھی کسی شئے کو وسیع دائرہ مین پھیلانے مین کامیابی نہین ہوسکتی جبتک کہ وہ دائرہ جسمین تم اوس شئے کو پھیلانا چاہتے ہو اوس شئے کو اپنے لئے بکار آمد نہ سمجھ لے اور جن امور کو وہ دائرہ اپنی ضرورتین گردانتا ہے وہ شئے اونکی سمجھ مین اون ضرورتون کی رفع کرنیوالی نہو۔ پھر یہ بھی خیال کرو کہ کبھی کوئی شئے ٹھیک طور پر بکار آمد نہین ہوسکتی اور دنیا اوسکو بکار آمد نہین سمجھ سکتی جبتک کہ وہ شئے نہایت اعلیٰ درجے کی سلجھی ہوئی اور پھر چھی حالت مین نہ پہونچائی جاوے اور صاف صاف عمدہ اور ٹھوس نتیجہ پیدا کرنے والی نہ دکھائی دے۔ اگر وہ شئے بکار آمد نہین ہے اور ایسی نہین دیکھائی دیتی اور اوس سے عمدہ نتایج ضرورت کے مطابق نہین پیدا ہوتے اور نہین دکھائی دیتے تو تم یقین کرو چاہے کتنا ہی غل اور شور بپا کرکے آسمان کو سر پر کیون نہ اوٹھا لیا جاوے مگر اوسکے پھیلانے مین ہرگز ہرگز کامیابی نہین ہوسکتی۔ اوس شئے کی ترقی نہین ہوسکتی اور جتنی ہوچکی ہو اوسمین دن بدن تنزل آتا جائیگا اور رفتہ رفتہ وہ شئے نیست اور نابود ہو جاوے گی۔

پس اگر تم عربی اور دینی تعلیم کو بہت وسیع دائرہ مین نہایت کمال کیساتھ خوب پھیلانا چاہتے ہو تو ضرور ہے کہ اوسکو اعلیٰ درجہ کی سلجھی ہوئی اور پھر چھی حالت مین پہونچاؤ اور اوسکے لئے ایسی روش اختیار کرو جس سے وہ صاف صاف عمدہ اور ٹھوس نتیجہ پیدا کرنے والی دکھائی دے اور وہ وسیع دائرہ اوسکو اپنے لئے بکار آمد اور اپنی ضرورتون کی رفع کرنے والی شئے سمجھے۔ اور بغیر اسکے تم ہرگز کامیاب نہین ہوسکتے۔ عربی تعلیم روز بروز نیست اور نابود ہو جائیگی تم سر پٹکتے رہجاؤگے اور تمھارے چیخنے چلانے سے کچھ نہو گا۔ ہاے افسوس اوس دن اسلام کا کیا حال ہو گا۔

دیکھو کہ "آج ہمارے یہان عربی تعلیم کے پھیلانے کا کوئی بندوبست موجود ہے یا نہین" اگر ہے تو "ایسی روش مین ہے یا نہین جس سے کامیابی کی امید ہو"

بمبئی سے اُٹھو اور برما تک چلے جاؤ۔ کشمیر سے اُٹھو اور خلیج بنگالہ تک چلے جاؤ۔ اسکے درمیان کی ساری وسعت کو عربی درسگاہوں سے آج بھر پاؤ گے۔ عربی درسگاہوں کی اتنی کثرت دیکھو گے کہ اس صدی سے پہلے یہ کثرت کبھی ہندوستان کو نصیب نہیں ہوئی تھی۔ مگر ویسی روش سے جیسی کہ ان درسگاہوں کی ہے اور ویسے انتظاموں سے جیسے کہ ان مدرسوں کے ہیں اور ویسی تعلیم سے جیسی کہ یہ درسگاہیں دیتی ہیں۔ مجھے یہ کہنے کے لئے معاف کرو کہ کچھ نہیں ہونے کا۔ اور ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ ان درسگاہوں سے تعلیم پاکر نکلتے ہیں انکی تمام حالتیں علم۔ عمل۔ عزت۔ عظمت۔ اخلاق۔ معاشرت۔ تمدن۔ معاش۔ وجہ معاش ہر حیثیت سے ایسی ردی اور افسوس کے قابل ہوتی ہیں کہ اونھیں دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ الٰہی یہ کیا کر کے نکلے ہیں اور کیسے ہیں۔ کیا ہونے گئے تھے اور کیا ہو آئے گو وہ بڑی موٹی موٹی کتابیں اور بڑے بڑے حکیموں کی تصنیفوں کا ایک بہت بڑا لنبا سلسلہ پڑھ چکتے ہیں مگر دماغ میں روشنی۔ خیالات میں وسعت۔ نظر میں بلندی بالکل نہیں آتی اور ایک عجیب طرح کی بھول بھلیاں اور عجیب پیچیدہ بندشوں میں اونکا دماغ پھنس جاتا ہے اسی میں مست رہتے ہیں اور طوق و سلاسل جو اونکو جکڑے ہوئے ہیں اُنھیں سُجھائی نہیں دیتے۔ اونکے اخلاق ایسے گندے اور نفرت کے قابل ہوتے ہیں جس سے وہ ساری دنیا کی نظر میں نہایت ذلیل اور خوار ہو جاتے ہیں۔ ایسے خسیس اور چھچھورے ہو جاتے ہیں کہ لوگ اونکو اپنی سوسائٹی میں شامل کرنا اپنے لئے ہتک خیال کرتے ہیں۔ کم ظرفی سے بھلے مانسوں میں خواہ مخواہ گھس پیٹھ کرتے پھرتے ہیں اور وہ اپنی بھلے منساہی سے پہلے تو کچھ تہذیب برتتے ہیں پھر یا تو بطرائف الحیل نکال دیتے ہیں یا اپنی صحبت کا مسخرہ بنا لیتے ہیں کمینہ خود غرضی۔ بیہودہ غرور اور تمام وہ خرابیاں جو انسان میں خود پرستی اور نفسانیت پیدا کر دیتی ہیں اونمیں حد درجہ کو ہوتی ہیں۔ اتفاق۔ ملکر کسی کام کو انجام دینے کا اور ایسی خوبیوں کا مادہ جو کسی بڑی جماعت کے مجموعی اور مشترک کاموں کے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے اونسے سلب ہو جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں سے ایسے گئے گذرے ہوتے ہیں کہ سوا مکتب خانوں کی میانجی گری کرنے اور وعظ کہکر محنتانہ لے لینے اور پیری مریدی کی سلامی اور نذرانہ کا بیچارے غریبوں سے سالانہ ٹیکس اور جزیہ وصول کر لینے کے اور کسی مصرف ہی کے نہیں ہوتے۔ غرض کوئی

لیگنڈا اونکا ایسا نہین ہوتا جسکو دیکھکر انسان اوس تعلیم کو جسکو حاصل کرکے یہ نکلتے ہین عزت کی
نگاہ سے دیکھ سکے کبھی کوئی شخص اسکو بکار آمد نہین سمجھے گا۔ اور کبھی اس سے اپنی ضرورتون کے
رفع ہونیکی امید نہین رکھے گا اور نہ درحقیقت ایسی تعلیم سے وہ ضرورتین رفع ہوسکتی ہین جو
عربی تعلیم کیساتھ وابستہ ہین۔ آج ان درسگاہونمین ان تمام قابل افسوس نتائج کیساتھ
طالب العلمونکی جھنڈکے جھنڈ جمع دیکھتے ہو وہ صرف اوس گروہ کی غفلت کا نتیجہ ہے جس گروہ کے وہ
طلبہ ہوتے ہین۔ وہ غفلت اور بےخبری کی حالت مین ہین اور اونکے سامنے ایک پردہ پڑا ہوا ہے
مگر جسوقت وہ ہوشیار اور خبردار ہونگے اور وہ پردہ اونکے سامنے سے اوٹھے گا فی الفور وہ
بھی عربی تعلیم سے نفرت کرنے لگینگے اور اوسکو دور کرینگے۔ اور اونکے خبردار اور ہوشیار
ہونے کو اب کچھ زیادہ دیر نہین ہے۔ دیکھو ہوا کا رخ! دنیا کو اوسکے جھونکے کدھر ہنکائے
لیے جاتے ہین۔ اوسکی ہرسنسناہٹ کانونمین کیا پڑھکر پھونک رہی ہے! اگر یہی حالت
عربی تعلیم کی رہی تو ہماری حالت ایک ناکامیاب طبیب کی سی ہوجائیگی جو اپنے شہر کی آب وہوا
کے خراب ہونے اور امراض کے پھیلنے کی دعائین کیا کرتا ہے۔ دعائین کرنا پڑینگی کہ "اونکو روشنی
نہ ملے اور غفلت مین گرفتار رہین مگر ہماری اس قسم کی دعائین نہین قبول ہونے کی اور وہ
وقت جلد آجائیگا جب عربی تعلیم کا نام ونشان تک مٹجائیگا پس ایسی تعلیم سے جیسی کہ ان
مدرسونمین ہوتی ہین نہ تو ہم عربی تعلیم کو باقی رکھ سکتے ہین نہ اوسکو عزت دے سکتے ہین نہ اسکو
وسیع دائرہ مین پھیلا سکتے ہین نہ اوس سے وہ ضرورتین رفع ہوسکتی ہین جنکے لحاظ سے عربی
تعلیم ضروری ہے اور نہ اوس سے سوا مضرت کے کچھ فائدہ ہے۔

اگر ہم اسکو باقی رکھنا اور عزت دینا اور وسیع دائرہ مین پھیلانا اور اپنی ضرورتین جو اس سے
وابستہ ہین رفع کرنا اور فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین تو ہمکو ضرور ہے کہ چپکے بیٹھے رہنے کی عوض
اون خرابیون کو دریافت کرین جو موجودہ عنوان تعلیم عربی مین واقع ہوتی ہین جنکے باعث
ویسا قابل افسوس نتیجہ ظہور مین آتا ہے اور جسکی وجہ سے عربی تعلیم اس زمانہ مین نہایت حقیر
اور ذلیل ہوگئی ہے۔ اور اسکی تفتیش کے درپے ہون کہ وہ کونسا طریقہ ہے جسکے اختیار کرنے
سے ہم عربی تعلیم کو نہایت اعلیٰ درجہ پر پہونچا سکتے۔ اور اپنی وہ ضرورتین رفع کرسکتے ہین

جو اوس سے وابستہ ہین۔

موجودہ تعلیم عربی کی خرابیو نپر پانچوین سالانہ اجلاس ہین مینے جو کچھ کہا تھا وہی اسوقت بھی کہتا ہون کہ میری سمجھ مین انسان کو انسان بنانے کے لئے صرف تعلیم کافی نہین ہے۔ بڑی چیز جو انسان کو انسان بنا سکتی ہے وہ تربیت ہے بلکہ تربیت ہی اصل ذریعہ ہے انسان کو انسان بنانے کا جسطرح کہ کسی شخص کو تعلیم یافتہ بنانے کے لئے صرف حروف ہجا کا ہجّے ہجوا دینا کافی نہین بلکہ مضامین حکمیہ کے دقیق مسائل پر آگاہ کرنا اور اونپر اوسے قدرت دلانا ضرور ہے۔ اسیطرح انسان کو انسان بنانے کے لئے کتابی تعلیم کافی نہین۔ بلکہ عمدہ تربیت دینا ضرور ہے۔ اسکو سمجھو تعلیم بمنزلہ حروف ہجا کے ہے اور اس سے زیادہ وقعت نہین رکھتی۔ کیا سبب ہے کہ بڑے بڑے صاحب دماغ اور بلند حوصلون اور صحیح دماغون اور آسمانی جوہر والے جو دنیا مین گذرے ہین اونکے جلیس وہمنشین بھی ضرور معمولی لوگونکی بہ نسبت زیادہ بلند حوصلہ اور فہیم و فریس ہوگئے ہین ؟ حالانکہ اونمین سے اکثر صحبتین ایسی گذری ہین جنمین تعلیم کا نام و نشان تک نہ تھا۔ کیا عرب کے اوس زمانہ کی تاریخ مین جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور انھین بزرگان علیہم السلام جیسے اور صحابہ رضی اللہ عنہم تھے فراست و فرزانگی مین اپنے بہتر یا انکے برابر یا انکے لگ بھگ کسی اور کیکو پایا ہے؟ مگر دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبتون مین ارسطو اور افلاطونکی حکمت اور سیکن کی فلاسفی کا دور نہین ہوتا تھا۔ ڈارون کی تھیوری اور سپنسر کے خیالات کے مباحثے نہین کئے جاتے تھے۔ پھر کیا اُس صحبت و تربیت کے سوا جوان بزرگونکو ہمارے نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بدولت حاصل ہوئی کچھ اور تھا؟

مین سمجھتا ہون کہ انا نونمین جب خدا چاہتا ہے کوئی آدمی ایسا پیدا ہو جاتا ہے جو اپنی ایک غیر معمولی غور و فکر سے ایک ایسا خیال پیدا کرتا اور ایک ایسا بول بول پڑتا ہے جو اوس کے معاصرون مین ایک نیا اور انوکھا خیال ہوتا ہے۔ پھر اوسکی تربیت اور صحبت سے اوسکے ہمصحبت وہمنشین اُسی خیال مین رنگ جاتے اور وہی بول بولنے لگتے ہین۔ پھر اگر وہ خیال اور وہ بول کسی راستی اور قومی بناپر مبنی ہوتا ہے تو اوسکی راستی اور قوت اور دن پر اپنا اثر ڈالتی اور

اونکو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ وہ خیال اور پول اقرب فالاقرب کی نسبت کی رعایت کے ساتھ بتدریج ایک بڑے دائرہ مین دائر و سائر ہو جاتا ہے - مگر اوسکا دائر و سائر ہونا اسی پر موقوف نہین ہے کہ وہ خیال اور پول راست بھی ہو - اِلا کسی خاص قسم کی قوت کا ہونا اوسمین البتہ پر ضرور ہے - ورنہ وہ پھیل نہین سکتا اور مختلف دماغون پر اپنا قبضہ نہین کر سکتا صاحبو یہ جو تم آج دیکھتے ہو کہ ہماری قوم مین مذہب کی طرف سے اسقدر غفلت اور بے پروائی پھیل گئی ہے اور روز بروز نہایت سرعة کیساتھ پھیلتی جاتی ہے اسکا باعث عموماً لوگ اس زمانہ کے سائینس اور فلسفہ کو خیال کرتے ہین - اصل باعث اوسکا وہ ہو یا نہو مگر مین یہ ضرور خیال کرتا ہو کہ اس وبا کے پھیلانے مین تربیت و صحبت کو بھی کچھ دخل ہے چاہے یہ دخل ایجابی طور پر ہو یا سلبی - یعنے کسی خاص تربیت و صحبت کے وجود کا اثر ہو یا کسی خاص تربیت و صحبت کے فقد انکا تم دیکھ سکتے ہو کہ اُن لاپرواؤن اور بے فکرون کی تعداد جو مذہب کی طرف سے لاپروا اور بے فکر ہین بہت ہے - تم شمار مین نہین لا سکتے - مگر اونکو جنھون نے اس زمانہ کے سائینس اور فلسفہ کی ایک ہلکی سی جھلک بھی دیکھ لی ہے چاہو او نگلیو نپر گن لو - جب سے انگریزونکی حکومت ہوئی ہے اور جب سے کلکتہ - الہ آباد - پنجاب - بمبئی اور مدراس مین یونیورسٹیان قائم ہوئی ہین اوسوقت گذشتہ سال تک پانچون یونیورسٹیونین جسقدر مسلمان گریجویٹ ہوے اون سب کو جوڑ کر جو تعداد حاصل ہوتی ہے وہ ماشاراللہ تمھاری قوم کی آبادیکے مقابل مین بہت ہی خوبصورت درجہ رکھتی ہے یعنے چھ کرور کے قریب تو تمھاری آبادی ہے اور اس چھ کرور کے قریب مین گذشتہ سال تک گریجوٹ کتنے ہوئے اور بی - اے - کتنون نے پاس کیا کہ ۹۰ ہوئے - ماشاراللہ - جو حضرات مقدسین تعلیم انگریزی کے مخالف ہین وہ خوش ہولین اور جو مدبران قوم اوسکے حامی ہین آہ بھر لین - مجھے اپنی جگہہ پر نہ تو خوشی ہے اور نہ آہ بھرنا ہے مگر یہ ضرور کہونگا کہ ہماری قوم کی حالت اوس عاشق سی ہے - جو حرمان نصیبی سے آہ بھر کر کہتا ہے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم ۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
گئے دونون جہان کے کام سے ہم ۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

پھر صاحبو تم یہ بھی جانتے ہو کہ یونیورسٹیون کے امتحان دینے والے امتحان پاس کر لینے کی غرض سے محض لفظ ہی الفاظ کے ازبر کر لینے کے مالک ہوتے ہین -

طور پر ضرورتونکا ایک پہاڑ جو سر پر آجایا کرتا ہے اونکو تمیز کرے پھر اپنی عقل کی رہنمائی سے جو طریقہ مناسب اون ضرورتون کے رفع کرنے کا معلوم ہو اختیار کرے - اور مختصر یہ ہے کہ وہ جاننے لگے کہ انسان کو انسان ہونے کی حیثیت سے کیونکر جینا چاہیے اور کیونکر مرنا چاہیے اسیطرح اوسیطرح جئے اور اوسیطرح مرے کہ اسی مین اوسکی بڑائی ہے اسی مین اوسکی خوبی ہے اور یہی اسکا فرض ہے -

واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم -

مگر صاحبو تعلیم سے چاہے وہ کسی قسم کی تعلیم ہو یہ مقاصد نہین حاصل ہوسکتے جبتک کہ تعلیم کیساتھ تربیت شامل نہو اور درحقیقت تربیت ہی اصل آلہ ان محاسن کے پیدا کرنیکا ہے - یقین کرو کہ جو تعلیم تربیت سے خالی ہوگی وہ بعوض اسکے کہ کچھ فائدہ پہونچاے اخلاق اور مذہب کے حق مین سخت مضر ہے ایسی تعلیم پانیوالون سے بالیقین وہ لاکھون گونہ بہتر ہین جو بالکل ان پڑھ ہین - کیونکہ خلقی خوبیان اونمین باقی رہتی ہین اور تعلیم بلا تربیت اونھین مٹا دیتی ہے - آنکھین کھولو اور دیکھو

صاحبو ا ہملوگ تربیت سے اوسیقدر غافل ہین جسقدر اوس سے نہ غافل رہنا چاہیے تھا بس یہی ایک بڑی خرابی موجودہ انداز تعلیم عربی مین ہے جسکے باعث وہ نتیجہ جو اوس سے حاصل ہونا چاہیے نہین ہوتا اور اولٹا نتیجہ پیدا ہوتا ہے - اس دھوکے مین نہ رہنا چاہیے کہ اگلے زمانہ مین بھی تربیت کا کوئی انتظام نہ تھا بیشک اس زمانہ کا سا باضابطہ انتظام نہ تھا مگر اوس زمانہ مین بے ضابطہ ہی طور پر طالب العلمونکے صحبتین ایسی خوب رہتی تھین کہ شاید باضابطہ کیسے بھی آپ وہ خوبی تم بمشکل حاصل کرسکوگے - اوس زمانہ مین طالب العلمون کو بین جن صحبتونسے سابقہ رہتا تھا وہ سب ہی قابل رشک تھین مگر آجکل زمانہ کا یہ رنگ نہین ہے - آج ہماری بدبختی سے ڈھونڈھنے سے بھی کوئی ویسی صحبت میسر نہین آتی جس صحبت کی آب و ہوا اتنک مقدس و برگزیدہ ہو - اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ و مردانہ ہی اثر کرتی ہو - جیسا کہ وہ اگلی صحبتین کرتی تھین -

دوسری خرابی جو موجودہ تعلیم عربی مین ہے وہ عنوان تعلیم اور اسباب تعلیم اور کتب اور ترتیب کتب سے علاقہ رکھتی ہے جسکی نسبت اسوقت میرا صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اس سے کسی کارآمد نتیجہ کے پیدا ہونے کی امید نہین ہے اور اسمین بہت بڑے انقلاب کی ضرورت ہے -

صاحبو ! اب مین بتانا چاہتا ہون کہ عربی اور دینی تعلیم کیلیے وہ کونسا طریقہ ہے جسکے اختیار

کرنے سے ہم عربی اور دینی تعلیم کو نہایت اعلیٰ درجہ پر پہونچا سکتے اور اپنی وہ ضرورتین رفع کرسکتے ہین جو اوس سے وابستہ ہین، دل مین اون ضرورتون کا نمونہ پیش کرنا چاہتا ہون جو ہماری قوم کو مذہبی حیثیت سے ہین۔

یہ مسئلہ بہت کچھ پامال ہوچکا ہے کہ ہماری قوم کو اوس ذلت اور خواری اور فلاکت سے نکلنے کے لیے جسمین وہ اپنی شامت اعمال سے گرفتار ہوگئی ہے اور اوسکو غیر قومون کی نگاہ مین معزز اور موقر اور مرفہ الحال بنانے کے لئے کیا تدبیر کیجاے۔ اور فیصلہ ہوا ہے کہ اس مقصود کے حاصل کرنے کے لئے ضرور ہے کہ اوسمین مغربی سائنس اور لٹریچر کے اعلیٰ درجہ کی تعلیم خوب پھیلائی جائے۔ بیشک ہماری دلی آرزو ہے کہ ہماری قوم کی ذلت اور خواری اور فلاکت دور ہو اور وہ تمام دنیا کی نگاہ مین عزت اور وقار اور مرفہ الحالی کا نمونہ اور مثال ہو۔ ہم یہی چاہتے ہین اور اسلام کا یہی تقاضہ ہے اور ہم دل سے دعا کرتے ہین کہ اسکے لئے جو تدبیر سوچی گئی ہے۔ اوسمین کامیابی ہو۔ جس سے ہمکو نہایت خوشی ہے۔ مگر ہماری یہ آرزو اور یہ چاہنا اور یہ دعا اور یہ خوشی اوس حال مین ہے جبکہ ہماری قوم ہماری قوم یعنی مسلمان رہکر یہ عزت اور وقار اور مرفہ الحالی حاصل کرے اور اپنی عزت وقار اور مرفہ الحالی سے اسلام کا نام بلند اور روشن کرے لیکن اگر وہ اسطرح عزت اور وقار اور مرفہ الحالی حاصل کرے کہ مسلمان نرہے تو ہماری ہرگز یہ آرزو نہین ہے۔ ہم کبھی یہ نہین چاہتے۔ کسیطرح ہماری یہ دعا نہین ہے۔ کہ وہ ہماری قوم نہین رہی۔ ہمارے لئے قیامت آگئی۔ آفتاب اور ماہتاب۔ آسمان اور زمین۔ تری اور خشکی اوس روز یون نالہ و فریاد کرے گی کہ "دنیا مین ایک قوم تھی جو مسلمان کہلاتی تھی۔ بہت بڑی قوم تھی افسوس نرہی"

اے صاحبو! ہمارے کان اور ہمارے دل اور ہمارے جگر کو اس فریاد کے سننے کا تحمل نہین ہے۔ اور جس روز تحمل ہونے والا ہو ہماری دعا ہے کہ اوس روز سے قبل آسمان ہمپر ٹوٹ پڑے زمین ہمکو نگل جاے۔

پس ہم اپنی قوم کو پستی سے اوٹھا کر ترقی کے آسمان پر پہونچانے کے لئے جو تدبیر سوچین اوسمین ہمکو اس امر کا لحاظ رکھنا ہے کہ اوس تدبیر کے عمل مین لانے سے اوسکی مسلمانی پر کوئی

آنچ نہ آنے پاے۔ ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ ہماری قوم کی بہبودی کے لیئے اوسمین مغربی سائینس اور
لٹریچر کی اعلی درجہ کی تعلیم کی اشاعت کو جو ذریعہ گردانا گیا ہے اوس سے مسلمانی پر کوئی آنچ آنیکا
خوف ہے یا نہین۔ تو ہم دیکھتے ہین کہ غدر کے بعد سے ہماری قوم مین اسکی اشاعت شروع ہوئی
ہے۔ اور جن لوگون نے اسکی اشاعت سے فائدہ اوٹھایا ہے اونکا ایک بڑا گروہ تیار ہو گیا ہے
اور وہ گروہ مذہب سے تعلق نہین رکھتا اور ہر طرح مذہب سے بے پروا ہو گیا ہے۔ اور اوسکی
نگاہ مین مذہب کی اس سے زیادہ کوئی وقعت نہین ہے کہ وہ ایک قومی شعار ہے وہ اپنے کو
مسلمان کہتا ہے۔ مگر صرف اس لئے کہ نہ کہے تو کیا کہے۔

پس اگر ہم اس گروہ پر خیال کرکے نتیجہ نکالنے کے مجاز ہین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ اوس تدبیر نے
ابھی تک نہایت خطرناک نتیجہ پیدا کیا ہے اور وہ تدبیر نہایت خوفناک ہے۔

مگر صاحبو! یہ فیصلہ کرنے کے قبل اس امر کو خیال کر لینا ضرور ہے کہ یہ مذہب سے بے پروائی
جو اوس گروہ مین پائی گئی مغربی سائنیس اور لٹریچر کا نتیجہ ہے یا کسی دوسری افتاد کا جو اوسمین پڑی ہو؟
تو مین یہ ظاہر کر چکا ہون کہ انسان کی تمام بھلائیون اور برائیون کو جو اوسمین پیدا ہوتی
ہین مین کسی خاص تربیت اور صحبت کا اثر جانتا ہون جو مخفی یا علانیہ طور پر اوسے حاصل ہوتی ہین
جسکو وہ کبھی تمیز کرتا ہے اور کبھی نہین کرتا اور اس گروہ کی حالت پر تفصیلی گفتگو کرکے دکھلایا ہے
کہ اسکی اس حالت مین تربیت اور صحبت کو بہت دخل ہے چاہے وہ ایجابی طور پر ہو یا سلبی
طور پر یعنے کسی خاص تربیت اور صحبت کے وجود سے ہو یا اوسکے فقدان سے یا دونون
سے ملکر۔ پس ہمکو اوس فیصلہ کے مسترد کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے جو مغربی سائنیس اور لٹریچر
کی اعلی تعلیم کی ہماری قوم مین اشاعت کے حق مین ہے۔ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ ہماری
قوم کو پستی سے اوٹھا کر ترقی کے آسمان پر پہونچا دینے کے لئے اوسکے سوا اور کوئی ذریعہ نظر
نہین آتا۔ مگر ہمکو اوس خرابی کے دور کرنے کی فکر کرنا ضرور ہے جو اوسمین فی الحال واقع ہوتی ہے
اور جسکے باعث ہمکو نہایت خوف ہے۔ ہان اگر ہم اوس خرابی کو کسی طرح دور نکر سکین تو بیشک
ہمارا فیصلہ ہے کہ اوس فیصلہ کا گلا کاٹ کے دور پھینک دینا چاہیئے اور اوجڈ بنکر کہدینا
چاہیئے کہ ہمکو سب کچھ گوارا ہے مگر اپنی قوم کا نیست اور نابود کر دینا نہین گوارا ہے۔ اوسکا

جاہل ذلیل و خوار رہنا ہمکو منظور ہے مگر مسلمانی سے نکل جانا نہین منظور ہے - پس ہمکو دیکھنا چاہیے کہ ہم اُس خرابی کو دور کر سکتے ہین یا نہین -

اسکی نسبت ہمین کوئی راے قائم کرنے کے لئے اوس اثر کو دیکھنا چاہیے جو اس تعلیم کا یورپ اور جاپان پر مختلف طور سے نظر آتا ہے - یورپ کی قدیم زمانہ کی یونیورسٹیان کچھ ایسے نامعلوم اور غیر محسوس طریقون سے ایسی خفیف ابتدا سے بڑھنے اور نشو نما پانے لگی ہین کہ اونکی بنیاد کی تاریخ اور سن اور زمانہ کو متعین کرنا نہایت مشکل ہے - پھر بھی ہم دیکھتے ہین کہ بارہوین صدی عیسوی مین بولوگنا یونیورسٹی ظاہر ہوئی اور پیرس یونیورسٹی نے شہرت حاصل کی اور تیرہوین صدی عیسوی مین آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیون نے نام پیدا کیا - تو اگرچہ ہم یورپ کی قدیم یونیورسٹیون کی ابتدا کا ٹھیک زمانہ نہین معلوم کر سکتے مگر اتنا کہہ سکتے ہین کہ یورپ کو تعلیم پاتے ہوے کم سے کم سات سو برس گذر گئے - اب وہین سے روشنی اوٹھتی ہے اور سارے عالم مین پھیلتی ہے - یورپ کا مذہب اسلام کے مقابل مین ویسا ہی ضعیف ہے جیسا کہ زمانہ حال کا مذہب عیسوی - مگر ان تمام حالتون کے ساتھ کہ سات سو برس سے وہان تعلیم جاری ہے اور وہان کا مذہب علوم و فنون اور سائنس کا مقابلہ کرنے کے لئے ایسا ضعیف ہے اور کہا جاتا ہے کہ یورپ لا مذہب ہو گیا ہے - پھر بھی آجتک وہان مذہب کی جو حالت ہے اوسکا اندازہ اس سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ یورپ مین صدہا چرچ اور مشنین ہین اور اون سب مین سے صرف ایک چرچ "چرچ آف انگلینڈ" کو لیلو اور دیکھو کہ اوسکو ہر سال چوبیس کرور پچاس لاکھ کی آمدنی (جو ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست حیدر آباد کی آمدنی کے دس گونہ ہے) صرف انگلینڈ سے حاصل ہوا کرتی ہے جسمین سے بیس کرور کی اوسکی مستقل جائداد بنی ہوئی ہے اور چار کرور پچاس لاکھ ہر سال چندے وغیرہ سے ملا کرتے ہین - پھر وہ کیا چیز ہے جو آجتک ایسی بڑی رقم صرف انگلستان کے روشن خیالونکی جیب سے اور صدہا چرچ اور مشنون مین سے صرف ایک چرچ کے لئے ہر سال نکلوا دیا کرتی ہے ؟ کیا انگلستان کے لوگ کسی ایسے کام کے لئے جسکو وہ ضروری نجانتے ہون ایک حبہ بھی اپنی جیب سے نکالنے کے روادار ہین ؟

پس آپ تم بخوبی اندازہ کر سکتے ہو کہ آجتک یورپ مین مذہب کا کسقدر خیال ہے -

آب مشرق کی طرف چلو اور اوس ملک کو دیکھو جو صرف تیس برس پیشتر مچھلی مار مار کر اوقات گذاری کیا کرتا تھا - یعنے جاپان یہی یورپ کی تعلیم وہان بھی جاری ہوئی ہے - اور اسکو ابھی صرف تیس برس ہوئے ہین - وہانکا مذہب بدھ مذہب ہے جو عجیب طرحکا مذہب ہے کیونکہ اسمین کوئی خدا نہین ہوتا - بہرکیف وہان کے مذہب پر اس تعلیم نے صرف تیس برس مین جو اثر ڈالا ہے اوس کا تم اس سے انداز کرسکتے ہو کہ وہان کے لونڈے بھی کسیکو بودہ کا جو اس مذہب کا بانی تھا اور جسکا بت بنا کر وہ چندہی برس پیشتر پوجتے تھے تذکرہ کرتے ہوئے سُنتے ہین تو نہایت نفرت اور حقارت سے کہتے ہین کہ کیا ایسے شخص کا تذکرہ کرتے ہو جو انسان کو اپنی فطرت کی اقتضا کی پوری کرنے سے روکتا ہو اور جسنے انسان کو بڑی بڑی مسرتون سے محروم کردیا ہو - دوسری طرح پر اسکا اندازہ کرو کہ وہان مذہب کی کیا وقعت رہی ہے - دو برس گذرے وہان کی پارلیمنٹ مین یہ مسئلہ چھیڑا کہ ہماری سلطنت کو اپنے لئے کونسا مذہب قرار دینا چاہئے ایک صاحب فرماتے ہین کہ اس زمانہ مین مذہب عیسوی نہایت رونق پر ہے خوب ہو اگر یہی مذہب قرار دیا جاوے - ایک دوسرے صاحب اُٹھتے ہین اور اس راے کو چندان پسند نہین فرماتے اور کہتے ہین کہ یہ تو عجیب طرحکا مذہب ہے ایسی ایسی باتون پر یقین کرنے کو کہتا ہے جنکی نسبت خود کہتا ہے کہ انسان کی سمجھ سے خارج ہین یہ کچھ نہین - سلطنت کو چاہئے کہ اپنے لئے مذہب اسلام کو قرار دے اسکے اصول نہایت مستحکم ہین - اسکی باتین انسان کی سمجھ کے موافق ہین اور نہایت خوبی کیساتھ یہ مذہب انسان کو مہذب اور نہایت عمدہ اوصاف سے متصف کردیتا ہے تیسرے صاحب اُٹھتے ہین اور اس راے کو بھی ٹھیک نہین تصور فرماتے اور کہتے ہین کہ اب اس مذہب کا دور دورہ جاتا رہا ہے اور اسمین ایک طرحکی بدفالی بھی ہے - کیونکہ اسکی بڑی بڑی حکومتین مٹ گئی ہین اور جو بچی کھچی ہین بھی وہ نہایت خستہ حالت مین پڑی سسک رہی ہین - ہماری سلطنت کو ان دونون مین سے کسی کو قبول نہین کرنا چاہئے - ہمارا وہی قدیم مذہب اچھا اپنے لئے کسی مذہب کے رکھنے سے غرض ہے - پھر جب ایک ہے تو کسی دوسرے کی تلاش کرنے کی ضرورت کیا ہے جو ... آدمی ... رہنے دو - اسی طرح سے ہر شخص نے اپنی اپنی ایک ایک ہی ظاہر کی ... مباحثے ہوئے اور آخر تصفیہ اسپر ہوا کہ اسکا فیصلہ بادشاہ کے ہاتھ مین

معزبی تعلیم

دینا چاہیئے۔ وہ جس مذہب کو چاہے اپنی گورنمنٹ کے لئے قرار دے۔ پس صاحبو اس سے تم بخوبی اندازہ کر سکتے ہو کہ اس تعلیم نے صرف تیس برس کی مدت مین کیا اثر جاپان پر ڈالا اور وہان کے لوگ مذہب کو کسقدر بے وزن اور فضول شئے سمجھنے لگے ایک الٰہی شئے کے دو نتیجون مین ایسا بڑا اختلاف ہوا ہے جسکے لئے کوئی ویسا ہی سبب ہونا چاہیئے۔

اس سبب کی نسبت میری راے نہایت مضبوطی سے یہ قائم ہو چکی ہے کہ یورپ مین جو مذہب ہے اوسی کے علما یعنے پادریون نے یورپ مین تعلیم پھیلائی وہی تعلیم دیتے رہے اور آجتک قریباً تمام تر اونھین کے ہاتھ مین تعلیم دینے کا انتظام ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ سات سو برس کی تعلیم کے بعد بھی آج تم ویسا اثر یورپ پر مذہب کا دیکھتے ہو جسکا ابھی تمنے اندازہ کیا برخلاف جاپان کے کہ وہان عیسائی مشنری پہونچے اور جیسا کہ اونکا دستور ہے جاپانیون کو مغربی تعلیم دینا شروع کی اس امید سے کہ مذہب عیسوی کے پھیلانے مین اونھین مدد ملے گی۔ اور اونکے پیشوایان مذہب بالکل الگ رہے ہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ وہ بُدھسٹ ہی رہے اور نہ عیسائی ہی ہوے۔ مذہب اونکے لئے بالکل فضول شئے ہو گیا۔

پس یورپ اور جاپان پر نظر کرنے سے از خود ہمارا دل یہ بولتا ہے کہ ہمکو اپنی قوم کی ذلت اور نکبت اور فلاکت کے دور کرنے اور اوسکو معزز اور ممتاز اور مرفہ الحال بنانے مین سوا مغربی سائینس اور لٹریچر کی اعلیٰ تعلیم کے اوسمین شائع کرنے کے اگر کچھ چارہ نہین ہے تو بسم اللہ شائع کرو اور جہانتک خدا توفیق دے خوب شائع کرو۔ مگر اس طرح پر کہ یہ اشاعت علماء دین اسلام کے ذریعے سے ہو۔ وہی ہماری قوم کو مغربی سائینس اور لٹریچر کی تعلیم دین۔ اونھین کی گود اور نگرانی مین رہکر ہمارے بچے تعلیم پائین۔ ورنہ ہماری قوم کی وہی حالت ہو جاے گی جو جاپان کی ہوئی جیسا کہ علانیہ اپنی قوم کے اوس گروہ کو ہم دیکھ رہے ہین جو نئی تعلیم یافتہ لوگونسے تیار ہوا ہے کہ مذہب سے یکلخت غافل اور بے پرواہ ہو گیا۔ مگر ہم اپنی قوم کو مذہب سے غافل اور بے پرواہ بنا کر اسلام سے نکال دینا اور اوسکو ملعون اور جہنمی بنا دینا نہین چاہتے۔ ہم مسلمان ہین۔ ہمارا کام اسلام کی تابعداری اور غلامی کرنا اور اوسکو سر سبز و شاداب کرنا اور ساری دنیا پر غالب کرنا ہے۔ اوسکی ہنسی اوڑانا اوسکی غلامی سے نکل جانا اور اوسکو خاک

مین ملا دینا نہین ہے ۔

پس اگر ہم اپنی قوم کی ذلت اور نکبت اور فلاکت کو دور کرنا اور اوسکو معزز و ممتاز و مرفہ الحال بنا نا چاہتے ہین تو ضرور ہے کہ ہم ایک ایسا بندوبست کرین جس سے ہماری قوم مقدس اور روشن خیال علماے اسلام کے ذریعے مغربی علوم اور فنون کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم پاے۔ اور یہی ہمارا فیصلہ ہے ۔

مگر اسکے لئے ضرور ہے کہ ہم اپنی قوم مین پہلے ایک ایسا گروہ تیار کرین جو علوم دین کا بہت بڑا ماہر ہو نہایت دین دار خدا پرست ہو اور ساتھ ہی علوم مغربی کا اُستاد ہو۔

دوسری ضرورت ہماری قوم کو مذہبی حیثیت سے ایک ایسے گروہ کی ہے جو اسلام کو اس زمانہ کے مہیب فلسفہ کے حملون سے جو دنیا کے تمام مذاہب کا نہایت خوفناک دشمن ہو رہا ہے اور فلسفہ قدیم سے بالکل مختلف ہے محفوظ رکھے اور دکھاوے تمام دنیا کو کہ اسلام حضرت حق کا دیا ہوا تمام سچائی اور صداقت کا مجموعہ ہے جسکو امتحان اور مناظرہ کے میدان مین آنے سے کچھ خوف نہین ہے اور نہایت خوشی ہے کیونکہ امتحان اور مناظرہ سے اوسکی سچائی ثابت ہوتی ہے اور اُسکی روشنی پھیلتی ہے اور اُسپر جو تاریکی کا پردہ نظر آتا ہے وہ صرف اس وجہہ سے ہے کہ اسکے امتحان مین کمی ہوئی ہے ۔ پس جتنا زیادہ اور کسکر امتحان ہوگا اسلام کے حق مین بہتر ہوگا۔ اگر ہم کسی ایسے گروہ کو نہ تیار کرسکے تو یکطرفہ ڈگری ہوجائیگی جس سے ہمارے اسلام کے لئے نہایت خطرہ ہے ۔ ہم مسلمان ہین۔ اسلام کو اس خطرہ کا انتظار کرنے کے لئے نہین چھوڑ سکتے ۔

ہمکو ایسے اعلیٰ درجہ کی اسلامی تہذیب سے آراستہ علماے اسلام کے ایک گروہ کی ضرورت ہے جو غیر قومون کے مذاہب مین پوری دستگاہ رکھتا ہو تاکہ وہ غیر قومون مین اسلام کی روشنی پھیلانے کا ذریعہ ہو ۔

اگر ہم اسکا بندوبست نہین کرین گے تو اسلامی دنیا کی آمدنی کا باب مسدود ہوجائیگا اور وہ مثل ہمارے ملک ہندوستان کے ہوجاے گا جسکے روپے باہر جاتے ہین اور باہر سے آتے نہین ۔

ہمکو ضرورت ہے ایک ایسے گروہ کی جو تمام علوم دینیہ مین نہ صرف حد درجہ کی مہارت اور کمال رکھتا ہو بلکہ اوسکا ہر فرد اپنے میدان اور اپنے دائرہ مین امام اور مجتہد ہونے کی حیثیت رکھتا ہو۔ ورنہ اسلام کا مواج سمندر ایک جھیل کی طرح منجمد اور خاموش ہوجائے گا۔ جیسا کہ ہم بالفعل اسکو اپنے یہان دیکھتے ہین۔ مگر اسکا نتیجہ بہت برا ہے۔

ہمکو ایسے حکما اور محققین اسلام کے ایک گروہ کی ضرورت ہے جو اسلام کی حکمت اور حقیقت کے جاننے والے پہچاننے والے ہون۔ ورنہ ہمارا اسلام یہودیون کے دین کی طرح کھوکھلا اور لفظون ہی لفظونکا ایک لایعنی ڈھیر رہجائے گا۔ جیسا کہ بالفعل ہمارے یہان ہوچلا ہے۔

ہمین ایسے علما اور مفتیون کی ضرورت ہے جو ہماری وقتی ضرورتونکو جو مذہبی کاروبار مین ہمکو لاحق ہوا کرین رفع کیا کرین۔ ورنہ رفتہ رفتہ مایوس ہوکر ہم اون ضرورتونسے اپنے کو آزاد کرلینگے۔ جسکے معنے یہ ہین کہ ہم اپنے کو اسلام سے آزاد کرلینگے۔ جسکے باعث زمین آسمان کی فرشتے اور خدا ہمپر لعنت بھیجے گا۔ اور ہم جہنم کی آگ کے ایندھن بنجائینگے۔

ہمکو ایسی ایک بہت بڑی جماعت کی ضرورت ہے۔ جو نظام شریعت اسلام کو ہمیشہ درست رکھے۔ ورنہ ہمارا اسلام گڑبڑ ہوجائے گا۔ زمین مین بھونچال آجائیگا۔ آسمان ہمپر پھٹ پڑیگا۔ آفتاب ماہتاب ہمپر ٹوٹ پڑینگے اور قیامت آجائیگی۔

صاحبو! اس طرف ہم ایک زمانہ سے بہت سست ہوگئے ہین۔ ہمارے یہان اسلام بہت پھیکا پڑگیا ہے۔ اسلامی روح ہم مین مرجھاگئی ہے۔ اسلامی جوش اور ولولہ ہمسے نکل گیا ہے۔ مگر یہ اچھی بات نہین ہے۔ رفتہ رفتہ برا نتیجہ پیدا کریگا۔ ہم چاہتے ہین کہ اپنی قوم مین نئے سرے سے اسلام کی تازہ روح پھونک دین۔ ہماری قوم مین اسلام کا ایک تازہ جوش اور ولولہ پیدا ہوجائے اور اوسکی تعلیم کے آثار ہمارے عمامے اور ہیئت مسواک۔ اور سگار۔ گلے کے رومال اور کالر ونک ٹائی۔ عبا۔ اور گاؤن۔ لانبے کرتے اور جاکٹ صدری۔ اور ویسٹ کوٹ۔ نیم کرتے اور شرٹ۔ ازار بند اور بلٹ و گیلس۔ شرعی پائجامہ اور پتلون۔ نعلین اور بوٹ مین ایک طرح نظر آنے لگین۔ اور اوسکی تہذیب اور اوسکی خوبیان

ہمارے در ودیوار سے جلوہ گر ہونے لگین - ہمارا بچہ بچہ اپنے اسلام پر ناز کرتا ہوا دکھائی دے -
اسکے لئے جو تدبیر ہو ہم اوسکے عمل مین لانے کے لئے بیتاب ہین -

پس صاحبو ان تمام ضرورتون کے پورا کرنے کے لئے میرا خیال ہے کہ ایک بڑے لانبے
سفر کے لئے تیاری کیجاے - اور ساری دنیا کو چھان کر بڑے بڑے جید اور یگانہ روزگار علما اور
فضلا کو ڈھونڈھ ڈھونڈھکر لایا جاے ایک بہت بڑا انسٹیچیوشن قائم کیا جاے - ایک بہت
بڑی تعلیم گاہ کھولی جاے - بہت بڑے وسیع احاطہ کا ایک بورڈنگ ہاوس تیار کیا جاے
جسمین ہمارے دو ہزار بچے بفراغت تمام رہ سکین - چونکہ ہماری تعلیمی ضرورتین مختلف طرح کی ہین
لہذا ہر طرحکی ضرورت کے پوری کرنے کے لئے الگ الگ طور پر تعلیم کا نظم درست کیا جاے
ایک سلسلہ ہو کہ اوسکا کام فقط مغربی علوم و فنونکی اعلےٰ درجہ کی تعلیم دینا ہو - ایک سلسلہ ہو
کہ صرف دینیات کی اعلےٰ درجہ کی تعلیم دینا اوسکا کام ہو - غرض تمام ضرورتونکے مطابق جیسا
مناسب سمجھا جاے اوسکا انتظام کیا جائے - پھر اسکی راہین نکالی جائین کہ دینیات اور
عربی پڑھنے والے تعلیم سے فارغ ہو کر جسطرح سے کہ آج دنیا کے دھندے کے ناقابل ہوتے ہین
ویسے نہون اور کچھ پیٹ کا دھندہ کر سکین - معاش کیطرف سے تنگ نرہین - جبتک کہ اونکی
تعلیمی سلسلہ مین اسکی رعایت نرکھی جاے گی کہ وہ اپنی زندگی خوش حالی سے بسر کر سکین ہم
اپنے مقاصد مین کامیاب نہین ہو سکینگے - جبتک کہ اونکے لئے ترغیب و تحریص کے طریقے
عمل مین نہین لائے جائینگے ہم اس تعلیم کے جاری رہنے پر بھروسہ نہین کر سکتے - پیٹ اونکو
مجبور کرے گا - پہلے وہ اوسکو بھرنا چاہینگے - جب کہین عاقبت کی سوجھے تو سوجھے - پس ہمارے
بچے اوس بورڈنگ ہوس مین رہکر اوس بڑی تعلیم گاہ سے ہر طرح کی تعلیم پائینگے - اور زندہ دل
علما اور صالحین کی تربیت اور صحبت سے اور اون انتظامون سے جو قرار دئے جائینگے اسلام
کے سعادتمند اور وفادار بچے بنینگے اسلام سے محبت رکھینگے - اور اپنی نیک چلنی اور
کمالات اور عمدہ اخلاق اور طرز معاشرت سے جو وہ اپنے تعلیم اور تربیت دینے والے معلمون
اور مربیون سے گہری طور پر حاصل کرینگے - اسلام کا نام روشن کرینگے - اپنی قوم کو تاریکی کے
غار سے اوٹھا کر کوہ نور کے بلندترین چوٹی پر پہونچا ئینگے - اور اونکے ماں باپ اور اونکے

بھائی بند اور اونکے خویش واقارب اور اونکے دوست احباب اور اونکی قوم اونہین دیکھ دیکھکر نہال ہوگی اور اونپر فخر اور ناز کرے گی۔ اور اپنی سیر چشمی سے دنیا کو مسمرائز کرے گی۔ مگر اسکے لئے بڑی ہمت بڑی محنت بڑا صبر اور بڑا استقلال اایک بڑی جماعت بہت بڑا سرمایہ درکار ہے۔

جناب صدر انجمن صاحب اور اے بزرگو یہ ہین میرے خیالات جنھین تمنے سُن لیا اور جنکے پورا کرنیکو مینے مدرسہ احمدیہ کا رخ پھیرا اور جلسۂ مذاکرۂ علمیہ کی بنیاد ڈالی۔ مگر افسوس ہے کہ بہت چیخا چلایا سواحل بحیرۂ عرب سے ہمالیہ کے پہار تک اپنی آواز پہونچائی بہت سر پٹکا مگر کوئی راہ نہین نکلتی۔ سہ

ہوا مخالف وشب تار وبحر طوفان خیز ✤ گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتہ است

صاحبو اگر میرے خیالات کو شیخ چلی کے خیالات اور میری بکواس کو مجذوب کی بڑ سمجھتے ہو تو آگ لگادو مدرسہ احمدیہ کو توڑ دو اس جلسہ کو۔ اور اگر ٹھیک سمجھتے ہو اور اسکے پورا کرنیکو ویسا ہی ضروری سمجھتے ہو جیسا کہ حقیقت مین ہے تو اُٹھو ایک دفع اللہ کا نام لیکر آمادہ ہوجاؤ اور مت آنے دو اوسوقت کو جبکہ آسمان کا پکارنیوالا پکار دیگا کہ دنیا مین ایک قوم تھی جو مسلمان کہلاتی تھی۔ بہت بڑی قوم تھی۔ افسوس جاتی رہی۔

اے صدر انجمن صاحب اور اے بزرگو جو یہان موجود ہو کہہ لیا مینے جو کچھ مجھے کہنا تھا اب آپ سب صاحبون کی جناب سے اک اخیر فیصلہ سُن لینا چاہتا ہون کہ "مدرسہ احمدیہ کی اور اون مقاصد کے تکمیل کی جو جلسۂ مذاکرۂ علمیہ کے ہین ہم مسلمانون کو ضرورت ہے یا نہین"

یہ کہکر ابو محمد ابراہیم بیٹھ گیا۔

پھر نہایت گرما گرمی اور جوش وخروش سے ایک عجیب بحث چھڑ گئی۔ اکثر حضرات نے اُس بحث مین جوش مین بھری ہوئی تقریرین کین۔ اُن تمام تقریرونکا خیال خصوصاً ایسی گرما گرم حالت مین جیسی کہ وہ تھی امکان سے باہر تھا۔ مقررونسے درخواست کی گئی کہ اپنی اپنی تقریر

احتیاط سے ضبط کرکے رودادکیساتھ شایع ہونے کو بھیجین۔ کسی نے بھیجی کسی نے نہ بھیجی۔ جنکی تقریر ضبط ہوکر پہنچی درج کیجاتی ہے اور جنکی نہ پہنچی وہ معاف فرمائین۔ جہانتک خیال آئیگا اُنکی تقریر کا مقصود درج کردیا جائیگا۔ اسمین اگر غلطی ہوجاے تو معافی کی امید ہے۔

ابو محمد ابراہیم کی تقریر کے بعد پہلے مولوی سلیمان صاحب پھلواروی اُٹھے اور انکی تقریر جو بوجہ اسکے کہ اُنھون نے ضبط کرکے نہین بھیجی درج نہ کیجاسکی۔ مگر اُنھون نے اپنی تقریر مین یہ بات کہی کہ "ندوۃ العلما نے یونیورسٹی کھولنے کا ارادہ کرلیا ہے اب مدرسہ احمدیہ کو اسکی ضرورت نہین ہے۔ اسلئے مین مدرسہ احمدیہ کی اس راے کی موافقت نہین کرتا"

اسکے بعد مولوی عبدالصمد صاحب بہاری نے اُٹھکر ایک تقریر کی جو منضبط ہوکر آئی نہین مگر اُنھون نے مولوی سلیمان صاحب کی کسیقدر تائید کی۔

پھر مولوی محمد نے اُٹھکر حسب مندرجہ ذیل تقریر زور سے کی۔

تقریر مولوی محمد صاحب

اسکی کیا وجہ ہے کہ ندوۃ العلما کے ایک یونیورسٹی کھولنے کے ارادہ سے مدرسہ احمدیہ اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کے مقاصد کی تکمیل کی ضرورت تسلیم نہ کیجاے؟

اگر حامیان ندوۃ العلما کا مقصود یونیورسٹی قائم کرنیکے ارادہ سے خالصاً مخلصاً اُن ضرورتونکا پورا کرنا ہے اور وہ دو دار العلوم قائم ہونے کو پسند نہین کرتے تو کیون ایسا نہین کرتے کہ اُنکو جس دار العلوم کی ضرورت ہے وہ یہی مدرسہ احمدیہ ہو۔ خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ اسکو تقدم فی الوجود حاصل ہوچکا ہے؟ اور کیون ایسا چاہتے ہین کہ مدرسہ احمدیہ کو چھوڑکر اُنکے خاص ارادہ کے وجود مین لانے اور کامیاب کرنے کی طرف ساری توجہ صرف کیجائے؟

اور اگر اس مقصود کے پردہ مین درحقیقت اور کچھ ہے تو ایسی باتون کے لئے قومی مجالس کو جولانگاہ بنانا نہایت نازیبا حرکت ہے۔

مین یہ باتین ندوۃ العلما کا حریف اور مدرسہ احمدیہ کا وکیل بنکر نہین کہتا۔ اسلئے کہتا ہون کہ اسوقت مدرسہ احمدیہ اور جلسۂ مذاکرہ علمیہ کی سعی عالی اور ضروری مقاصد والی شئے

کے موت وحیات کا فیصلہ درپیش ہے جسکو ماد شما سے آلودہ نہونا چاہیے۔

اسکے بعد شاہ حافظ رحمۃ اللہ صاحب مظفرپوری اُٹھے اور ایک تقریر کی جسکو اُنھونے نے ضبط کرکے نہین بھیجا۔ اور جسمین اُنھون نے کہا کہ "ندوۃ العلما کا دار العلوم ابھی فقط خیال مین ہے اور مدرسہ احمدیہ برسونسے وقوع مین آچکا ہے اور جو کچھ کرنیکا موقع پایا اُسکو نہایت کامیابی کیساتھ انجام دے رہا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہین ہے کہ ایک وہمی شئے کے مقابل مین ایک ایسی وجودی شئے کو چھوڑ بیٹھا جاے اور اوسکی تکمیل کیطرف توجہ نہ کیجاے"۔

پھر مولوی علی احسن صاحب سابق سکریٹری انجمن اسلامیہ بانکی پور اُٹھے اور نہایت جوش کیساتھ ایک تقریر کی جسکو اُنھون نے ضبط کرکے بھیجا ہے جو ذیل مین درج ہے۔

تقریر مولوی علی احسن صاحب

جناب صدر انجمن صاحب و دیگر حضرات حضار جلسہ۔ ابھی مدرسہ احمدیہ آرہ کے بانی نے یہ سوال پیش کیا ہے کہ آیا قوم کو مدرسہ احمدیہ آرہ کی ضرورت ہے یا نہین" اس سوال کی متعلق ایک بزرگ نے اپنی راے یون ظاہر فرمائی کہ "ایک ایسا مدرسہ جسکی ضرورت بانی مدرسہ احمدیہ نے اپنی اسپیچ مین پیش کی ہے قایم کرنیکا خیال ندوۃ العلما کر رہا ہے اسلیئے قوم کی مجموعی قوت کا اسکے طرف صرف ہونا مناسب ہے"۔

جسوقت قوم پر مدرسہ احمدیہ کے ہونے نہونے کی ضرورت کا سوال پیش ہے ندوہ کی خیال کا ذکر بالکل بے موقع ہے وہ خیال اس سوال سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ ندوہ نے ایک اعلیٰ درجہ کا مدرسہ قایم کرنیکا خیال کیا ہے۔ یہ خیال اپنی جگہہ پر نہایت مبارک اور موزون ہے۔ خدا ندوہ کو اس خیال مین جلد کامیاب فرماے۔ ندوہ جو مدرسہ قایم کرنا چاہتا ہے اُسکی ضرورت انھون نے تسلیم فرمائی۔ مدرسہ کی ضرورت خود اُنکے کلام سے مسلم ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ وہ مدرسہ "مدرسہ احمدیہ" ہو یا ندوہ قایم کرے یہ دوسرا مبحث ہے جسکو اس سوال سے کسی قسم کا تعلق نہین پیدا ہو سکتا۔ مین امید کرتا ہون کہ انھونے اپنی نہایت آزادی سے مدرسہ کی ضرورت تسلیم فرمائی ہے۔ شاید انھون نے مخصوص

ایک ایسے مدرسہ کی ضرورت کو تسلیم نہین فرمایا ہوگا جو ندوہ کیطرف منسوب ہو۔ اگر انھون نے صرف ایسے مدرسہ کی ضرورت تسلیم فرمائی جو ندوہ قایم کرے اور دوسرے مدارس جنکی ویسی ہی اعلےٰ درجہ کی تکمیل کیجاسے ضرورت نہین خیال فرمایا ہے تو مین اس راے کے متعلق اور کچھ عرض نہین کرسکتا۔ صرف اسقدر کہونگا کہ آزادی کے میزان پر یہ راے تولی جانے کی صلاحیت نہین رکھتی۔

یہ خیال کہ مدرسہ احمدیہ کی بہ نسبت ندوہ کے پاس زیادہ سامان مہیا ہونیکی امید کیجاتی ہے مان لینے کے لایق ہے۔ مگر اس سے صرف اسقدر ثابت ہوتا ہے کہ مدرسہ احمدیہ اس رتبہ کا مدرسہ نہو سکے گا جس رتبہ کا مدرسہ ندوہ قایم کرنا چاہتا ہے۔ اس سے مدرسہ احمدیہ کے نہین ہونے کی یا اسکی اعلےٰ درجہ کی تکمیل نہین کرنے یا اسکو ایک یونیورسٹی کے رتبہ تک نہین پہونچانے کی ضرورت کیونکر ثابت ہوئی۔ اور اس خیال سے امر زیر بحث کو کیا تعلق ہوا۔

ندوہ نے جس قسم کے مدرسہ کا اشتہار دیا ہے کیا وہ مدرسہ قوم کی ساری ضرورتون کو رفع کرنے کے لئے کافی ہوگا؟

وہ مدرسہ وجود مین آنے۔ اور سارے مراحل طے کرنے۔ اور ساری فتوحات فتحیابی حاصل کرنے کے بعد بھی ساری ضرورتون کے لئے کافی نہین ہوسکتا۔ ندوہ ایک یونیورسٹی قایم کرنا چاہتا ہے جسمین اعلیٰ درجہ کی تعلیم دیجائیگی۔ ندوہ اگر اپنے خیال مین کامیاب بھی ہوجاے (خدا اسکو پوری کامیابی نصیب فرماے) تاہم بہت سے اسکولون اور کالجون کی جو یونیورسٹی کے ماتحت ہونگے ضرورت ہے۔ اگر مدرسہ احمدیہ بطور خود ایک یونیورسٹی کے رتبہ کو پہونچ سکا تو بھی وہ اپنی کوششون مین کسیقدر کامیاب ہونے کے بعد اس یونیورسٹی کے ماتحت ایک اعلیٰ درجہ کا کالج ہونیکا فخر حاصل کرسکتا ہے۔

ندوہ جس قسم کی تعلیم دینا چاہتا ہے وہ بہت ہی بیش قیمت ہوگی جسکے حاصل کرنیکا ارادہ صرف اعلےٰ مراتب کے لوگ کرسکتے ہین۔ امرا عربی تعلیم کیطرف بہت ہی کم متوجہ ہین۔ اور غربا اسکو حاصل نہین کرسکتے۔ تو مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اوسط درجہ کے لوگ

اور غربا کے لئے علے حالہ باقی رہے۔

مدرسہ احمدیہ بنگال پریسیڈنسی مین واقع ہے۔ بنگال توکیا سارے ہندوستان مین یہ مدرسہ اپنی خاص طرز تعلیم سے اپنا ہی نظیر ہو رہا ہے۔ اسنے اُلجھی ہوئی عربی تعلیم کو سلجھاکر ایک ایسا اصول پر قایم کیا جسکی عملی کارروائیان حیرت انگیز نتائج پیدا کر رہے ہین اس سے پہلے کسی مدرسہ یا گروہ نے عربی تعلیم کے سلجھانے کیطرف توجہ نہین فرمائی۔ کہین خانگی کوششین ہوئی بھی ہون تو عملی نتائج قوم پر کبھی پیش نہ کئے گئے۔ چونکہ بانی مدرسہ احمدیہ ندوۃ العلما کے ایک معزز ممبر ہین مین گمان کرتا ہون کہ ندوہ کے اس خیال مین انکا بہت بڑا حصہ ہے۔ پس اگر ندوہ کا دارالعلوم وجود مین آبھی جاے تاہم بنگال کو ایک ایسے ناجی کالج کی جیسا مدرسہ احمدیہ کی کارروائیونسے ہونیکی امید کیجاتی ہے سخت ضرورت ہے

اگر دارالعلوم پنجاب مین قایم کیاجاے تو بنگال۔ مدراس۔ بمبئی۔ اور اگر بنگال مین قایم ہو تو باقی دیگر ممالک اسکے فیض سے ایسا ہے محروم رہینگے جیسا بہار کے طلبا علیگڈھ کالج کے فیض سے۔ بہار کے وہ سب کالج اوٹھادئے جائین جنکا وجود انگریزی خوان طلبہ کے لئے رحمت ہے تو یقینی صدہا مسلمان اعلے انگریزی تعلیم سے علیگڈھ کالج کے موجود ہوتے ہوے محروم ہو جاینگے۔

ایسے باوقعت جلسہ مین ایسی بات بولنا جو غور کرنیوالی نگاہ مین بے وزن ہو ضرورت سے زیادہ ہے افسوس ہے کہ وقت کی تنگی مجھے اس بات کی اجازت نہین دیتی کہ مین ہر پہلو سے اس بات کو بوضاحت دیکھا سکون کہ مدرسہ احمدیہ جن چالون چلرہا ہے اور جسکی تکمیل کیطرف بانی مدرسہ نے قوم کو پکارا ہے خاص کر بنگال کے لئے کسقدر ضروری ہے۔

ندوہ کو اپنے خیال کے تکمیل مین وہ دقتین پیش آنیوالی ہین جو مدرسہ احمدیہ کو آئین یا آیندہ آئینگی۔ مدرسہ احمدیہ بہت سے منازل طے کرچکا ہے جنکا دارالعلوم کو وجود مین آنے کے بعد طے کرنا ضروری ہین۔ مدرسہ احمدیہ کی ایسی تکمیل جو بنگالے کی ضرورت کو کافی ہو اس سے زیادہ آسان ہے جو دارالعلوم کو وجود مین آنے کے بعد سارے ہندوستان کی ضرورت کو کافی ہونے کے لئے کمال حاصل کرنا پڑے گا۔

قبل بیٹھ جانے کے مجھے ایک بات اور عرض کرنی ہے۔ مدرسہ احمدیہ کو جیسا اعلیٰ درجہ کا کالج اسکے معاونین بنانا چاہتے ہین اسکی نسبت سے انکی کوششین ہونگی۔

جو لڑکا یونیورسٹی مین اسٹینڈ (stand) کرنے کے خیال سے کوشش کرتا ہے وہ اگر اپنے ارادہ مین ناکامیاب بھی رہے تاہم وہ فرسٹ ڈویژن مین تو لی جا یگا۔ مگر جبر لڑکے کی ہمت پاس کرنے سے آگے نہین ہوتی وہ ضرور فیل کریگا۔ ہمارے اس دعوے پر تجربہ شاہد ہے اسیطرح اگر مدرسہ احمدیہ اس اعلےٰ مرتبہ کو نہ پہنچ سکے جیسا خیال کیا گیا ہے تاہم جب اُسی اعلیٰ مرتبہ کو مدنظر رکھکر اسکے تکمیل کی کوشش ہوگی تو اپنے مقصد مین ناکامیاب ہونے پر بھی یہ مدرسہ اُن خوبیونکا نمونہ ہوگا جو اس زمانہ کے مسلمانونکے لئے مایہ فخر ہو۔ اگر ادنیٰ درجہ کا مدرسہ بنانے کا پست خیال مدنظر رکھکر اسکی تکمیل کیجاے گی تو یہ مدرسہ معمولی مدارس سے زیادہ وقعت نہین حاصل کرسکتا۔

مین امید کرتا ہون کہ اس مدرسہ کے ہونیکی اشد ضرورت کا خیال مدنظر رکھکر قوم کے بہی خواہان اسکو کمال تک پہونچانیکی کوشش مین کمرہمت چست فرمائینگے۔

مولوی رحمتہ اللہ صاحب سکرٹری انجمن حمایت اسلام مونگیر نے مولوی علی حسن صاحب کی تائید مین تقریر کی۔

مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری نے ایک تقریر کی جسکا خلاصہ اُنھون نے حسب مندرج ذیل ضبط کرکے بھیجا ہے۔

خلاصہ تقریر مولوی عبدالماجد صاحب

گر یہ ناممکن بلکہ محال ہے کہ بالفرض ندوہ اپنے ارادے مین کامیاب بھی ہوجاے تو کل ہندوستان کے لئے کافی ہوجاے جب یہ نہین ہے تو پھر مدرسہ احمدیہ کیون یونیورسٹی نہ بنایا جاے کیا دو تین یونیورسٹیان نہین ہوتی ہین یورپ کیا ہندوستان ہی کو دیکھیے یہ بیان کہ ندوہ مین امداد اور آمدنی کا بہت قرینہ غالب ہے ریاستین اسکی طرف متوجہ ہین تو مین یہ کہتا ہون کہ کیا مدرستہ العلوم علیگڈھ بغیر ریاستون کے بنیاد ہی علوم

پڑھائے جاتے ہین اور جسمین عام طور سے قلوب متوجہ نہین اور اوسکے مہتمین اور معاوین اور سکرٹری بھی ہے جیسے ہین ظاہر ہے ریاستین بھی کیسی دلچسپی رکھتے ہین پھر کیا ہوا کسقدر قلت وہان ہے جسکو وہان کے سکرٹری کے دل سے پوچھا چاہئے اور کیا سارے ہندوستان مین وہین ایک تعلیم گاہ مسلمانون کے لئے رہا پھر کیون مدرسہ احمدیہ کا خلاف کیا جاتا ہے۔

مولوی سید ابو الخیر انور حسین صاحب نے ایک تقریر کی جسکو اُنھون نے اپنی راے کی صورت مین ضبط کرکے بھیجا ہے۔ وہ علی حالہ درج کردیجاتی ہے۔

راے مولوی سید ابو الخیر انور حسین صاحب مدرس اول مدرسہ موضع پیٹھنی

مدرسہ احمدیہ کے عملی نتایج۔ اور قوم کی موجودہ حالت دونونکے ملاحظہ کے بعد اگر کوئی اسکی ضرورت قوم کے لئے تسلیم نہین کرے توسواے اسکے اور کیا گمان ہوسکتا ہے کہ یہ پرلے سرے کا تعصب ہے۔ تعصب کا پردہ اوٹھا کر انصاف کی نظر سے اگر دیکھا جاے تو یہ بات آفتاب نصف النہار کے طرح روشن ہے کہ قوم کو مدرسہ احمدیہ کی ویسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ کسی جان بلب مریض کو طبیب حاذق کی ضرورت ہوا کرتی ہے یا یون کہئے کہ راہ گم کردہ قافلہ کو کسی رہبر کامل کی۔ اس دیار مین طریقہ تعلیم جسطرح خراب ہورہا تھا اگر مدرسہ احمدیہ کی توجہ اوسکے درستگی کے جانب نہوتی تو قریب تھا کہ علوم عربیہ کا نام تک اس دیار مین باقی نہین رہتا۔

مدرسہ احمدیہ کے فوائد وبرکات کے استقصا کے لئے ایک دفتر چاہئے چند فوائد اوسکے بطور مشتِ نمونہ از خروارے قوم کے سامنے پیش کئے جاتے ہین۔

مدرسہ احمدیہ کی پہلی اور بہت بڑی برکت یہ ہے کہ اسکے ترغیب وتحریص سے اکثر شہر ومین قصبو نمین دہاتو نمین جہان لوگ تعلیم وتعلم کے نام سے واقف نتھے اسلامی مدارس قائم ہوئے اور ہورہے ہین۔ یہ بھی اسی کی برکت ہے کہ آج اکثر حضرات اہل علم اصلاح طریقہ تعلیم کے جانب توجہ فرمارہے ہین۔ ورنہ چند سال پیشتر کسی کا خیال اس جانب نتھا

اب اگر کوئی اصلاح طریقہ تعلیم مین مدرسہ احمدیہ پر سبقت لیجاوے تو ممکن ہے گو ابھی تک کوئی ایسا نظر نہین آتا ہے مگر من سن سنۃ حسنۃ کے اجر کا مستحق بھی مدرسہ ہے مدرسہ احمدیہ نے اپنی شش سالہ عمر مین عملی کارروائیون سے جو کچھ نفع قوم کو پہونچایا ہے اگر قوم قدر دان ہے تو اوسکے سامنے بزبان حال یون شکریہ ادا کرے ؎ اگر بر موے من گردد زبانی ؛ ز تو دانم بہریک داستانے ؛ نیارم شکر احسان تو گفتن ؛ ز شکرت کی توان کردن بیانے ؛

آٹھ نو برس کے سن کے بچے جو پہلے درس گاہ ہو نہین باوجود اعراب کے الفاظ قرآنیہ کے صحیح پڑھنے کی قدرت نہین رکھتے تھے اس مدرسہ مین ضروریات صرف و نحو سے واقف ہو کر ترجمہ و ترکیب قرآن مجید پر قادر ہو جاتے ہین بلکہ بعض ذکی و فہیم لڑکے نہایت فصاحت و بلاغت کیساتھ مطالب قرآن و شان نزول وغیرہ کے بیان کرنیکی معتدبہ قوت پیدا کر لیتے ہین۔ اسبات کو مین پختگی کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ قرآن کی تعلیم مین مدرسہ احمدیہ اپنی آپ نظیر ہے اسکے قبل ہرگز ہرگز کسی مدرسہ مین قرآن مجید کی تعلیم اس طرح پر نہ دیکھی گئی اور نہ سُنی گئی قوم اگر چراغ لیکر ڈھونڈھے تو سواے اون مدارس کے جو مدرسہ احمدیہ کے روش پر قائم کئے گئے ہین دوسرے مدارس مین سے ایک لڑکا بھی اس قابلیت ولیاقت کا نہین نکال سکتے بلکہ مین دعوی کیساتھ کہتا ہون کہ مدرسہ احمدیہ کے جماعت سال سوم و چہارم کے طلبہ کو باوجود کم سنی کے جتنی لیاقت و استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور مدارس کے شرح جامی و شرح وقایہ پڑھنے والے طلبہ کو ہرگز نہین ہوتی ہے الا ماشاء اللہ مدرسہ احمدیہ نے جو نصاب تجویز کیا ہے اوسکے نسبت ہمارا یہ خیال ہے کہ اگر طلبہ اور مدرسین ہرج و مرج کے صدمہ سے محفوظ رہین اور دونون فریق کی حاضری مدرسہ مین برابر رہے تو سالانہ نصاب کے پورا کرنے مین ہرگز دقت واقع نہون۔ اس نصاب کا کامل ہونا اور اسکی خوبیان ہرگز مین تقلیدی طور پر نہین بیان کرتا ہون بلکہ ہمارا تجربہ مجھکو اسکے بیان کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ چار برس سے مدرسہ اسلامیہ موضع سٹھیا نا علاقہ سب ڈویژن بہار کی خدمت ہمارے سپرد ہے۔ یہ مدرسہ مدرسہ احمدیہ کی شاخ ہے تین برس تک سواے ایام تعطیل کے طلبہ اور مدرسین کی حاضری برابر رہی سالانہ نصاب بفراغت تمام طے

ہوتا رہا بلکہ بعض کتاب نصاب سے زائد پڑھائی گئی۔ چوتھے سال مین دونون فریق کے حاضری مین خلل واقع ہوا سو جہہ سے نصاب کے پورا کرنے مین مجبوری ہوی تاہم سوای دو ایک کتاب کے کل کتابین نصاب سال چہارم کی پڑھائی گئین۔ پس تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نفس نصاب مین کسی طرحکی خرابی یا دقت نہین ہے۔ کسی سال اگر نصاب پورا کرنیکا اتفاق نہو تو اوسکی وجہہ فقدان اسباب ہے نہ خرابی نصاب مدرسہ احمدیہ کی بعض مفید تالیف ایسی ہوی ہے جسکی نظیر ابھی تک دیکھی نہین گئی ایک اردو رسالہ منطق کا اس وضاحت کیساتھ لکھا گیا ہے کہ جسکے پڑھنے سے ضروری مسائل تصورات اور تصدیقات کے کم سن طلبہ نہایت خوبی کیساتھ سمجھ لیتے ہین۔ اور بلا تکلف قطبی سمجھنے کی قابلیت اونمین پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر کسیکو اس بیانمین شک ہو تو ہم ایسی جماعت طلبہ کی پیش کرنیکو موجود ہین۔ زبان فارسی کی تعلیم "مین" مدرسہ احمدیہ فرد ہے کوئی دوسرا مدرسہ اسکے ہمپلہ نظر نہین آتا۔ فارسی کی پہلی کتاب پڑھکر ننھے ننھے بچے فارسی کی چھوٹے چھوٹے جملونکی ترکیب نہایت خوبی سے بیان کرتے ہین پرانے مدارس کے فارسی خوان طلبہ ظہوری۔ ابو الفضل عرفی تک پڑھ جاتے ہین مگر اونکو مبتدا و خبر تک کی خبر نہین ہوتی۔ ممیز و تمیز کی تمیز نہین آتی۔ حال ذوالحال کا حال مطلقا نہین جانتے۔ کم عمر بچونکی ایسی جماعت پیش کرسکتا ہون جنھنے مدرسہ احمدیہ کے نصاب کے مطابق فارسی کتابین پڑھکر اردو سے فارسی بنا لینے اور فارسی عبادت کا با محاورہ اردو ترجمہ کرلینے اور دیوان حافظ وغیرہ وغیرہ کے اشعار کی ترکیب و ترجمہ خوش اسلوبی سے بیان کرنے کی کامل مہارت پیدا کرلی ہے۔

مدرسہ احمدیہ اردو فارسی عربی کے سوا انگریزی علوم کے تعلیم مین بھی غفلت نہین کرتا اگر قوم کی پوری توجہہ ہو تو انگریزی علوم کی تعلیم بھی اوسیطرح انجام دے جسطرح اور علوم کی تعلیم ہو رہی ہے۔ علاوہ ان سب خوبیونکے ایک بہت بڑی خوبی مدرسہ احمدیہ کی یہ ہے کہ اسنے تعلیم کیساتھ تربیت کا بھی بیڑا اوٹھایا ہے جو نہایت مشکل اور اہم کام ہے۔ جہانتک ہو سکا ہے اسکو بھی کر دکھلایا ہے فی الواقع تعلیم کے ساتھ تربیت کی سخت ضرورت ہے۔ تعلیم بلا تربیت مثل طعام بے نمک ہے۔

ہم اپنے قدردان قوم کے ساتھ ہرگز یہ بدگمانی نہین کرسکتے ہین کہ ان خوبیونکے ساتھ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اپنے لئے تسلیم نہین کرے بلکہ مجھکو اپنی قوم سے یہ قوی امید ہے کہ اس مدرسہ کے برکات وفیوض کی بجانؔ و دل خواہان ہو۔ اور جان سے مال سے جسطرح ہوسکے مدرسہ احمدیہ کی امداد کرے اور اوسکے مقاصد کے پورا کرنے مین پوری سعی وکوشش سے کام لے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرے تاکہ صلاح وفلاح دنیوی واخروی دونون نعمتوننے بہرہ اندوز ہوکر اولٰئک علیٰ ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون کی مصداق بنے۔

بکوشید ایجوانان تابدین قوت شود پیدا ٭ بہار ورونق اندر روضہ ملت شود پیدا
بجنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی ٭ زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

مولوی عبدالوہاب صاحب مدرس اول مدرسہ دارالعلوم کانپور سے ایک تقریر کی جو ضبط ہوکر نہ آنے سے درج نہوسکی۔

مولوی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت الاسلام لاہور سے ایک تقریر کی جسکو انھون نے ضبط کرکے بھیجا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

تقریر مولوی شمس الدین صاحب

مولانا مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب کے اس ریزولیوشن کی نسبت کہ "مسلمانونکو مدرسہ احمدیہ کی ضرورت ہے یا نہین" جس قدر تقریرین مخالف اور موافق ہوچکی ہین۔ مینے آنکو غور سے سُنا ہے اور میری ناقص راے مین انمین سے اکثر تقریرین غیر متعلق تھین۔ مولانا مولوی سلیمان صاحب نے جو اس مجلس مین ندوہ کا ذکر فرماکر کہا ہے کہ ایک "دارالعلوم" کا قائم کرنا ندوۃ العلما نے تجویز کیا ہے۔ اسلئے مین (مولوی صاحب) اس ریزولیوشن کی تائید نہین کرتا۔ ایک صریح غلطی ہے۔ اور مجلسونکے طریق کارروائی اور بحث کے خلاف اس جلسہ مین ندوۃ العلما کے اغراض کا بیان کرنا خصوصاً ایسے وقت۔ جب کہ اس جلسہ کے انعقاد کی اصلی سبب کی بابت بحث پیش ہے درست اور جائز نہین۔

ندوہ ایک نہایت ہی مبارک مجلس ہے اور اسکی یہ تجویز کہ وہ ایک دار العلوم قائم کرے۔ نہایت ہی ضروری تجویز ہے۔ مگر اسکے ذکر کا یہ موقع نہین۔ ہر ایک کام اپنے اپنے حلقہ اور دائرہ مین ہونا چاہیے۔

ندوہ کے جلسے مین اگر اس تجویز اجراے دار العلوم کو پیش کیا جاوے تو نہایت درست اور موزون ہے۔ اور مین سب سے اول۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب بھی اسکی تائید مین نہایت سچے جوش کی تقریرین کرنے کو تیار ہین۔ اور اس تجویز کو عمل مین لانے کے واسطے سامان و اسباب بہم پہونچانے کی خاطر سعی کرنے کو مستعد۔ اس جگہہ سواے مدرسہ احمدیہ کی تائید اور اسکی ضرورت تو نکے اور کوئی سوال نہین پیدا ہونا چاہیے۔ کیا معیوب اور مذموم معلوم ہو اگر مین اسوقت اپنے انجمن کے مقاصد کا تذکرہ چھیڑ دون اور اُسکی ضرورت ثابت کرکے یہ کہدون کہ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت نہین۔

مولوی ابراہیم صاحب کوئی دار العلوم (یونیورسٹی) نہین بنانا چاہتے وہ تو صرف اس مدرسہ کو مکمل حالت مین لانے کی فکر مین ہین۔ اور مسلمانونکو اس کی تکمیل کیطرف توجہ دلانے کی سعی کرتے ہین۔

پس مولوی صاحب کا یہ سوال کہ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت ہے یا نہین۔ یا انکا یہ فرمانا کہ مدرسہ احمدیہ کی سخت ضرورت ہے۔ ندوۃ العلماء کی اس تجویز کے کہ دار العلوم قائم کیا جاوے ہرگز مخالف نہین ہے اور نہ ندوہ کی تجویز اس مدرسہ کے ترقی کی مزاحم اور مانع۔

مین اپنے نزدیک اس مدرسہ کی جسکی کارروائی آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے کم از کم اس صوبہ کے واسطے نہایت ہی ضرورت سمجھتا ہون اور اس لیے سچے دل سے مولوی صاحب کی تجویز کی تائید مین کہتا ہون کہ یہ مدرسہ مسلمانونکے واسطے بہت مفید ہے پس مسلمانون کو اسکی امداد کرنی چاہیے۔

تمام مجتمعین مولوی سلیمان صاحب کی بات پر ہورہی تھین اور اکثرون نے اپنی سمجھ کے

موافق مولوی سلیمان صاحب کے بیان کی تشریح کی تھی۔ مولوی عبدالغفار صاحب رئیس چھپرہ نے جناب صدر میں یہ بات پیش کی کہ مولوی سلیمان صاحب کے بیان کی فہم مطلب میں اختلاف ہورہا ہے۔ انکو اجازت دیجاے کہ وہ اپنے مقصود کو پھر صاف صاف بیان کریں۔

چنانچہ مولوی سلیمان صاحب کو اجازت دیگئی اور اُنھوں نے یہ بات کہی کہ مینے نہایت نیک نیتی سے اپنی راے ظاہر کی تھی۔ میرا مقصود مدرسہ احمدیہ کا توڑ دیا جانا نہ تھا۔ بلکہ میرا مقصود یہ تھا کہ ندوۃ العلما نے یونیورسٹی کھولنے کا ارادہ کرلیا ہے اور اُسکے مددگار بہت لوگ ہیں۔ صرف ایک شخص نے ایک لاکھ روپئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اب ضرورت نہیں کہ مدرسہ احمدیہ کو یونیورسٹی بنایا جاے۔ اس سے قوتیں بٹ جائینگی۔

مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرستہ العلوم علی گڈھ نے ایک تقریر کی جو ضبط ہوکر نہ آنے سے درج نہوسکی۔ مگر اُنھوں نے اپنی راے یہ ظاہر کی کہ "مدرسہ احمدیہ اور دارالعلوم ندوہ دونوںکا رہنا مناسب ہے۔ اور یہ خیال کہ ایک کو دوسرے سے ہونے سے نقصان پہنچے کا صحیح نہیں ہے"۔

مولوی عبدالوہاب صاحب نے اُٹھکر پھر ایک تقریر کی جو ضبط ہوکر نہ آئی۔

حافظ فضل الحق صاحب آزاد رئیس بانکی پور نے ایک تقریر کی جو ضبط ہوکر نہ آنے سے درج نہوسکی۔

آخر میں حضرت صدر اپنی مسند سے اُٹھے اور ایک لابنی تقریر کی جو ذیل میں درج ہے۔

تقریر صدر انجمن صاحب

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(اس آیۃ کا ترجمہ اور کسیقدر تفسیر مناسب مقام بیان کرکے کہا)

حضرات! مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اور مولوی محمد سلیمان صاحب کے بیانات مین جو اختلاف واقع ہوگیا ہے۔ اور اس اختلاف کی نسبت جو میرے دوست حافظ فضل حق صاحب عظیم آبادی نے (خدا تعالیٰ انکے ظاہر کو بھی ایسا ہی موقر و مزین کرے۔ جیسا انکا باطن حفظ قرآن کے نور سے منور ہے) راے ظاہر کی ہے۔ کہ مولوی محمد سلیمان صاحب کا یہ فرمانا کچھ معنے نہین رکھتا۔ کہ میری راے تو وہی ہے۔ جو مینے ظاہر کی ہے مگر مولوی محمد ابراہیم صاحب کے پاس خاطر سے مین اسکو واپس لیتا ہون۔ اسکی نسبت مین اپنی ناچیز راے ظاہر کرتا ہون۔

میرے خیال مین مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب کی اول تقریر مین ایسے الفاظ ضرور پائے جاتے ہین۔ جنسے وہم گذر سکتا تھا کہ مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب اس مدرسہ کو اس درجہ تک پہنچانا چاہتے ہین جو ایک یونیورسٹی کا درجہ ہے۔ اور جس درجہ کی تکمیل کا ندوہ کو خیال ہے۔ مولوی محمد سلیمان صاحب نے ان الفاظ کا یہی مطلب سمجھا تھا۔ تو انکا خلاف اسوقت بجا تھا۔ اور واقعہ مین جو کام ندوہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ کام مولوی ابراہیم صاحب اور اونکے مددگار نہین کرسکتے۔ مولویصاحب کے مددگار محدود ہین۔ ندوہ کے مددگار وسیع ہین جس مکان کی تیاری مین دس لاکھ روپیہ کا ندوہ قصد رکھتا ہے۔ اسکو ندوہ کی مددگاروہنین سے ایک رئیس نثار کرسکتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس۔ مگر جب مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اپنے دوسرے تقریر مین صاف الفاظ مین اپنا مطلب بتادیا اور کہا کہ مدرسہ احمدیہ کا مقصود مسلمانون کے بچون کو تعلیم دینا اور انکے عادات و اخلاق کی اصلاح کرنا ہے۔ جو ایک مدرسہ یا کالج اور اُسکے تعلق بورڈنگ کا کام ہے۔ تو اس

صورت مین مولوی محمد سلیمان صاحب کو مناسب تھا کہ طیب خاطر اور تہ دل سے اس تقریر سے اپنا اتفاق ظاہر کرتے - اور پچھلے خلاف کو جو اختلاف فہم پر مبنی تھا قطعاً واپس لیتے - اور صاف فرماتے کہ مینے آپ کی تقریر اول سے سمجھا تھا کہ آپ یونیورسٹی بنانا چاہتے ہین اسلئے مینے اسکا خلاف کہا - اب جو آپنے اپنا مطلب اسکے برخلاف صاف ظاہر کر دیا ہے تو اب میرا آپکا کوئی اختلاف نہین - مینے پہلے اختلاف کو واپس لے لیا -

حضرات! مولوی ابو محمد ابراہیم صاحب کا اپنی تقریر و نمین اپنے مدرسہ کو کمال تک پہنچانے یا کالج بنانے کا ارادہ کا اظہار کسی اعتراض کا محل نہین ہے - ہر ایک شخص کا جو کسی مفید کام کا بیڑا اوٹھا دے یہ فرض ہے کہ جسقدر جائز و ممکن ہو اسمین سعی کرے - اور اسکی اقامت کیطرف لوگونکو ایسے توجہ دلادے - کہ اُس سے مخالفین و سامعین انکی احرت و اعانت کو مغتنم سمجھ لین - اور اسوقت اور کامونکو گو یا بھول جائین -

مدرسہ احمدیہ کے یا کسے مدرسہ کی نسبت جو اور متعدد مواضع مین قائم ہین - یا آیندہ قائم ہون گے یہ سمجھ لینا کہ اسمین مسلمانونکی مجتمعہ قوت کی تفریق پائی جاتی ہے - یہ ایک لفظ ہے جسکا مطلب   قائل ہے -

لوگون نے یہ لفظ سیکھ لیا ہے - اور جو عموماً وقتاً فوقتاً بولا جاتا ہے - مگر اسکے معنے کیطرف شاید توجہ نہین کیجاتی -

حضرات! تفریق قوت مجتمعہ اسوقت اور اس حالت مین متصور ہے - جبکہ صرف قوت کی جہات مختلف ہون اور اغراض متباین و متناقض ہون اور اگر وہ قوت ایک ہی جہت اور ایک ہی غرض سے صرف کیجاوے - تو تفریق قوت متصور نہین ہے - جو مختلف مواضع مین صرف قوت ہو وہ سب ایک دوسرے کے ممد ہوکر جمعیت پیدا اور ثابت کر لیتے ہین - اسکے تمثیل و تفصیل کے لئے مین چند مثالین پیش کرتا ہون - مسلمانون کا ایک کالج علیگڈھ مین قائم ہے - ایک لاہور مین جو زیر نگرانی انجمن حمایت اسلام ہے ایسی ہی اسلامی مدارس دہلی دیوبند - سہارنپور کانپور - آگرہ وغیرہ مین ہین - کیا یہ مدارس مسلمانونکی مجتمع قوت کی تفریق کرتے ہین - نہین نہین ہرگز نہین - بلکہ ایک دوسرے کے

اغراض ومقاصد کے موید ہونے کی وجہ سے ظاہری اور صوری تفرقہ کی جمعیت ثابت کررہے
ہین۔ اور یہ بتا رہے ہین کہ ایک کا دوسرا مددگار ہے۔ گویا ایک دوسرے کا برینچ ہے۔ اس
صورت مین اگر ایسے ہی دس بیس مدرسہ مختلف صوبجات واضلاع مین اور قائم ہون تو اس سے
اور وحدت وجمعیت ثابت ہو۔ اور اگر برخلاف اسکے تمام روی زمین یا تمام ہندوستان یا تمام
پنجاب کے لیئے صرف ایک ہی جگہہ ایک مدرسہ یا ایک کالج قائم ہو تو اس سے جمعیت مسلمانون مین تفرقہ
واقع ہو کیونکہ یہ امر تو ممکن نہین ہے۔ کہ تمام ملک کے طلبا جسمین غربا بھی داخل ہین سب کے
سب ایک ہی جگہہ پہنچین اور علوم وکمالات کی تحصیل کرین۔ لہذا اکثر حصہ ملک کے مسلمان
طلبا اُن کمالات سے محروم رہینگے۔ اور کامیاب ہونگے۔ تو صرف بعض ہونگے جو اہل دل
ہونگے۔ تفرقہ اسی کا نام ہے۔ نہ اسکا نام کہ سب کے سب اپنے اپنے علاقجات کے ممکن
الوصول مواضع مین پہنچکر کمالات حاصل کرین۔ اے خدا تعالی تو مختلف مقامات مسلمانونکے
دلونمین ایسا خیال ڈال کہ مشرق کے مسلمان مغرب کے مسلمانون کو اپنا جز سمجھین اور انکے
اغراض کو اپنے اغراض خیال کرکے انکے مددگار بنجاوین آمین ثم آمین۔

حضرت صدر کی تقریر کے بعد مولوی عبدالوہاب صاحب پھر اُٹھے اور جیسا کہ اُنکا معمول
ہے جوش سے ایک لانبی تقریر کی اور کہا کہ ہملوگ جو ندوۃ العلما کے وکیل ہین مدرسہ احمدیہ
کے دل سے ہواخواہ ہین اور ہرگز اس ضروری تعلیم گاہ کے مخالف نہین۔ پھر اُنھون نے
اسکی ضرورت دکھلا کر لوگونکو چندہ سے اسکی مدد کرنیکی طرف متوجہ کیا۔ اور یہ مصرع پڑھکر کہ
"وقت آن آمد کہ ما عریان شدیم" اپنی خلیل خانی اتار کر مدرسہ کے نذر کی جسکا لوگون پر بہت
اثر پڑا اور لوگ ہر طرف سے روپیہ پیسہ اور بدن سے کپڑے تک اتار اتار کر مدرسہ کو دینے لگے۔ اسوقت
تمام حاضرین جلسہ مین ایک عجیب شورش اور جوش پھیل پڑا تھا۔ شمس العلما مولوی شبلی صاحب
نعمانی نے اپنا عمامہ اُتار کر دیدیا جس سے جوش اور ترقی کر گیا۔ مولوی سلیمان صاحب پھلواری
نے عمامہ کو ہاتھ مین اُٹھا لیا اور اُس عمامہ پر ایک موثر تقریر کی اور ایک دلچسپ تمہید سے پانچ
روپئے اس عمامہ پر نثار کیئے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب نے پھر اپنے ہاتھ مین اُس عمامہ کو
اُٹھا لیا اور نیلام کرنے لگے۔ جناب محمد خانصاحب نے (جو بعد کو شمس العلما ہوے)

پچاس روپے کو خریدا اور پھر مدرسہ کے نذر کر دیا۔ ایک عجیب جوش تھا۔ کوئی کسیطرح اپنا جوش صرف کر رہا تھا اور کوئی کسیطرح۔ مولوی شبلی صاحب نے اپنی عبا بھی اُتار دی۔ اور اس سے جوش کی آگ بہت زیادہ شعلہ زن ہو گئی۔ اس عبا پر بھی روپے نثار کیے گئے اور پھر یہ بھی نیلام کی جانے لگی۔ چودھری اسحٰق صاحب نے جو آرہ کے ایک پرجوش رئیس زادہ ہین جناب صدر مین دل کی سچی کیفیت سے درخواست کی کہ "یہ عبا مجھے دیجاے تو ساری عمر دو روپیہ سالانہ اور اپنی آمدنی مین سے فی روپیہ ایک پائی مدرسہ کے نذر کرتا رہونگا۔ اور پانچ روپئے اسیوقت نذر کرتا ہون"۔ چودھری صاحب کے خلوص نے بہت جلد اُنکی درخواست منظور کرا دی۔ مگر بمجرد منظوری کے جناب محمد خانصاحب اُٹھے اور فرمایا کہ "یہ عبا مجھے ملے اور اسکی یادگاری مین مین پانچ روپے سالانہ بقید حیات دیا کرونگا اور پانچ روپے اسیوقت نذر کرتا ہون"۔ اُس لڑکے کی آنکھین بھر آئین اور نہایت سادگی سے کہا کہ "مجھے پہلے مل چکی ہے"۔ اس موقع پر نیلام کرنیوالونکو مشکل پیش آئی۔ اور کسی نے چودھری صاحب کی سفارش کی اور کسی نے محمد خانصاحب کو دینے کو کہا۔ نیلام کرنے والے آپس مین تصفیہ کرنے لگے کہ کنھین دیجاے۔ اور اُس لڑکے کی یہ کیفیت تھی کہ پیٹھ پر ہاتھ رکھے کھڑا حسرت سے نیچے تک رہا تھا اور اُسکے رخسارہ پر آنسو کی دھارین جاری تھین۔ اُسکے اس انداز نے سب کے دلونکو مل دیا اور انصاف کے جانب مائل کر دیا۔ سب نے شور مچایا کہ عبا چودھری صاحب کو دیجاے۔ آخر خانصاحب سے کہا گیا کہ آپ عمامہ لے لین اور مولوی شبلی صاحب شمس العلما نے اُس عمامہ کو اپنے ہاتھونسے جناب خانصاحب کے سر پر باندھ دیا۔ خانصاحب نے مولوی شبلی صاحب کے قدم لیے اور مولوی شبلی صاحب نے فرمایا کہ "اس قدر دانی کے صلہ مین مین نہایت خوشی سے اپنا خطاب جو گورنمنٹ نے مجھے عطا کیا ہے جلسہ کیطرف سے جناب محمد خانصاحب کیطرف منتقل کرتا ہون۔ آج سے مین اپنے کو شمس العلما نہ لکھونگا اور نہ کوئی مجھے شمس العلما کہے۔ اور آیندہ سے جناب محمد خانصاحب کو قوم۔ شمس العلما کے لقب سے یاد کیا کرے"۔

چودھری محمد اسحٰق صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "مین آپکی قدردانی کی شکرگذاری

مین اپنی کوئی تصنیف آپکے نام سے معنون کرونگا"
یہ ساری باتین جلسہ کے جوش کو بہت ترقی دیتی جاتی تھین - اور ہر شخص پر جوش کی ایک عجیب محویت تاری تھی - اور کبھی مولوی سلیمان صاحب اور کبھی مولوی عبدالوہاب صاحب اپنی پرجوش تقریر وسنے برابر اس آگ کو بھڑکاتے جاتے تھے -
مولوی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس درمیان مین ایک تقریر کی جو ذیل مین درج ہے -

تقریر مولوی شمس الدین صاحب

حضرات! مین خیال کرتا ہون کہ اس مجلس مین اکثر صاحبان اس امر سے بخوبی واقف ہین کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اغراض و مقاصد کیسے عظیم الشان مقاصد ہین اور انکو عمل مین لانے کے لئے انجمن کو کسقدر مالی امداد کی ضرورت ہے - اگرچہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ انجمن کو بڑی مدد ملتی ہے اور اسکے تمام کام نہایت اطمینان اور انتظام کیساتھ چل رہے ہین - مگر حق یہ ہے کہ انجمن کی حالت ابھی ہرگز ہرگز اس درجہ کو نہین پہنچی کہ کارکنان کو فراغت دلی اور اطمینان قلبی حاصل ہوسکے - کامون کی ذمہ داری - دو ہزار روپے ماہوار کا مستقل خرچ اور اسپر آمدنی کے غیر متیقن اور غیر مستحکم وسائل اور روپے کی شدید حاجت کارکنان انجمن کو ایک لمحہ کے واسطے بھی چین نہین لینے دیتے -
باوجود ان تمام حالات اور واقعات کے جو انجمن کے متعلق مین نے عرض کئے ہین انجمن حمایت اسلام نے مبلغ پچیس ؏ روپے کی ایک حقیر رقم اس مدرسہ کی امداد کے واسطے بھیجی ہے - مین امید کرتا ہون کہ مہتمم صاحب اس ناچیز امداد کو قبول فرماوینگے انجمن کو اس سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ اسکو ہر ایک ایسی اسلامی مجلس اور تعلیم گاہ سے جو مسلمانون کے لئے مفید ہین کیسی محبت اور تعلق ہے اور یہ کہ انجمن ہر ایک ایسی مجلس اور مدرسہ کی ترقی دل سے چاہتی ہے -
مبارک ندوۃ العلما نے جب دارالعلوم قایم کرنے کی تجویز شایع کرکے اس عاجز کے

پاس بغرض استصواب ارسال فرمائی- تو مینے اُسے انجمن کے اجلاس مین پیش کیا اور انجمن نے نہایت خوشی اور جوش کیساتھ اس تجویز کی تائید کی اور ندوہ کے ناظم صاحب کو اپنے اتفاق سے اطلاع دی-

اس جگہہ ندوہ کے چار معزز رکن رونق افروز ہین وہ مین امید کرتا ہون کہ انمین سے کوئی نہ کوئی صاحب میرے اس بیان کی تصدیق فرمادینگے-

یہ تیسری دلیل ہے میرے دعوی کے اثبات مین کہ انجمن کو کل اسلامی مجالس سے محبت ہے مرزا عبدالرحیم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ محکمہ امتحان و سکرٹری مجلس ناظم التعلیم انجمن بھی پانچ روپے ان یتیم بچون کی امداد کے واسطے بھیجتے ہین جو اس مدرسہ مین پڑھتے ہین-

اور یہ ایک اور دلیل ہے اس امر کی کہ ممبران انجمن کو بھی ایسی تعلیم گاہون سے کیسی دلچسپی ہے-

جناب مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب عجیب جوش مین بھرے ہوئے اُٹھے- اُنکے سینہ مین ایک آگ ہی جو اُنھین از خود رفتہ کر دیتی ہے جبکہ وہ بولنے کو اُٹھتے ہین- جبکہ وہ اپنے زور مین آکر تقریر کرتے ہین تو کوئی دل ایسا نہین ہوتا جو اُنکی بلند اور ٹیس مارتی ہوئی دردناک آواز- اُنکی آنکھون کی بیقرار گردش- اُنکے لبون کی بے اختیاری- اُنکا اُسوقت کا بشرہ اُنکے سارے جسم کی ایک عجیب مضطربانہ کیفیت کے پورے اثر سے متوثر نہو- جناب حکیم صاحب نے ایک تقریر کی اور زور مین آکر ایک مناجات کی- پھر تو ہر دل کی یہ کیفیت تھی کہ اپنے اپنے سینہ مین بے قرار تھا- اُنکے ہر لفظ سے چوٹ کھا کر اُبھر اُٹھتا تھا اور نہین جانتا تھا کیا کر ڈالے- لوگ چیخ مار مار کر رونے لگے- ایک کہرام مچگیا- اُنکے الفاظ اس کیفیت مین سمجھے نہ جاتے تھے- مگر اُنکی ہر آواز پر آنکھین اُبل اُبل آتی تھین- اور نہین جانتے تھے کہ کیون روتے ہین- افسوس ہے ہماری بدبختی پر کہ بہت جلد ہم متوثر ہو جاتے ہین مگر ہماری شامت اعمال سے اُس اثر کو کچھ بھی پایداری نہین ہوتی اور تھوڑی ہی دیر بعد جو اس شخص کے اثر سے تھے ہی فراموش کر جاتے ہین- بچون کی طرح جلد پھوٹ پڑتے ہین اور فی الفور یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ جیسے کچھ نہ تھا- ورنہ اگر زندہ

انسان کیطرح ہماری حالت ہوئی تو صرف اُسوقت کی کیفیت جو ہر شخص پر تاری تھی جاننے
کیا کچھ نہ کر دکھاتی - مگر ہمارے یہان صرف آنسو بہے اور درد سر ہوا - جناب حکیم صاحب نے
اثناے تقریر مین اپنی اچکن اُتار پھینکی - ٹوپی پھینکدی - کبھی حکیم صاحب اپنے ہاتھونسے
اپنا سر پکڑ لیتے تھے اور کبھی اپنے ہاتھونکو آسمان کی طرف بلند کرکے فریاد کرتے تھے - کچھ
عجیب کیفیت تھی -

مولوی ظہور الاسلام صاحب مدرس مدرسۂ اسلامیہ فتحپور اُٹھے اور کہا کہ مدرسہ کے لئے جایداد
وقف ہونا چاہئین - اس سے مدرسہ کی نہایت پایدار آمدنی ہوگی - مولوی عبدالوہاب صاحب نے
اسپر زور دیا خود اقدام کیا اور اپنی کاشت کی زمین مین پانچ کٹھے مدرسہ کے لئے الگ کیئے -
اور دیر تک جوش کیساتھ اسکی طرف لوگونکو متوجہ کرتے رہے اور لوگون نے بھی زمینین وقف
کین جسکی تفصیل ضمیمہ مین ہوگی مگر ایک شخص کا جوش قابل ذکر ہے جسنے مدرسہ پر اپنے کو
قربان کردیا - ایک غریب سادہ دیہاتی آدمی تھا - چھ کٹھے اراضی اوس غریب کی کاشت
مین تھی اور یہی اُسکی ساری کائنات تھی - مگر اُسکے دل کی خدا قدر کریگا کہ اُسنے صرف ایک
کٹھا اپنے لیئے رکھا اور پانچ کٹھے مدرسہ کو دیدیے - اس وقت نے دلونکی آگ پر ایک تازہ روغن
چھڑک دیا - لوگ دوڑے ہوے اُسکے پاس گئے اُسے گود مین اوٹھا لیا - صدر کے
تخت پر لاے - لوگ اُس اچھے بندہ کی صورت دیکھنے کے مشتاق ہوے فرمایش ہوئی
کہ اسے بلندی پر کھڑا کرو کہ سب اسکی صورت دیکھ سکین -

ایک دیہاتی لڑکے نے جو مدرسہ احمدیہ مین پڑھتا ہے دور سے بلک بلک کر کہا کہ
"میرے پاس ایک بکری اور پانچ جوڑے کبوتر کے ہین - مدرسہ مین قبول کیئے جائین - اور
میرے لیئے دعا کیجئے کہ خدا علم دے" اُسکی سادگی نے بہت لطف دیا - جناب صدر نے
اُسکو دعا دی -

یہ بات پیش ہوئی کہ لوگ آمادہ ہون اور اسبات کا عہد کرین کہ آیندہ اجلاس تک
ایک ایک ہزار فراہم کرکے سرمایہ مدرسہ مین داخل کرینگے - جنلوگون نے اسکا ذمہ لیا
اُنکی فہرست ضمیمہ مین دیجاے گی -

وقت بہت کچھ گذر گیا۔ اور مجلس کی گرمی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ اور اُسکے ختم ہونے کا رخ نظر ہی نہ آتا تھا۔

جلسہ مین سکون پیدا کرنے کے خیال سے حافظ فضل حق صاحب آزاد سے اُس نظم کے پڑھنے کی فرمائش کی گئی جو اُنھون نے اس موقع کے لئے لکھی تھی۔ حافظ صاحب اُٹھے اور اپنی نظم شروع کی جسکے ہر شعر پر لوگ بے ساختہ صدائے تحسین بلند کرتے تھے اور اکثر کو کئی کئی بار پڑھنے کی فرمایش کرتے تھے۔ اس نظم کے پاکیزہ اور عالی مضامین اور اُنکے بندش کی خوبی۔ الفاظ کی شستگی اور ادائے کلام کے سلیقہ اور پھر حافظ صاحب کے پڑھنے کے شایستہ اور موثر انداز نے لوگونکو نہایت محظوظ کیا۔ وہ نظم یہ تھی۔

نظم حافظ فضل حق صاحب آزاد

بزم سالانہ ہی پھیلی ہوئی تنویرین ہین ٭ احمدیہ تیرے نالون مین بھی تاثیرین ہین
تجکو مژدہ ہو کہ تیرے رفقا مین اب تک ٭ جتنی شکلین ہین سب اخلاص کی تصویرین ہین
دست کوتاہ سہی عزم وارادے ہین بلند ٭ لاکھ اوجھاؤ ہین سلجھی ہوئی تدبیرین ہین
فرض اپنا تو ادا کرتے ہین تیرے حامی ٭ آگے انجام مہمات کو تقدیرین ہین
مست میخانۂ توحید ہین تیرے مخمور ٭ گرم ہنگامہ ہے تہلیلین ہین تکبیرین ہین
علما جمع ہین سر رشتۂ تعلیم ہے باز ٭ بحث پر بحث ہے تقریر ومین تقریرین ہین
بخت کے گذرے ہوے اوج کی موجین ہین یہ ٭ رات کی بھولے ہوئے خواب کی تعبیرین ہین
علم دین جسکی طلب دو نون جہانکو شامل ٭ خیر کچھ لوگو مین اوس علم کی توقیرین ہین
بزم آئینہ ہے ہر فرد ہے جوہر اسکا ٭ اس سے روپوش چلکتی ہوئی شمشیرین ہین
اس خرابے سے ادبلنے کو ہے سرچشمہ علم ٭ اس خرابہ سے عیان ہونے کو تعمیرین ہین
قوم کی فکر نے دیوانہ بنایا جسکو ٭ ایسے دیوانے کو قیدین ہین نہ زنجیرین ہین
راستے صاف ہین ہموار ہین کھٹکا کیا ہے ٭ راہزن انمین اگر ہین تو یہ تاخیرین ہین

قوم کا کام کسی ایک سے ہوتا کب ہے

بس کمر باندھ لو اُٹھو یہی فتوی اب ہے

دقتین قوم کی دشوار نہین آسان ہین ۔۔۔ اسکی مشکل ہے اگر ایک تو سو سامان ہین
ضعف بھی قوت شخصی سے فزونتر اسکا ۔۔۔ قوتین اسکی نسیم چمن امکان ہین ٭
جنکی قیمت نہین دنیا مین وہ پیارے جنس ہین ۔۔۔ اسکے بازار مین جو سستے بھی سوا ارزان ہین
اسکے اجماع سے ہین خضر و مسیحا عاجز ۔۔۔ اسکے اعجاز سے سب اہل نظر حیران ہین
اس سے مجبور ہین جو جبر سے لیتے ہین کام ۔۔۔ اس سے لاچار ہین جو چارہ گر دوران ہین
اسکی خدمت مین بھی مخدومیتین ہین مضمر ۔۔۔ اسکی حسرتین بھی پرور دہ بہت ارمان ہین
ایکدن گوہر مقصود سے بھر جاینگے ۔۔۔ اسکے خدام کے خالی ہی اگر دامان ہین
اسکے جانباز۔ عجب رازو نیاز اسکا ہے ۔۔۔ جان فدا کرتے ہین شرمندۂ صد احسان ہین
قومیت وہ ہے کہ مرسٹتے ہین حیوان اگر ۔۔۔ ہم تو کہتے ہین کہ حیوانون مین ہم انسان ہین
قوم اور ہاے مسلمانونکی نام آور قوم ٭ ۔۔۔ اوسکا یہ حال کہ اغیار بھی اب گریان ہین
مال کیا چیز ہے کہتے ہین اسے ہاتھ کا میل ۔۔۔ اس سے بھی آنکھ چرائین تو بڑے نادان ہین
اپنے ہی ہاتھ مین ہے اپنی شکایت کا علاج ۔۔۔ آپ رنجور ہین اور آپ ہی ہم درمان ہین

قوم بیمار اگر ہے علما ہین تریاق
اور عیسیٰ نفس اونمین وہ محمد اسحٰق

قوم محتاج ہے کچھ ایسے ہی غمخوارون کی ۔۔۔ ایسے ہی یارون کی ایسے ہی وفادارون کی
دل مین ہو درد تو ہمدرد کی قلت کیا ہے ۔۔۔ ہو جو یوسف تو کمی کیا ہے خریدارون کی
چارہ گر ہو جو مسیحا تو مرض پھر کیسا ۔۔۔ یون بدل جاتی ہے صورت ابھی بیمارونکی
راحتین جسقدر انسان کو ملی ہین اب تک ۔۔۔ فی الحقیقت ہین وہ غمخواریان غمخوارونکی
عیش کے ساز یہان جتنے پڑے بجتے ہین ۔۔۔ وہ صدائین ہین دل آویز انھین تارونکی
تقویت قوم کو ہے قوم کے روادارونسے ۔۔۔ سچ ہے رونق ہے خریدارونسے بازارونکی
قوم کو دیجئے گر قلعہ سے تشبیہہ ۔۔۔ عقلا اینٹین ہین اوس قلعہ کی دیوارونکی
شرطیہ کہتے ہین یہ خاک بھی ہوتی ہے طلا ۔۔۔ شرط کچھ اور نہین ایک نظر یارون کی

کچھ روپے چاہئے ہین تا کہ بنے دار علوم
صورتین کچھ نظر آتی رہین دیندارون کی

لاکھ دو لاکھ سہی کوئی بڑی بات نہین
برکت چاہئے دو چار ہی سرکارون کی

کیسے کھلوائے دلوائے تجھے یاد اللہ
بے سہارے ہین مدد کیجئے بیچارون کی

ایک امداد عوض اوسکے جزائین کتنی !
ایک انعام دعا کتنے ہوادارون کی!!

ایک دن خاک ہے کیا مال ہو کیا دولت ہو
کام آتی ہے یہی داد و دہش آخر کو

یاد رکھنے کی ہے یہ بات ذرا یاد رہے
ہم جو ناشاد ہے آپ بھی ناشاد رہے

بزم عیش آپ کی بھی ہوگی مکدر اکدن
ہم اگر خاک ہوے خستہ و برباد رہے

فصل گل تک ہی رہی نشو ونمائے گلشن
نخل پابند رہی سرو گر آزاد رہے

جب اوڑا رنگ چلے باد خزان کی آری
سرو باقی رہے کٹنے سے نہ شمشاد رہے

قافلے چین سے شب بھر نہ ٹھہرنے پائین
جرس اپنے جو نہ باندھے لب فریاد رہے

ایک کو ایک سے وہ رشتۂ الفت ہی یہان
جزو پر آسے تو کل پر وہی افتاد رہے

ذرہ ذرہ کو یہ دعوی ہے کہ فانی ہو اگر
ہے مقرر کہ نہ پھر عالم ایجاد رہے ؛

اختلافات نے جس قوم کی جڑ کھودی ہو
کیا بھروسا ہے کہ اوس قوم کی بنیاد رہے

دوسرا کون مکافات کو پہونچے اسکی
جب کہ مجبور مرے کردار سے بیداد رہے

ہمقفس مین وہ گرفتار ہون کھولون جو زبان
مرغ بسمل مری فریاد سے صیاد رہے

بندگی حق کی نہ یاد آئی کبھی بھولے سے
بھول جانے کے مضامین بہت یاد رہے

اب نہین جائے سخن وقت دعا ہی آزاد
آشیانہ یہ غریبون کا ہے آباد رہے

یارب اس ایک سے سو جلسہ تعلیمی ہو
اب برہمن بھی اگر ہو تو براہیمی ہو

قطعہ

اے گل تازۂ گلزار نظر در مبنگہ
تیرے خطے سے مرے قلب کو آنکھونکو ضیا

تیرے دیدار سے محروم رہے گو اب تک
پھل پہونچتے رہے ہم تک تیری باغونکے سدا

فصل جب آئی قریب آمونکی منجرائے باغ
گدگدی دل مین اوٹھانے لگی ترہت کی ہوا

کشتیان کشتیان بھربھر کے چلی آئی ہین
لیچیون آمونکا دریا ہے کہ ہرسو امڈا

بالرے مال بدہ کہتے ہین زردے زردہ
کپیان شہد کی دیتا ہے لنڈھا مدھ کپیا

تیری ستیر بیلیونکا ذکر ہے کیا حق تو یہ ہے
ترشیان بھی تیری خوش ذائقہ شکر سے سوا

باغ کشمیر کو ہے کیا پسر تاک پہ ناز ؛
ایسے دس بیس سے پس پانہو تیرا لنگڑا

خوبیان تیری کہان تک ہون بیان ظاہر ہے
اپنے صوبے کا تو کشمیر ہے بیچون وچرا

ہند ہے جان جہان اور بہار اوسکی جان
تو ہے اوس جان کی تان اسمین نہین فرق ذرا

پٹنہ اوس پار تو اس پار تیرا حاجی پور
بیچ مین دونون کے بہتی ہے مقدس گنگا

تیرے ہمسایہ ہین ہمکو بھی گھمنڈ اسکا ہے
حق ہمسائگی اب لیکے اوٹھین گے اپنا

بھول جا قوم کو بے قوم کے بچون کو تو دیکھ
جنکے رہنے کا ٹھکانا نہ بدن پر کپڑا

فصل آمون کی نہین ہے کہ چلے جائینگے
بخشش عام کا جبتک تیری پائین نہ مزا

گرچہ گھر بیٹھے بھی پہنچے گی تیرے فیض کی لہر
تیرے مہمان ہین ہم آج نصیبہ بخت رسا

کھینچ لایا ہے تیری سیر کو اک قوم کی قوم
باندھ کر رشتۂ قومی مین گروہ آرہ

قوم وہ قوم کہ مخدوم تھے جسکے خادم
قوم وہ قوم لقب خیر امم تھا جسکا ؛

قوم جس قوم سے ابتر کوئی دنیا مین نہین
قوم جس قوم کا ثانی کوئی دنیا مین نہ تھا

قوم اب جسکا برابر ہے وجود اور عدم
قوم اب جسکی زمانے مین نہ قیمت نہ بہا

یاد اگر ہو تو کبھی تھا تجھے اس سے سروکار
گو تیرے راج سے آج اسکو نہین کچھ بہرہ

گرچہ آگے تیرے پھیلے ہوے ہین ہاتھ اسکے
اسی منڈپ کی تھی دست نگر اک دنیا

گو کہ اب علم و ہنر ایکسا نہین ہے اسمین
جب کھلا اس سے کھلا علم و ہنر کا رستا

گو کہ محتاج ہے اب دوسرے فیاضون کی
اسکی فیاضیان دکھلا گئی ہین جود و عطا

بت شکن انمین اگر تھا کوئی بت ساز بھی تھا
اسنے بنوادیا مسجد اگر اوسنے ڈھایا

قید ملت تھی نہ تھا وسوسۂ قومیت ؛
دلولے اسکے تھے آزاد تو بے قید سخا

حق تو یہ ہے کہ زمانے پہ حقوق اسکے ہین
حق اگر کوئی نہ مانے تو یہ ہے بات جدا

تیرے پہلو مین جو دل ہو تو خبر لے اسکی ۔۔۔ تیرے دل مین ہو اگر درد تو سن اسکی صدا

حق ادا کرتے چلے آئے ہین حق کے بندے ۔۔۔ بدلا احسان کا احسان ہی آتا ہے چلا

خدمت علم سے بڑھکر کوئی خیرات نہین ۔۔۔ خیر کر خیر کہ پھر خیر کی ہے خیر جزا

بخشش مین بھی تیری ہون چاہئے ایسی ہی وسیع ۔۔۔ جیسا ہے وسعت عالم مین ترا نام اونچا

تو جو چاہے تو بہادے ابھی گنگا کی طرح ۔۔۔ ہر طرف خشک مین الطاف و کرم کے دریا

تیرے دولت کا اک انبار لگا ہے بھاری ۔۔۔ جو نشیبان کھینچ کے لے جائیگی اوس سے کتنا

نہ گھٹی ہے نہ گھٹیگی کبھی دولت تیری ۔۔۔ اوس پہ ہے سایہ فگن قیصری دولت کا ہما

جبتک اس دار فنا مین ہے ترقی باقی ۔۔۔ تجکو اور راج کو تیرے ہو ترقی و بقا

مگر چونکہ مضامین مین ایک سنجیدہ درد تھا اور اُسکو حافظ صاحب نے اپنے موثر انداز سے ادا کیا بعوض اسکے کہ جلسہ مین کچھ سکون پیدا ہو پھر ایک گرمی پیدا ہو گئی اور تھوڑی دیر کے لئے پھر وہی گرما گرمی رہی۔

ڈیڑھ بجگئے۔ ظہر کے نماز کو دیر ہونے لگی اور جلسہ برخاست کیا گیا۔ تیسرا اجلاس ختم ہوا۔

چوتھا اجلاس

جو ۹ فروری کو تین بجے دن سے شروع ہوکر پانچ بجے شام کو ختم ہوا

صدر انجمن مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب نے تین بجے اجلاس فرمایا اور اُنکی اجازت سے مولوی علی احسن صاحب نے اپنی مندرجہ ذیل تقریر سنائی۔

تحریر مولوی علی احسن صاحب

نیت صدور نتائج افعال کی جان ہے۔ افعال غیر ارادی کے جوابدہی سے آلات مصدرات ایسے پاک ہین کہ نہ تحسین موجب سرفرازی ہو سکتی نہ الزام

باعث ندامت ۔ مصدرات تحسین و الزام کے دائرہ عبودیت سے الگ اور نتائج فطرتی
مظاہر کے نتائج کیطرح مباحث خردہ بینی سے دور۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کا واجب التعظیم فرمان
مصدرات کی پرکھنے مین نیت ہی پر نگاہ غور کرنیکی تاکید فرماتا ہے۔ اور منافقین کا نفرت
کیوقت اِنَّا کُنَّا مَعَکُمْ پکارنا بِمَا فِی الصُّدُوْرِ سے جانچا جاتا ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ
اعمال کی قدر اوزان نہ تعداد کے اعتبار سے کرنا بتاتا ہے۔ ثقلت و خفت کا سبب بلاشبہ
نیت ہی ہے کوئی عاقل کسی تجربہ کار کامل الفن جراح کو مورد الزام سمجھ سکتا ہے جسنے
کسی مجروح عضو کے جو دوسرے اعضا کی خرابی اور سخت تکلیف کا سبب ہو رہا تھا علیحدہ
کرنے مین مریض کے ہلاکت کا سبب ہوا ہو؟ نیت کبھی شیر و شکر شیرین جام کو زہر
سے زیادہ تلخ اور کبھی کڑوی دواؤنکو شہد سے زیادہ شیرین بنا دیتی ہے ۔ نیت ہی کبھی
الفاظ کی معنی مین تلخی اور حقارت اور کبھی عزت و محبت کی روح پھونکتی ہے ۔ تم ۔ اور ۔ تو ۔
کبھی حقارت کی جان بنتی اور کبھی محبت کی روح ۔

انسان ہی کے افعال کیساتھ تحسین و الزام مخصوص ہین ۔ حیوانات کا افعال اپنے
پاک ہین ورنہ شیر درندہ کی درندگی اخلاق کی اسی میزان مین تولی جاتی جسمین لوٹیرے
اور قاتل ڈاکوؤنکے غارت گری اور خونریزی ۔ کیا اخلاق کی عدالتونمین شیر کے خلاف
فریادین کیجاتی ہین؟ شیر کے دل مین چند خواہشونکے باہم پیدا ہونے اور پھر اُن خواہشونکو
اخلاق کی ترازو مین تولکر بلندی و پستی جانچنے اور اعلیٰ خواہش کی پیروی بھلائی اور ادنیٰ
مین نقصان جاننے کی قوت فطرت مین پیدا ہی نہین کی اسلئے وہ اپنی فطرتی خواہشون اور
خوشیونکے پورا کرنے مین جو اُسکی زندگی کی وجہہ ہین قابل الزام نہین سمجھا جا سکتا ۔
برخلاف ان بے رحم ڈاکوؤنکے جنھین فطرت نے اُن کل اوصاف سے جنسے شیر محروم
کیا گیا موصوف فرماکر قوت امتیازیہ سے سرفرازی بخشی ۔ اگر شیر اپنی خواہشونکے پورا
کرنے مین تیر ملامت کا نشانہ بنایا جائے تو لازم ہے کہ تباہی لانیوالے طوفان اور
تھپیڑے مارنیوالی موجین لہرونکی سلسلونمین مقید کرکے دادرسی کے لئے عدالتونمین پیش
کیجائین طوفان کو بے رحم یا امواج کو خونخوار کہنا شاعرانہ بلند خیالی ہے ۔ شاعر

خیال کے بلند زینون پر صعود کرتا اور طوفان یا موجونکو کسیکی نیت کا ترجمان تصور کرکے
الزام دیتا ہے درحقیقت وہ الزام نیت والے پر ہے نہ مصداقات پر کسی فعل کو بُرا یا
بھلا کہنا فاعل کی برائی یا بھلائی ثابت کرتی ہے - فعل بطور خود کوئی شئے قابل ملامت
یا تحسین نہین ہوسکتا - اور فاعل مین جو شئے بری یا بھلی ہے وہ اسکی نیت ہے - مجنونکی
گالیان عقل کی توجہہ کے لائق نہین -

قلب نیتونکے پیدائش کی جگہہ ہے - اسکے بناؤ اور بگاڑ پر سارے جسم کا بناو اور
بگاڑ متعلق ہے - سارے اعضا صرف اسکے احکام کی بجا آوری کے لئے اسکے ماتحت
اور فرمانبردار بنائے گئے ہین - اعضا اسکے ایسے ماتحت ہین کہ جبتک انکی غرضین جواب
نہین دیتین اسکے احکام کی بجا آوری سے نہ سرتابی کرتے اور نہ سرکشی کرنے کا ارادہ
کرسکتے - رحمن کے بندونکا دینا قلب قلوبنا علیٰ طاعتک پکارنا اسکی تفسیر ہے -

جب انسان کے دل مین دو مختلف نیتین پیدا ہوتی ہین تو انمین دو قسم کے فرق پائے
جاتے ہین ایک فرق انمین باعتبار خوشی اور رنج کے ہوتا ہے اور دوسرا باعتبار
بلندی و پستی کے -

جو خواہشین بقاے حیات کے لئے ضروری ہین انکا زندگی قائم رکھنے تک پورا
کرنا ضروریات سے ہین - گرچہ جسم و روح مختلف طبقات کی چیزین ہین مگر حیات انسانی
کے لئے دونون لازم و ملزوم ہین - ہم روح کو بغیر تعلقات جسمانی نہین جان سکتے -
شرائین کے باریک اور نازک گوشت و خون مین چھپے ہوے تار برقیان حواس خمسہ
کی مدد سے مظاہرات و عجائبات عالم کی خبرین دل کے جنرل آفس مین پہونچاتی ہین اور
ان بیرونی خبرونکے متعلق روح جو احکام صادر کرتی ہے اُنکے اجرا کی اطلاع عمران
جوارح کو کرتی ہین - ان احکام کے صدور سے ہم روح کی قوت کو پہچانتے ہین - پس
روح کی قوتونکے اظہار کے لئے جسم کی حدود جائز تک پرورش کرنا اور ان خواہشونکا
جو فطرت نے ہم مین ودیعت رکھی ہین پورا کرنا ضروری ہین -

اُس خواہش کے پورا کرنے مین جسنے فطرت تقاضا کرتی ہے خوشی حاصل ہوتی ہے

بھوکھ غذا سے اور پیاس سرد پانی سے مزہ لیتی ہے۔ زندگی قائم رکھنے کے حد سے زیادہ ان خواہشونمین منہمک ہونا غیر ضروری تکلیف اور لغو اصراف کا سبب ہوتا ہے کلوا و اشربو ولا تسرفوا و ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ہر ڈرنے والے کو پھونک کر قدم رکھنے کی تاکید کرتے ہین۔

فطری خواہشونکا پورا کرنا اختلاف نیات سے مختلف نتایج پیدا کرتا ہے۔ کھانا۔ پینا کبھی نزول رحمت اور کبھی سخت کلفت کا باعث ہوجاتا ہے۔ سچ اس نیت سے بولنا کہ سچ ہی بولنے کے لایق ہے اور سچ کسی خاص غرض سے بولنا گرچہ دونون صورتون مین ایک ہی قسم کا فعل صادر ہوا مگر جب دونون مین مقابلہ کیا جاے تو ایک دوسرے سے کہین زیادہ بلند ہے۔

نیتونمین بلندی وپستی تمیز کرنیوالی قوت کو کونشنس (نور ہدایت) کہتے ہین۔ حد سے آگے نکلنے والی حیوانی قوتین کونشنس کے ہدایت پر عمل کرنے سے ہمیشہ گریزان رہتی ہین۔ انھین بلند و پست نیتونکا ایک وقت مین جمع ہونیکی طرف فمنکم کافر ومنکم مومن کا اشارہ ہے بلند ادا ے فرض کیطرف اور پست گمراہی کیطرف کھینچتا ہے انا ھدینٰہ السبیل اما شاکرا واما کفورا کی حکمت بھری آیت اسکی طرف دلالت کرتی ہے۔ نفس مومن کے خلاف نفس کافر کی تابعداری ایمان کی شان سے بعید۔ ایمان کفر کا تابع ہو نہین سکتا۔

جب دو مختلف نیتین ملک دل پر اپنا اپنا قبضہ کرنا چاہتی ہین تو کونشنس ان مدعیون کے دعوی پر غور کرکے فیصلہ کرتا ہے کونشنس کے فیصلہ کے خلاف کرنے سے ایک زمانہ کے بعد یہ قوت رفتہ رفتہ کمزور ہوجاتی ہے۔ یہانتک کہ اسکی آواز ایسی دھیمی ہوجاتی ہے کہ سنی نہین جاتی۔ انواع واقسام کے مختلف نیتونکا دل مین باہم پیدا ہونا وسعت تعلقات ومعلومات پر موقوف ہوتا ہے۔ جبتک وسعت تعلقات کثرت معلومات۔ مختلف کوایف ومقامات وحالات سے انسان واقفیت حاصل نکرے۔ مختلف نیتین قلب مین پیدا ہو نہین سکتین۔ اور اسلئے کونشنس نیتونکی باہم

بلندی دپستی دریافت کرنے کے بعد ہر نیت کے درجہ و مقام سے آگاہ نہین ہوسکتا -
اور جو شخص نیتونکے کثیر تعداد کے مدارج سے واقف نہو وہ دوسرونکی کیا رہبری کرسکتا ہے -
دونون زندگیونکی اصلی خوشی کونشنس کے فیصلہ پر عمل کرنے پر موقوف ہے -
اور کونشنس کا بکار آمد ہونا وسعت معلومات پر موقوف ہے - پس اصلی خوشی حاصل کرنے
کے لئے کونشنس کی پرورش ضروری ہوئی - جیسا جسم کی پرورش کے لئے غذا ضروری ہے
ویسا ہی کونشنس کے پرورش کے لئے علم چونکہ ہر شخص کا کونشنس نفس کافر کی دغا
بازیون اور متواتر حملون اور جعلسازیون مین اپنی پوری قوت قایم نہین رکھ سکتا
اسلئے خدا نے کونشنس کی ہدایت - اور نفس شیطان کے مغلطونسے مامون و
مصئون رہنے کے لئے ایک قانون جو تبدیل زمان و مکان سے منسوخ یا ترمیم
کئے جانیکا محتاج نہین مرحمت فرمایا - اس قانون کو قانون شریعت کہتے ہین -
نیتونکی بلندی و پستی پرکھنا بغیر علم اس قانون کے ناممکن ہے -

خدا ہزارون رحمتین نازل فرمائے اس حکیم امی پر جسکی حکمت کے آگے سارے
دانشور مبہوت تھے جو دنیا کے لئے رحمت اور خلق اللہ کی ہدایت کے لئے مخصوص
کیا گیا - اسنے اپنے پاک حکیمانہ خیال سے اپنی جماعت کے ہر شخص پر طلب علم فرض
کردیا - تاکہ نیتونکی بلندی و پستی جانیکا آلہ ہر شخص کے ہاتھ مین ہمیشہ موجود رہے -
لفظ علم چاہئے کیسے ہی وسیع معنو نمین لیا جائے مگر مذہبی علوم کو اس وسیع دائرہ کا
ضرور مرکز ماننا پڑیگا - اسمین شک نہین کہ ہر شخص امام غزالی اور امام فخر الدین رازی
کے رتبہ کو نہین پہونچ سکتا - اور نہ ہر شخص حضرت بایزید بسطامی اور حضرت حسن
بصری کے اعلی مراتب کو حاصل کرسکتا ہے - لیکن اسمین بھی شک نہین کہ علوم معاش
کیساتھ ضروریات مذہب سے واقف ہونا ہر شخص کا فرض ہے - ویسی تعلیم جسمین
مذہب داخل نہین اخلاق کے حق مین برے نتائج ضرور پیدا کریگی جسکی شہادت ہمارے
زمانہ کا تجربہ یقینی طور پر دے رہا ہے -

چونکہ واضع قانون شریعت کے علم لامتناہی کو معلوم تھا کہ ہر شخص قانون

مذہب مین پوری دستگاہ نہین پیدا کر سکتا اسلئے ہمین ایک ایسی جماعت جو یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر کیا کرے قائم کرنیکا حکم فرما دیا گیا۔

مختلف ضروریات انسانی کے مہیا کرنے کو مختلف جماعتونکا قائم کرنا ضروری ہے۔ ورنہ شاید ایک آدمی کی ساری عمر بھی ان کل چیزونکو جو ایک عمارت کے تیار کرنے مین درکار ہوتی ہین مہیا کرنے کے لئے کافی نہین ہوسکتی۔

سلاطین و امرای سلف نے ایک ایسی جماعت جو انکو بلندی و پستی جانچنے کا طریقہ قانون مذہب کے قاعدہ پر لوگونکو بتاسے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتی پھری اوقاف کے ذریعہ سے جو خانقاہون مسجدون۔ اور مدرسونکے متعلق ہوا کرتی ہین۔ قائم رکھنے کا سامان فرما دیا تھا۔ مگر صاحبو سہ آن زمانہ دولت و اقبال مایان در گذشت بہ شومئ اعمال ما آور د ایام چنین۔ اب وہ وقت آپہونچا ہے کہ اس خدائی قانون سے رخ پھرانیکے ہزارون سامان مہیا ہین اسکے مٹانے کی لاکھون کوششین کیجا رہی ہین۔ باہر سے حملے ہین۔ گھر مین جھگڑے۔ اولے برستے ہین چھتین چھٹی ہوئی ہین مگر ہم خواب خرگوش مین مدہوش ہین نہ اپنی عزت کی پروا۔ نہ دین کی غیرت نہ اسلام کی حمیت۔ نہ ایمان کا جوش نہ ترقی کا خیال ہماری زندگی ٹھیک حیوانی زندگی کا نمونہ ہو رہی ہے اسلام کی شوکت اسکی اولوالعزمی کی روایتین ہماری پستی کے آگے مہابھارت کی کہانیون سے زیادہ عظمت نہین رکھتین۔ یہ ساری خرابیان اس پاک جماعت کی تباہی سے پیدا ہوئین جسکا یہی فرض تھا کہ ہمین سیدھا راستہ بتائے۔ ہمارے سارے جھگڑے کتاب اللہ سے چکا دے۔ وہ مضبوط قوانین جنکی برکت سے عرب کے جاہل قومونکے صدہا برسونکے جھگڑے چکا دئے تھے۔ جو نفاق پست خیالی دنائت۔ اور خصائل بہیمیہ کے ازالہ کے لئے لاثانی نسخہ تجربہ سے ثابت ہوچکا تھا وہ ہماری غفلت سے ہماری ہاتھونسے جاتا رہا۔ جبتک پھر وہی نسخہ استعمال نکیا جاوے مسلمان من حیث مسلمان ہونیکے اپنے امراض سے نجات نہین پاسکتے۔

کیا کوئی شخص قرآن کے اس اثر کا انکار کرنیوالا ہے؟ افسوس ہے کہ ہماری

بیماری طول کھینچتی جاتی ہے ہم دربدر دوا ڈھونڈنے کی تلاش میں پریشان حال ہو رہے ہیں۔ ہر طبیب اور ہر ڈاکٹر سے اپنا علاج پیش کرتے ہیں مگر سود مند نہیں ہوتا۔ افسوس ہی کہ اس بزرگ نسخہ کے اثر معلوم ہونے کے بعد بھی ہم اسکے حاصل کرنے کی فکر کی طرف سے بالکل غافل ہیں۔ بلکہ بعض جماعت تو پرلے سرے کی روک ہو رہی ہے۔

ایک خدا کا بندہ جسکے پہلو میں دل اور دل میں درد تھا اسکے بچانے کی کوشش کے لئے اُٹھا۔ سارے ملک میں پکارتا پھرا۔ گھر گھر صدا دیتا چلا کہ خدا کے واسطے جلد ہوشیار ہو جاؤ ورنہ جسقدر یہ کتاب تمہارے ہاتھ میں باقی ہے وہ حصہ بھی اگر جاتا رہا تو یہود سے بھی زیادہ ذلیل اور خوار بنکر رہنا پڑیگا۔ ایک ایسی جماعت جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے۔ جو قوم کو جہالت اور بدتہذیبی سے نکالے۔ جو روح کو ہلاکت ابدی اور جان کو دوزخ سے آزاد کرے تیار کرنے کے لئے ایک معقول دینی درسگاہ کا انتظام کرنا ہمپر فرض ہے۔ مگر کتنے خدا کے بندے اس پکار دینے والے کی پکار سنکر اسکے ہاتھ بٹانیکو سامنے ہو گئے معلوم نہیں۔ شاید اتنی بڑی جماعت میں چند ایسے مسلمان بھی نہ نکلیں جو ایک ایسے دینی درسگاہ کا معقول بندوبست فرما سکیں۔

واقعی اگر ہم ایک لحظہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کے بانی کی بے انتہا کوششوں سے اپنی غفلت کا مقابلہ کریں تو اسمیں ذرا شک نہیں کہ ہماری غفلت کا پلہ کہیں زیادہ بھاری ہوگا۔

خدا مولٰنا ابو محمد ابراہیم صاحب کے عمر و عمل میں نیک برکت عطا فرمائی۔ کہ آپنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھائی راہ کے سکھانے اور اوسکو جاری رکھنے کی کوشش میں اپنی جان۔ اپنا مال۔ اپنی آسایش۔ اپنا آرام سب وقف کرنے کے بعد بھی اسیکی تمنا کرتے ہیں کہ خدا انہیں ہزار گونہ دولت و قوت دیتا اور ہم اُن سبکو خدا کی راہ میں صدقہ کرکے بار بار یہی تمنا کرتے رہتے ایک ایسے مدرسہ کی ضرورت سے تو ہم انکار کر نہیں سکتے۔ مگر اسکا معقول بندوبست کرنا صرف آپکی توجہ کی دیر ہے۔ آپ لوگ اگر ذرا سا خیال فرمائیں تو اسکا اپنے پورے عروج کو پہونچنا ایک نہایت ہی آسان کام ہے۔ آپکی ہمت کی حکایتیں دنیا میں مشہور ہیں۔ آپکے رگوں میں اُنھیں کا خون دوڑتا ہے

جو ہمت کے بادشاہ تھے جو عرب کے پہاڑون پر چڑھے اور دنیا بھر کو ہمت کی نگاہ سے تاکا۔ جسطرف اپنی نظر دوڑائی دور سے دور مقامات۔ دشوار گزار سے دشوار گزار راہین انکی ہمت کے سامنے نزدیک اور آسان معلوم ہونے لگین۔ ایک عرصہ قلیل مین سوائے انکے کسیکا نام اس عزت سے زبانون پر جاری نہ تھا۔ ساری دنیا انکی ماتحتی کو اپنا فخر تصور کرنے لگی۔ آپ انھین کے خلف ہین۔ اگر آپ مدرسۂ احمدیہ کو ایک معقول دینی درسگاہ بنانا چاہین تو کیا مشکل ہے۔ خدا ہملوگونکو ہمت دی اور ہمتو مین استقامت دے۔ آمین

بعدازان مولوی عبدالوہاب صاحب نے ایک وعظ فرمایا۔

مولوی انور علی صاحب نے ایک عربی نظم لکھی تھی وہ وقت کی تنگی سے جابجا سے سنائی اور سامعین سے داد لی۔

یہ بات قرار پائی تھی کہ مدرسۂ احمدیہ کے تقسیم انعام کا سالانہ جلسہ بصدارت صدر انجمن جلسۂ مذاکرۂ علمیہ اس اجلاس مین انجام دیا جائے۔ چنانچہ ناظم مدرسۂ احمدیہ نے پہلے سالانہ امتحان کا وہ نقشہ پیش کیا اور سنا دیا جو صفحہ ۲۹ مین مذکور ہو چکا ہے۔

پھر باری باری سے ناظم صاحب ایک ایک لڑکے کو بلاتے تھے اور جناب صدر مین یہ بتا کر پیش کرتے تھے کہ اسنے اپنی محنت اور کوشش سے فلان انعام کا مستحق اپنے کو ثابت کیا ہے۔ اور پھر حضرت صدر نہایت خوشی سے دعا دیتے ہوئے وہ انعام اُس لڑکے کو اپنے دست خاص سے دیتے تھے۔

(انعام پانیوالے لڑکونکے نام ۔۔ مین دیکھئے)

شیخ مقبول عالم صاحب نائب اتالیق نے اچھا اپنے فرض کو نہایت خوبی کیساتھ انجام دیتے ہین اور نہایت شفقت اور سرگرمی سے بچونکی ہر طرحکی خبرگیری مین مشغول رہتے ہین جسکا مدرسہ نہایت شکرگذار ہے) اپنے چند بچونکو اپنی طرفسے خاص انعام دینا تجویز کیا تھا۔ انعام مین دینے کو انھون نے ٹوپیان بنوائی تھین جنکی پیشانی پر طلائی اور نقری حرفون مین بنا ہوا تھا "تاج ادب مقبول عالم" وہ ٹوپیان انھون نے صدر انجمن صاحب کے سامنے لاکر رکھین اور انکی طرف سے

ناظم صاحب نے مندرجہ ذیل تقریر کی۔

تقریر شیخ مقبول عالم صاحب

حضرات! مین سب سے پہلے اپنے بیدار مغز اور منصف مزاج مہتمم کا شکر کرتا ہون کہ مجھ جیسے ناچیز شخص کو اُنھون نے اپنے مدرسہ مین نائب اتالیق کی خدمت سے سرفراز فرمایا جسمین امیر اور غریب سب قسم کے بورڈر میرے ماتحت رہے۔ بعد اوسکے مین اپنے پیارے بورڈرونکی سعادت مندی پر اللہ پاک کا شکریہ ادا کرتا ہون جنھون نے میری ماتحت رہکر مجھے اور جملہ وابستگان مدرسہ کو خوش رکھا اور میرے حکم کی تعمیل مین سرمو کوتاہی نکی مین انکے اس سعادتمندی کی صلہ مین اون چار بورڈرونکو ہر طرح سے انعام کا مستحق جانتا ہون۔ جو نہایت سعادتمندی کیساتھ میری اور اپنی سب افسرونکی فرمانبرداری اور پابندی قانون مین ہر وقت مستعد رہے سب سے زیادہ محمد جمیل الرحمن ساکن چترہ ہین جو راست گوئی مین سب سے بڑھکر ہین۔ دوسرے محمد اسحق[۵۱] جو سب لڑکونکے سب سے پہلے مسجد مین جاکر نماز کا انتظار کرتے رہتے ہین۔ تیسرے علی[۵۲] جو نماز مین کبھی غفلت کے باعث سزا یاب نہوے۔ چوتھے محمد ابراہیم[۵۳] جو ہمدردی مین ہمیشہ مستعد رہے ہین نماز کیوقت اپنے ساتھیونکو بیدار کرنا اور کسی کی بدخواہی نکرنا اس لڑکے کا شیوہ ہے۔ فقط۔

پھر ناظم صاحب ایک ایک لڑکے کو بلاکر حضور صدر مین پیش کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ اس نے فلان امر مین اپنے کو نمایان کیا ہے۔ اور پھر صدر انجمن صاحب اپنے مبارک ہاتھون سے اُسکے سر پر تاج ادب رکھتے تھے اور بچہ سلام کرکے خوش خوش اپنی جگہہ پر چلا جاتا تھا۔

اسکے بعد صدر انجمن صاحب اپنی جگہہ سے اُٹھے اور مندرجہ ذیل مختصر تقریر فرمائی۔

تقریر صدر انجمن صاحب

[۵۱] محمد اسحق بن غلام سبحان صاحب ساکن بروانی ضلع مونگیر ۱۲
[۵۲] علی بن مولوی عبد الغفار صاحب چہرہ ضلع سارن
[۵۳] محمد ابراہیم بن مولانا مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور ۱۲

حضرات! وقت نہین کہ مین زیادہ کچھ کہون صرف اتنا کہتا ہون کہ ہر سال تقریرین خوب ہوتی ہین - اور جوش بھی بڑے خروش سے ظاہر کئے جاتے ہین - مگر اس جوش کا نتیجہ امداد مدرسہ کے لئے کافی روپیہ حاصل نہین ہوتا - جو دار مدار اجراء کار ہے -

اس سال بھی پچھلے سالون کیطرح روپیہ کم جمع ہوا ہے - ولیکن اس سال کا جوش پچھلے سالون کے جوش سے بڑھکر ہوا ہے - حتی کہ بمبئی کی مشاہیر نے اپنے اپنے عمامے اور جبے وغیرہ اوتار کر ایثار مدرسہ کئے ہین اور بعض لوگون نے اراضی اور اسکی آمدنیونکے حصے لکھوائے ہین - اگر یہ جوش قائم رہا - اور اسکے مطابق علما و روساء نے ملک مین دورہ کرکے لوگون سے چندہ کا مطالبہ کیا تو امید ہے کہ یہ مدرسہ اچھا اثر دکھائے گا - اور اس نظر سے کہاجائیگا کہ مدرسہ کامیاب ہوا - جیسا کہ سال حدیبیہ کے اتفاق و مبایعت ایمان اہل اسلام کے نظر سے اس واقعہ کو فتح مکہ کہا گیا تھا - اے خدای تعالےٰ تو ایساہی کر - آمین ثم آمین -

آخر مین مہتمم نے دوران سفر کے باعث بوساطت منشی علی احسن صاحب جناب صدر کی تشریف آوری اور مسند صدارت کو اپنے اجلاس سے رونق بخشنے کی تمام حاضرین جلسہ کی طرف سے شکر گذاری کی - تمام حاضرین جلسہ کا شکر کیا کہ دور دراز کے سفر کی تکلیف گوارہ کرکے تشریف لائے جلسہ سے دلچسپی لی اور اپنی شرکت سے جلسہ کی رونق بڑھائی - مولوی شبلی صاحب نعمانی پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈہ اور مولوی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹیری انجمن حمایت اسلام لاہور کا خاص طور پر شکر کیا گیا کہ ان دونون معزز حضرات نے بہت دور سے تکلیف فرمائی اور اپنی شرکت سے جلسہ کو عزت دی - تمام اُن انجمنون اور مدرسونکا شکر کیا جنھون نے اس جلسہ مین اپنے معزز وکیلونکو بھیجکر اپنی دلچسپی ظاہر کی - ندوۃ العلما کا خاص طور پر شکر کیا گیا کہ اس محترم انجمن نے اپنے وکیلونکے بھیجنے سے اس جلسہ کی توقیر بڑھائی - دلی احسان مندی سے فیاض انجمن حمایت اسلام لاہور کی بڑی شکر گذاری کی گئی جسنے اپنی غریب جیب سے اس جلسہ کو مالی مدد دینے سے

اپنی بڑی دلچسپی ظاہر کی اور نہایت ممنون کیا اور اسطرح اس جلسہ سے خاص طور پر رشتہ اتحاد پیدا کیا۔ خدا اُسکو کامیاب کرے۔

تمام حاضرین جلسہ کی طرف سے تمام مسلمانان ترہت اور بالتخصیص شمس العلما جناب محمد خانصاحب اور جناب مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب کی توجہہ اور کوشش کا جو انھون نے اس جلسہ کے مدعو کرنے اور پوری طرح مہمان نوازی کا حق ادا کرنے مین کی اور اپنی راحت و آرام کو مہمانونکے آسائش پہنچانے اور جلسہ کو کامیاب کرنے مین بالکل بھول گئے شکر کیا۔

مسٹر ادیسی ڈپٹی مجسٹریٹ دربھنگہ اور مولوی محمد مہدی حسین صاحب پلیس انسپکٹر کا شکر کیا جنکی توجہہ اور مستعد نگرانی سے جلسہ کے تمام اجلاس نہایت امن و حفاظت کیساتھ انجام پائے۔ مہربان قیصرہ ہند کا شکر اور رعایا پر روز افزون اسکے مہربانی کے زیادہ ہونیکی دعا ہوئی۔ معبود کا شکر کیا گیا اور جلسہ مذاکرہ علمیہ کا چھٹان سالانہ اجلاس بند ہوا۔ فللہ الحمد۔ (احمد یہ مدرسہ تا در قائم رہی۔ کمیٹی تیرے بر ساسی خدا نعیان علم)

ابو محمد ابراہیم

مہتمم جلسہ مذاکرہ علمیہ

آرہ ضلع شاہ آباد۔

۹ فروری ۱۸۹۶ء

فہرست زر چندہ موعودہ جو جلسہ مذاکرہ علمیہ کے اجلاس ششم واقع دربھنگہ میں مرتب ہوئی

نام	سکونت	مقدار موعود				وصول	باقی
		ماہوار	ہر اجلاس سالانہ	سالانہ تمام وعدہ	یکمشت اشاعت		
محمد صدیق خانصاحب	سلطان پور ڈاکخانہ جہتا ضلع مظفرپور۔	۰	۰	سے	۰	۰	سے
اکبر علی خانصاحب	سرایا ضلع چمپارن	۰	۰	عمہ	۰	۰	عمہ
محمد صالح صاحب	دربھنگہ محلہ قادرگنج	۰	۰	سے	۰	۰	سے
رضا علی صاحب	سیو ضلع دربھنگہ	۰	۰	عمہ	۰	۰	عمہ
داود علیصاحب	" "	۰	۰	عمہ	۰	۰	عمہ
شیخ مُہگا صاحب	امواضلع مظفرپور	۰	۰	۶/	۰	۰	۶/
حاجی حکیم بخش صاحب	انگوان ڈاکخانہ کٹرا	۰	۰	۸/	۰	۰	۸/
محمد عیسیٰ صاحب	مجھولی ضلع دربھنگہ	۰	۰	عمہ	۰	۰	عمہ
بنیادی نورباف	چھپرہ ضلع مظفرپور	۰	۰	سے	۰	۰	سے
عیدل نورباف	" "	۰	۰	عمہ ۸/	۰	۰	عمہ ۸/ ۱۵
شاہ رحمت اللہ صاحب	" "	۰	۰	سے	۰		سے
شیخ حسینی صاحب	پیغمبرپور ڈاکخانہ کمتول ضلع دربھنگہ	۴/	سے	۰	۰	۰	سے
منشی اصغر علیصاحب امین مشاہرہ صہ ماہانہ	"	۳/	لعہ ۱۳/	۰	۰	۰	لعہ ۱۳/
محمد اسمٰعیل صاحب	دری ضلع دربھنگہ	۰	لعہ	۰	۰	۰	لعہ

[illegible]

نام	سکونت	مقدار موعود: ماہوار	ان میں سالانہ	سالتمام وعدہ	یکمشت اعانت	وصول	باقی
شیخ امیر حسن صاحب مختار	حاجی پور	۴ر	سے	۰	۰	۰	سے
جناب مولوی عبدالرشید صاحب	جھوکا	۰	۰	عہ	۰	۰	عہ
مولوی عبدالجلیل صاحب شیفتہ	دسود پور ڈاکخانہ برہم پور	۰	۰	۶	۰		سلہ ۶
میر احمد حسین صاحب	بھاگلپور محلہ ہزاری	۰	۰	صہ	۰	۰	صہ
مولوی منعم صاحب	بھاگلپور	۰	۰	صہ	۰	۰	صہ
مولوی منیر الدین صاحب	جموانون ضلع بھاگلپور	۰	۰	عہ	۰	۰	عہ
علی حسن صاحب	دربھنگہ محلہ علی نگر	۰	۰	عصہ	۰	۰	عصہ
چودھری احمد اللہ صاحب	بلاسپور دربھنگہ	عصہ	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]
مولوی حکیم نذیر حسن صاحب	بہار کاغذی محلہ	عصہ	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]
مہدی حسن خان	مجھولی ضلع مظفرپور	عصہ	[illegible]	۰	۰	۰	[illegible]
مولوی عماد الدین صاحب	پیرا ضلع مونگیر	۰	۰	عہ	۰	۰	عہ
منشی یار علیخان صاحب	برنانوان ضلع پٹنہ	۰	۰	۰	[illegible]	۰	[illegible]
مولوی ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب	ڈیانوان	۰	۰	۰	عسہ	۰	عسہ
مدار بخش معہ مولوی حکیم محمد اسحق خانصاحب	موضع بکیا پرگنہ لسبارہ	۰	۰	عصہ	۰	۰	عصہ
چودھری ابو الخیر محمد اسحاق صاحب	آرہ	[illegible]	[illegible]	۰	عہ	۰	[illegible]
حکیم محمد شبلی صاحب	"	ے	سہ	۰	۰	۰	سہ
میر اشرف علی صاحب	اورین ڈاکخانہ کجرا تھانہ سورج گڈھا	۸ر	ے	۰	۰	۰	ے

جملہ سہ روپیہ (سہ) ماہوار دینے کا وعدہ کیا۔

نام	سکونت	مقدار موعود ماہوار	میزان سالانہ	سالانہ تمام وعدہ	یکمشت عطیات	وصول	باقی
جناب علی خانصاحب		۰	۰	۰	دسے	۰	دسے
شیخ روشن صاحب	اسٹیشن جمالپور ضلع مونگیر	۰	۰	۰	سے	۰	سے
عطیہ انجمن حمایت اسلام لاہور معرفت جناب منشی شمس الدین صاحب جنرل سکریٹری حمایت اسلام لاہور	لاہور	۰	۰	۰	دسے	دسے	۰
جناب مرزا عبدالرحیم صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ	لاہور	۰	۰	۰	صہ	صہ	۰
جناب منیرالدین احمد صاحب ڈاک عمامہ مولوی ابوالمجد عبدالماجد صاحب	بھاگلپور	۰	۰	۰	دسے	۰	دسے
جناب مولوی اختر علی صاحب ڈاک عمامہ	"	۰	۰	۰	سے	۰	سے
منشی چاند علی صاحب بلاوم بلاج دربھنگہ خریدار عمامہ مولوی ابوالحسنات محمد عبدالغفور صاحب	سرکل رہکا	۰	۰	۶	۰	۰	۶
جناب محمد خانصاحب قیمت عمامہ مولوی ابشکر سید برہ محمد شبلی صاحب عمامہ مولوی صاحب نعمانی - موصوف صہ دسے	دربھنگہ	۰	۰	۰	دسے	۰	دسے
		لعہ/	ماصہ ۱۸/	سے ۱۶/	ماصہ	سے	سامعہ ۱۴/
منشی شاہد حسین صاحب معرفت مولوی فصیح صاحب صدیقی چک	سوضع رہی ضلع پٹنہ	سالانہ آمدنی سو فی روپیہ ایک پائی ہندوستانی ادا کرینگے					

امانت اللہ شبراتی سیان بکری کبوتر دوراس ۵ جفت	سہلوانا		
تعداد روپیہ نقد وقت جلسہ			۳۷۱۵
قیمت زیورات جو حاضرین جلسہ نے عطا فرمایا			۵
قیمت ملبوسات۔			۹

نام نامی اُن حضرات کی جنھوں نے اپنی اپنی کپڑے عطا فرمائے

۱	شال چادر مولوی عبد الوہاب صاحب سرہدی ضلع پٹنہ۔	۱۲ر
۲	عبا و عمامہ مولوی محمد شبلی صاحب۔ نعمانی۔	
۳	عمامہ مولوی ابو الحسنات محمد عبد الغفور صاحب۔	
۴	عمامہ مولوی ابو المجد عبد الماجد صاحب۔	
۵	اچکن و تاج مولوی محمد اسحٰق خانصاحب۔	
۶	وغیرہ وغیرہ حضرات کے نام نہیں لکھے جاسکے	

فہرست چندہ از قسم غلہ جلسہ مذاکرہ علمیہ مقام دربھنگہ بابت سال ششم

۹ر فروری ۱۸۹۶ء

نام	نشان	تعداد غلہ	کیفیت
شیخ علی	امو	۵ مار چاول	بذریعہ مولوی لیاقت حسین صاحب
حسین بخش	بلسنڈ بتھاہ ڈواکی بلسنڈ	۲۰ مار ،،	،،
عبد الکریم	اجرا۔ ضلع دربھنگہ	۳۰ مار ،،	بذریعہ اصغر علی امین
محمد علی	امو	۱۵ مار ،،	بذریعہ مولوی لیاقت حسین صاحب
شجاعت علی	بلسنڈ ،،	۵ مار ،،	بذریعہ اصغر علی امین۔
محمد واعظ	رجوڑا۔ ضلع دربھنگہ	۱ من ،،	،،

نام	نشان	تعداد غلہ	کیفیت
شیخ شمشیر علی	رکسیا	مالہ من چاول	بذریعہ مولوی لیاقت حسین
محمد عیسی	"	مالہ من "	"
روریدخان	"	لہ من "	"
حاجی نثار علی	"	مالہ من "	"
شیخ غلام سرور	لہوریا ضلع مظفرپور	لہ من "	بذریعہ شیخ صفدر علی صاحب جمعدار
شیخ امیر علی	رکسیا	لہ من "	بذریعہ مولوی لیاقت حسین صاحب
شیخ شمشک	پروا ضلع مظفرپور ڈاکخانہ سورسنڈ	لہ من "	بذریعہ شیخ صفدر علی صاحب جمعدار
شیخ ضمیر	رکسیا	۱۰ مار "	بذریعہ مولوی لیاقت حسین صاحب
شیخ ابوالحسن	"	لہ من "	"
اکبر علی	کمتول ضلع دربھنگہ	مالہ من غلہ	
شیخ بشارت علی -	امروا ضلع مظفرپور	۱۲ مار	چاول - دال - بذریعہ مولوی لیاقت حسین ۱۰ مار ۲ مار

نام	نشان	تعداد غلہ	کیفیت
شیخ لال محمد	متونا پرگنہ لسوڑا ضلع مظفرپور ڈاکخانہ پوری	۵ مار	
نور محمد خان		عنا من چاول	
شیخ عبدالسبحان صاحب	مدھوبنی پرگنہ لسوڑا ڈاکخانہ پوری	۱۰ مار	"
	موضع بھتیا پرگنہ ... ضلع مظفرپور	۲۰ مار	بذریعہ شیخ صفدر علی صا[illegible]

نام	نشان	تعداد غلہ	کیفیت
شیخ الٰہی بخش	موضع سہا پرگنہ بہار پور ضلع مظفر پور۔	۲۰ مار	بذریعہ شیخ صفدر علی۔

للعہ ۱۳۴۲ بار سمین

نام وقف کنندگان اراضی جلسہ سال ششم مقام در بھنگہ

نام	نشان	تعداد اراضی موقوفہ	
شیخ بشارت علی صاحب	اموا ضلع مظفر پور	ا بسوہ	
محمد اسحق	پوکرہرا پرگنہ بسٹہ ضلع مظفر پور ڈاکخانہ آپور	۵ بسوہ	
شیخ فرزند علی	سوگونا پرگنہ جری ضلع در بھنگہ	۵ بسوہ	
شیخ قاسم علی	جارنگ ٹولہ گاسی کٹی ڈاکخانہ کنڑا	لہ بگہہ	۔۔ ۲ کم بیگہہ
شیخ [illegible]	موضع ہسٹار کما پرگنہ ہرا ضلع مظفر پور	۵ بسوہ	زمین واقع مسکل سرشہ
حاجی شاکر صاحب	سکڈی ضلع شاہ آباد۔	۵ بسوہ	
شیخ لال محمد	موضع ستونا پرگنہ سوترا ضلع مظفر پور	لہ بگہہ	
محمد حنیف۔	بندہولی ضلع در بھنگہ	۷ بسوہ	
مولوی عبد الودود صاحب	سرہدی بہار	۵ بسوہ	
مولوی رحمت اللہ صاحب	مونگیر	لہ بگہہ	
شیخ تیغ علی صاحب	موضع کرہٹا ضلع در بھنگہ	۵ بسوہ	
محمد صدیق	سلطان پور ضلع مظفر پور	ا بسوہ	
شیخ محمد احسن و مسماۃ بی بی براتن	چھیرہ خواجہ چاند ضلع مظفر پور ڈویزن حاجی پور	۵ بسوہ	
منشی سید غلام سبحان صاحب	بروہی ضلع مونگیر	۷ بسوہ	زمین واقع بلکا پور پرگنہ ستوہرہ

۱۲ بگہہ ۱۲ بسوہ

فہرست روداد جلسۂ مذاکرۂ علمیہ بابت اجلاس ششم واقع دربھنگہ